غذائی مصنوعات میں حلال و حرام سے متعلق اصول و ضوابط

# فقہ الحلال

آسان اور عام فہم کتاب، تعلیمی مشقوں کے ساتھ ہر طبقہ کے لئے یکساں مفید

اہم موضوعات

* حلال غذا کی اہمیت
* حلال کے بنیادی اصول
* مشتبہات و مشبوہات کا بیان
* اسباب حرمت کا تفصیلی بیان
* جانوروں اور کیڑوں کے احکام
* اشیاء کے داخلی و خارجی استعمال کے احکام
* ذبح اور مشینی ذبح کے مسائل
* جانوروں کے اعضاء کے احکام


درسی افادات

مفتی سفیان بلند

شرعی مشیر برائے تجارتی امور و حلال فوڈ
رئیس دار الریان اکادمی

جمع و ترتیب

شعبہ حلال دار الریان اکادمی

غذائی مصنوعات میں حلال و حرام سے متعلق اصول و ضوابط

آسان اور عام فہم کتاب، تعلیمی مشقوں کے ساتھ ہر طبقہ کے لئے یکساں مفید

درسی افادات


مُفتی سُفیان بُلند

شرعی مشیر برائے تجارتی امور و حلال فوڈ

رئیس دار الریان اکادمی (آن لائن)، فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن،
رفیق دار الافتاء و مدرس جامعہ دار الہدیٰ کراچی


جمع و ترتیب

شعبہ حلال دار الریان اکادمی

ناشر

کتاب: فقہ الحلال

درسی افادات: مفتی سفیان بلند

ضبط و ترتیب: شعبہ معارف الحلال

صفحات: 216

سن اشاعت: 2022ء

ناشر: دار الریان اکادمی
0335-2524265

باہتمام: Bulands
دکان نمبر U1-08#، پہلی منزل ملینیم شاپنگ مال،
نزد عسکری 4، راشد منہاس روڈ کراچی 0321-2524268

پرنٹرز: المیزاب پرنٹرز کراچی
0345-2399440

ڈیزائنر: کامران خان
0336-1833616

## کتاب ملنے کے پتے

- اسلامی کتب خانہ (بنوری ٹاؤن کراچی)
- ادارۃ الرشید (بنوری ٹاؤن کراچی)
- ادارۃ النور (بنوری ٹاؤن کراچی)
- مکتبہ مروان (بنوری ٹاؤن کراچی)
- مکتبہ رحمانیہ (لاہور)
- دار الاخلاص (پشاور)

# ترتیب فہرست

# سُخنِ بلندی

مفتی سفیان بلند [1]

شرعی مشیر برائے تجارتی امور و حلال فوڈ

سنہ 2017ء سے راقم کو جامعہ دارالہدیٰ گلستان جوہر کراچی میں تخصص فی الافتاء کے فضلاء کو فقہ الحلال پڑھانے کی ذمہ داری دی گئی، اس وقت نہ اس کا کوئی نصاب سامنے تھا اور نہ کوئی مرتب شدہ کتاب! سو اس موضوع پر مختلف کتب و فتاویٰ سے جمع کرنا شروع کیا تا کہ متخصصین کے لئے کوئی باقاعدہ بنیادی نصاب بن سکے، اسی دوران کورونا آ گیا اور آن لائن کی دنیا آباد ہوئی، اس وقت راقم نے اپنے ادارے دارالریان اکادمی آن لائن سے کئی کورسز کروائے جن میں ایک اہم کورس فقہ الحلال کورس بھی تھا! فقہ الحلال کورس کیا ہے؟ یہ غذائی امور پر حلال و حرام سے متعلق اہم اصول و ضوابط کا مجموعہ ہے جو آج آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ راقم کے درسی افادات ہیں جو راقم الحروف نے اپنے ادارے ''دارالریان اکادمی آن لائن'' کے تحت ہونے والے چار ماہی فقہ الحلال کورس میں دیئے، ان دروس کے مخاطبین اولین مدارس دینیہ کے طلبہ و طالبات اور تخصص کرنے والے فضلاء و فاضلات ہیں۔

راقم کو تدریسی زندگی سے وابستہ ہوئے تقریباً دو عشرے ہوا چاہتے ہیں، اس عرصہ میں کئی موضوعات زیر مطالعہ اور زیر درس رہے مگر کبھی ان کو منصۂ شہود پر لانے کی کوشش نہ کی، کچھ اپنی کم علمی کا بھی احساس ہے اور دوسری طرف اپنی بے بضاعتی اور مصروفیات کا بھی عذر ہے، آج سے تقریباً باقاعدہ 6 سال قبل ''دارالریان اکادمی آن لائن'' کی بنیاد رکھی تو

---

(1) رئیس دارالریان اکادمی آن لائن، فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، متخصص و مدرس جامعہ دارالہدیٰ گلستان جوہر کراچی

مختلف علمی موضوعات پر لکھا اور بہت لکھا، اس میں فقہیات کا سلسلہ پسند کیا گیا، جس میں فقہیات رمضان، فقہیات زکوۃ، فقہیات حج، فقہیات قربانی، فقہیات حلال اور مطلق فقہیات تھیں، اس کے ساتھ کئی اصلاحی و معاشرتی وتربیتی موضوعات پر بھی سلسلے لکھے۔

کورونا کے زمانے میں دارالریان نے آن لائن کورسز کی ایک سیریز شروع کی جو الحمد للہ پسند کی گئی جن میں ایک اہم کورس "فقہ الحلال" بھی تھا، آج تقریبا دو سال سے زائد عرصہ ہوا، اس وقت تک اس کورس کو تین جماعتیں (Batch) کر کے مزید دیئے جلانے کی متمنی ہیں، اب اس کورس کی بنین کے ساتھ ساتھ بنات کے مدارس میں طلب بڑھ گئی ہے، ہر کورس میں اس بات کا شدت سے تقاضہ آتا کہ ان درسی افادات کو ضبط تحریر میں لایا جائے، سو اس پر کام کرنے کے لئے ادارہ کے اراکین کو ذمہ داری سونپی گئی، الحمد للہ! ادارہ کے شعبہ "معارف الحلال" نے اس کو مرتب کر کے کتابی شکل میں لانے کی کوشش کی، اب یہ ادارہ کی پہلی کاوش ہے، جو منظر عام پر آرہی ہے۔

یہ اس موضوع پر درسی افادات کی صورت میں پہلی اینٹ ہے، ان میں بہت کچھ ترمیم و اضافہ کی بھی ضرورت ہے، ابھی آگے بہت سے امور تشنہ ہیں، کئی کام زیر التواء ہیں، تاہم اگر اب بھی اس کو روک دیا تو پھر ایک عرصہ لگ جائے گا، سو اب کام اہل علم حضرات کی خدمت میں پیش ہے اور کمی کوتاہی کا پورا اعتراف ہے، اس میں جو کچھ کام کیا گیا ہے، اس کا کچھ خاکہ آئندہ صفحات میں "ہمارا عزم اور ہمارا کام" کے تحت آرہا ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کاوش کو قبول فرمائے، جو بھی اس کام میں شروع سے اب تک شریک ہیں، ان کو بہترین اجر عطا فرمائے آمین، اس کاوش کو حلال کے فروغ کے لئے قبولیت سے نوازے اور اس کی برکت سے ہمیں عافیت والی زندگی، برکت والی روزی، رزق حلال اور مکمل صحت تندرستی عطا فرمائے، آمین یارب العالمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔

# ہمارا کام اور عزم

از شعبہ معارف الحلال

الحمد لله الذی أتمّ علینا نعمائه بالكمال و فضلنا بكثير من الآلاء و النوال و أرشدنا إلى دينه بحبيبه و نبيه صاحب الجمال ﷺ و رزقنا المعرفة بعلم الحلال أمابعد!

کس لفظ سے آغاز سخن کریں؟ کہاں سے ابتدائے کلام کریں؟ کئی الفاظ کی گردش اس منتشر ذہن پر محو پرواز ہیں، سمجھ نہیں آرہا کہ نوک قلم پر کس سے تمہید باندھی جائے، سو ہمارے مربی و مرشد استاذ گرامی مفتی سفیان بلند حفظہ اللہ تعالی ورعاہ کے اس ''عزم'' کے ساتھ تمہید کا آغاز کرتے ہیں جو ہمارے سامنے ہر وقت رہتا ہے، استاذ مکرم فرماتے ہیں کہ ''ہمارا عزم ہے کہ ہر گھر تعلیم گاہ بنے، ہر در تربیت گاہ بنے، ہر جوال (موبائل فون) درس گاہ بنے، تعلیم کی کرنوں سے جہالت کے اندھیرے ختم ہوں، قرآن و سنت کے انوار سے بدعات و خرافات کی ظلمتیں چھٹ جائیں''۔ آج سے تقریبا تین سال قبل استاذ مکرم حفظہ اللہ کے ادارے دار الریان اکادمی آن لائن سے وابستہ ہوئے اور پھر یہاں حزم و عزم و نظم کے ساتھ آن لائن علوم و معارف اور اصلاح و تربیت کے فیوض و برکات سیکھتے چلے گئے، اس میں کیا سیکھا؟ اگر اس پر لکھنے بیٹھے تو یہ صفحات کم پڑ جائیں! فلله الحمد و المنة

آمدم برسر مطلب! لفظ حلال سنتے ہی ہمارے ذہن کے بند دریچوں اور خیالی پردوں پر صرف خمر و خنزیر اور چند نجس العین اشیاء ہی کا تصور آتا ہے، یہ تصور بہت محدود ہے، حقیقت یہ ہے کہ لفظ حلال اپنے اندر ایک سمندر سمویا ہوا ہے، جب تک اس کے اندر کی گہرائی کو نہ جانا

جائے، اس پر کماحقہ بصیرت حاصل نہیں ہوسکتی، ارشاد خداوندی ہے: یا أیھا الناس کلو مما فی الأرض حلالا طیبا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مقدس میں پاکیزہ اور حلال چیزیں کھانے کا حکم فرمایا ہے، اور حلال کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ اگر معاشرہ میں امن وامان کے قیام ودوام کے خواہاں ہو تو صدق مقال، کسب حلال، اکل طیبات اور ترک منکرات کا اہتمام کیا جائے، حلال غذا کی اہمیت کا اسی فلسفہ سے اندازہ ہوجاتا ہے۔

ادارہ میں جب آن لائن کورسز کا انعقاد ہوا تو استاذ محترم اکثر فرماتے کہ شعبہ حلال کے لئے فاضلات ومستورات کو تیار کرنا ہے، اس کے لئے اگر چند فاضلات تیار ہوجائیں تو آگے وہ کام سنبھال سکتی ہیں، سو سنہ 2020ء میں جب ادارہ کے تحت طلبہ وطالبات کے لئے فقہ الحلال کورس کا آغاز ہوا تو ادارہ کی کئی معلمات نے اس علم کو استاذ محترم سے مکمل شرعی ضوابط کی پاسداری رکھتے ہوئے زوم ایپ پر آن لائن پڑھا، سہولت کی غرض سے سبق کی تسجیل بھی مل جاتی تھی، یہ تفصیلی کورس چار ماہ پر مشتمل تھا جو اَب آپ کے سامنے درسی افادات کی صورت میں موجود ہے، اس کورس کے بعد کیا تھا، عزم مصصم کے ساتھ اس فن میں لگ گئے، اس پر استاذ محترم نے ادارہ کا شعبہ حلال قائم فرمایا، پہلے اس کا نام "احیاء الحلال" تجویز ہوا لیکن بعد میں ادارے کے کچھ شعبے معارف کے نام سے بنے تو اس شعبہ کا نام بھی "معارف الحلال" کردیا گیا، اس شعبہ کے قیام کا مقصد یہی تھا کہ سوشل میڈیا پر اور خاص کر گھریلو خواتین، مدارس کی فاضلات اور عصری اداروں کی طالبات میں اس علم کو زندہ کیا جائے اور ان کے ذریعہ آنے والی نسلوں میں اس آگہی کو اجاگر کیا جائے، اس کے لئے استاذ محترم نے حلال فیلڈ سے وابستہ مختلف اداروں کے توسط سے دارالریان اکادمی آن لائن کی معلمات وطالبات کی بھرپور ٹریننگ بھی کروائی جن میں حلال آگہی وتحقیقاتی کونسل پاکستان (HARC)، سنحا حلال ایسوسی ایٹ پاکستان (SANHA) اور انٹرنیشنل حلال

سرٹیفکیشن لمیٹڈ (IHC) سرفہرست ہیں (جس کی تفصیل آگے آرہی ہے)۔

شعبہ معارف الحلال کے قیام کے بعد سب سے اول یہی ارادہ کیا کہ استاذ محترم مفتی سفیان بلند حفظہ اللہ ورعاہ کے درسی افادات کو کتابی صورت میں لایا جائے، سو اس پر کام شروع ہوا، کام کے طریقہ کار میں یہ کوشش کی گئی کہ مضامین کو سہل انداز میں رکھا جائے، عوامی ضرورت اور مدارس و یونیورسٹی کی طالبات کی سہولت کی غرض سے اس میں اصطلاحات کو عربی اور انگریزی کے قالب میں بھی ڈھالا گیا، اس میں ہم نے کیا کام کیا، اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

## خواتین میں حلال آگہی کی ضرورت:

جیسا کہ عرض کیا کہ لفظ حلال: ایک وسیع المعانی اصطلاح ہے، جو اپنے اندر کئی ابواب شرعیہ کو سموئے ہوئے ہے، جیسا کہ حلال فائنینشل سسٹم، حلال فوڈ، حلال کاسمیٹکس، حلال ٹریڈنگ، حلال ٹورزم اور کئی معاشرتی مسائل وغیرہ! لیکن ہمارا موضوع "فقه الحلال فی الأطعمة والأشربة" ہے، یعنی Halal Food and Beverages! اوپر ذکر کردہ قرآنی آیات سے پتہ چلتا ہے کہ حلال اور پاکیزہ غذا کے سبب اعمال صالحہ کا صدور ہوتا ہے اور اسی سے صالح اور پُرامن معاشرہ تشکیل پاتا ہے، حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کے حال کو بطور تمثیل کے بیان فرمایا کہ ایک آدمی ایسا ہے جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے، پراگندہ بال ہیں، غبار آلود ہے، اور وہ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتا ہے (یہ کیفیت اس آدمی کی ہے جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، حضور اکرم ﷺ نے پس منظر بیان فرمایا) اور پھر وہ کہتا ہے: یارب یارب، ومَطْعَمُهُ حَرَامٌ، و مَشْرَبُه حَرام، ومَلْبَسُه حرام، وَغُذِي بالحرام، فَأَنّٰى يُسْتَجَاب ؟ وہ کہتا ہے: اے میرے رب اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام، اس کی

پرورش حرام غذا سے ہوئی، تو کیسے دعائیں قبول کی جائیں؟

الحمدللہ! دارالریان اکادمی آن لائن نے معاشرے میں خواتین کی دینی تربیت اور فقہی آگہی کا سلسلہ شروع کیا جس میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ گھریلو خواتین کو بھی علم حلال سے آگہی ہو، سو استاذ محترم حفظہ اللہ نے اس حوالے سے جب بنین کے لئے فقہ الحلال کورس شروع کیا تو ادارہ کی معلمات نے باقاعدہ اس کو پڑھنا شروع کیا، رئیس الریان مفتی سفیان بلند حفظہ اللہ ورعاہ تعلیم حلال کے میدان میں گزشتہ دس سال سے سرگرم عمل ہیں، آپ پاکستان میں موجود حلال کے معروف اداروں HARC اور IHC کے رکن بھی ہیں، مختلف مواقع پر تخصص فی الافتاء کے طلبہ وفضلاء نے اس مضمون پر آپ سے شرف تلمذ بھی حاصل کیا ہے۔ سو جون 2020ء میں دارالریان اکادمی آن لائن کے تحت سب سے پہلے 3 روزہ حلال کورس کی ٹریننگ دی گئی جو کہ اس عظیم سلسلے کی پہلی کڑی تھی، اس کے بعد قدم بقدم ادارہ اس حوالے سے ترقی کی جانب گامزن ہے، اب تک فقہ الحلال کورس کے تین حزمات (Batch) مکمل ہو چکے ہیں، استاذ محترم کی یہ کوشش بھی رہی کہ ساتھ ساتھ اس پر دوسرے ماہرین سے بھی ٹریننگ کروائی جائے، چنانچہ اس حوالے سے بھی مختلف آن لائن تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا گیا جس میں 25 ستمبر 2021ء کی تربیتی نشست بہت اہم تھی جس کے محاضر محترم جناب مفتی محمد یوسف عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم (ڈائریکٹر سنحا حلال ایسوسی ایٹس پاکستان) تھے، اس ٹریننگ کا موضوع "شرعی غذائی احکام، پاکستان حلال معیار PS:3733-2019 کی روشنی میں" تھا، یہ ٹریننگ دو دن جاری رہی۔

استاذ محترم حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ تعلیم حلال کے حوالے سے خواتین کے طبقہ میں عمومی آگہی ضروری ہے، کیونکہ خواتین ہی گھریلو سودا سلف لیتی ہیں اور مختلف اسٹورز میں جاتی ہیں، چنانچہ اس حوالے سے حلال آگہی وتحقیقاتی کونسل کے تحت ہونے والے اہم آن لائن

کورسز میں ادارہ کی اکثر معلمات وطالبات کوشامل کروایا گیا تاکہ وہ یہ علم سیکھیں اور آگے مدارس البنات میں پڑھاسکیں، ہماری سعادت ہے کہ ہمیں اس علم کو ان حضرات سے سیکھنے کا موقعہ ملا جو میدان حلال میں ابتدائی دور سے موجود ہیں، ہماری مراد اس سے HARC کے صدر جناب محمد آفاق شمسی اور چیئرمین حضرت مولانا مفتی محمد نجیب خان صاحب دامت برکاتہم ہیں۔

ہمارا ارادہ ہے آگے اس شعبہ معارف الحلال کے تحت مندرجہ ذیل امور بھی انجام دیئے جائیں:

① حلال کے موضوع پر اکابر کی عربی کتب کا ترجمہ کرنا تاکہ امت کا بڑا طبقہ استفادہ کرسکے۔

② حلال سے متعلق انگریزی کتب کا اردو ترجمہ۔

③ اردو زبان میں موجود حلال سے متعلق مختلف فتاوی اور مضامین کو جمع کر کے مرتب اور منضبط کیا جائے۔

④ حلال کے موضوع پر لکھے گئے مختلف مقالات کی تسہیل وتلخیص۔

حلال کا موضوع اتنا عام ہو کہ ہر فرد کو اس سے آگہی ہو، خصوصا خواتین جن میں سے اکثر کا روز مرہ کی بنیاد پر کھانے پینے کے سامان سے تعلق جڑا ہوتا ہے، وہ اس موضوع کی حساسیت اور باریکی کو جاننے اور سمجھنے والی ہوں، خاص کر مسلمانوں کی اکثریت غیر مسلم ممالک میں رہائش پذیر ہے، ان تک یہ معلومات پہنچیں۔

ادارہ دارالریان اکادمی آن لائن ایک اہم سوچ اور فکر کو لے کر کھڑا ہوا ہے، آن لائن کی دنیا میں یہ قدم نہایت حساس بھی ہے اور ضروری بھی ہے، مزید یہ کہ اس میدان میں رجال سازی کی بھی ضرورت ہے، علامہ اقبال رحمہ اللہ فرماتے ہیں ؎

فرد واحد ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

## عربی اور انگریزی کا کام:

حلال فوڈ کا اصل میدان باہر کی دنیا ہے، آپ عرب ممالک چلے جائیں یا غیر مسلم ممالک جائیں تو وہاں حلال سے متعلقہ بہت سوالات آتے ہیں، وجہ یہی ہے کہ وہاں حلال کی بہت مانگ ہے، چنانچہ 1996ء سے بہت شدت کے ساتھ بیرون ممالک میں مقیم پاکستانی حضرات کی طرف سے حلال سے متعلقہ سوالات کا انبار شروع ہوا، یہ وہ وقت تھا جب حلال کے موضوع پر خاطر خواہ یکجا کوئی مواد نہ تھا، اس میدان میں اولاً ملائیشیا نے قائدانہ کردار ادا کرتے ہوئے کام کیا، پھر دوسرے مسلم ممالک بھی اس بزم میں شریک ہوتے گئے، پاکستان میں سنہ 2006ء سے اس پر خاص توجہ ہوئی اور اس علم کو باقاعدہ اختصاص کے ساتھ لیا گیا، چنانچہ جب اردو زبان میں کام سامنے آنا شروع ہوا تو یہ طلب بھی ساتھ ساتھ آئی کہ عربی اور انگریزی زبان میں بھی شرعی مسائل پر آگہی ہو، سو اس پر چند کتابچے بھی وجود میں آئے۔

جب ہم نے بطور متعلمات فقہ الحلال کو ادارہ دارالریان اکادمی آن لائن کے تحت پڑھنا شروع کیا تو استاذ محترم مفتی سفیان بلند حفظہ اللہ بارہا یہ بات کہتے رہے کہ اس کی اصطلاحات کو عربی اور انگریزی میں بھی سمجھیں تاکہ کل کو پیش آمدہ مسائل سمجھ سکیں، استاذ محترم کی تلقین اثر کر گئی، سو ان دروس میں بعض جگہوں پر بقدر ضرورت عربی اور انگریزی کی طالبعلمانہ پیوندکاری کردی گئی ہے، شعبہ معارف الحلال سے وابستہ اراکین نے استاذ محترم کے درسی افادات کو نوٹ کرنے کے ساتھ ساتھ حلال سے متعلقہ اہم اصطلاحات، عناوین اور دیگر اہم جزئیات کا عربی اور انگریزی میں ترجمہ پیش کیا، واضح رہے کہ یہ ترجمہ چونکہ

استاذ محترم حفظہ اللہ کا بیان کردہ نہیں ہے بلکہ ادارے کی چند معلمات ومعاونات کی ادنی کاوش ہے جس میں خطا کا بہرحال امکان موجود ہے، اور پورے کام میں کہیں بھی غلطی نظر آئے تو ضرور نشاندہی کی جائے تا کہ اس کو آئندہ درست کر دیا جائے گا، ان تراجم کا مقصد شعبہ حلال وحرام میں اردو کے ساتھ ساتھ عربی وانگریزی کی اہمیت وضرورت کو بھی اجاگر کرنا بھی ہے کیونکہ اس شعبہ میں جہاں شرعی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں، وہیں اس کے ساتھ ساتھ عربی وانگریزی الفاظ بھی بکثرت استعمال ہوتے ہیں، بالخصوص اجزائے ترکیبی اور ای نمبرز کو سمجھنے، ان کی پہچان کرنے اور مصنوعات کی خریداری میں ان کو چیک کرنے کے لئے ان اصطلاحات کی واقفیت از حد ضروری ہے، فوڈ سیفٹی اور فوڈ سائنس کے لئے بھی انگریزی اصطلاحات کی جان کاری لابدی امر ہے۔

ہم شکر گزار ہیں کہ استاذ محترم نے ہمیں گھر بیٹھے آن لائن بہترین انداز میں اس علم کی تعلیم دی، فقہ الحلال کے ان کورسز کے ذریعے سے طلبہ وطالبات کو مکمل آگہی ملی جو آگے چل کر انہیں اس شعبے میں مزید کام کرنے، سمجھنے اور سمجھانے میں معاون رہے گا۔ ان شاء اللہ،

دعا ہے کہ اللہ استاذ محترم مفتی سفیان بلند حفظہ اللہ کو اس بہترین فکر اور انداز تربیت پر دارین کی کامیابی اور اجر عظیم عطا فرمائیں۔ آمین یارب العالمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اراکین شعبہ معارف الحلال ومعلمات

دار الریان اکادمی آن لائن

15 ذی الحج 1443ھ

15 جولائی 2022ء

# کلماتِ ربانی

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی عبدالحمید ربانی دامت برکاتہم [1]

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى أمابعد!

دنیا کی آبادی جس تیزی سے سمٹ رہی ہے، اسی تیزی سے باہمی روابط بھی بڑھتے جارہے ہیں، دنیا ایک عالمگیر گاؤں بنتی جارہی ہے جس کے بعد اشیائے ضرورت کا حصول بہت آسان اور سہل ہوگیا ہے، یہ ایک نعمت ہے، تاہم جب بھی دنیا کے حالات میں بدلاؤ آتا ہے، اس کے شرعی وفقہی مسائل پر امت کے مفتیانِ کرام کی رہنمائی کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے، جس طرح سائنسی ایجادات کی ترقی سے مادی اشیاء میں تبدیلی آئی، اسی طرح غذائی مصنوعات میں بھی ایسے تغیرات ہوئے جس کا ماضی قریب میں تصور بھی نہ تھا، یہ تبدیلیاں اس وقت بہت اہمیت کے حامل بن جاتی ہیں جب ان میں حلال وحرام کے مسائل آجائیں، اس پر بہت زیادہ توجہ اور فکر کی ضرورت ہے۔

جامعہ دارالہدیٰ کراچی نے وقت کی ضرورت اور حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اپنے شعبہ تخصص فی الافتاء کے فضلائے کرام کے لئے بقدر استطاعت ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ موجودہ ضرورت کے مطابق ان متخصصین کی فقہی وعصری تربیت بھی کی جائے، چنانچہ اس حوالے سے مختلف فقہی وعصری تربیات پر مشتمل دروس مثلاً فلکیات، اسلامی بینکاری، تکافل، قضاء وتحکیم، کمپیوٹر اور انگریزی زبان وغیرہ کو تخصص فی الافتاء کے طلبہ کے لئے لازمی قرار دیا، اسی طرح فقہ الحلال کے موضوع کی ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے اس کو بھی

---

[1] صدر جامعہ دارالہدیٰ گلستان جوہر ورئیس دارالافتاء

شامل نصاب کیا۔

جامعہ کے فاضل متخصص اور رفیق دار الافتاء عزیزم مفتی سفیان بلند زید علمہ وفضلہ علمی مزاج کے حامل جوان عالم دین ہیں، اللہ تعالی نے ان کو فقہی ذوق اور دعوتی شغف سے نوازا ہے، عرصہ سے مختلف شعبہائے زندگی سے وابستگی کے ساتھ ساتھ فقہ المعاملات اور فقہ الحلال سے عملاً وابستگی رکھتے ہیں، دو عشروں سے شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں، سنہ 2017ء میں جامعہ نے فقہ الحلال کے حوالے سے فضلائے تخصص فی الافتاء کے لئے فقہ الحلال کی تعلیم کا آغاز کیا تو اس کی ذمہ داری انہی کے سپرد کی گئی، اس سے قبل تخصص کے فضلاء کے لئے کسی معروف ادارے کی طرف سے باقاعدہ فقہ الحلال کا نصاب نظر سے نہ گذرا اور نہ سنا گیا، چنانچہ عزیزم موصوف زید علمہ نے گزشتہ پانچ سال میں اس سے متعلق اسباق پڑھائے، جس میں اس موضوع سے متعلق مبادیات، اصول، قواعد وضوابط کو آسان اور عام فہم انداز میں جمع کردیا اور ساتھ ساتھ ایسی کئی فقہی جزئیات بھی بطور امثلہ شامل کردیں جن سے اصول کا سمجھنا آسان ہوجائے، اسی دوران کرونا کے زمانے میں انہوں نے فقہ الحلال کی تعلیم وتربیت کے لئے آن لائن نشستوں کی ترتیب رکھی جو مفید رہی، اللہ تعالی کے فضل سے ان کی محنت ثمر آور ہوئی اور اب یہ مفید مسودہ کتابی شکل میں تخصص فی الافتاء کے طلبہ کے لیے موجود ہے۔

اللہ تعالی اس علمی کاوش کو مقبولیت سے نوازے، سب کے لئے نافع بنائے اور اس کا فائدہ عام وتام فرمائے، آمین یارب العالمین۔

(مفتی) عبدالحمید ربانی

صدر ورئیس دار الافتاء جامعہ دار الہدی کراچی

27 ذی الحج 1443ھ

27 جولائی 2022ء بروز بدھ

# کلمات تبریک

فقیہ الزمان حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری دامت برکاتہم [1]

باسمه سبحانه وتعالى نحمده ونصلى على رسوله الكريم: أما بعد!

اسلام کی امتیازی خوبیوں میں ایک اہم خوبی یہ ہے کہ یہ دیگر ہدایات کے ساتھ ماکولات ومشروبات کی حلت وحرمت کے بارے میں بھی واضح رہنمائی کرتا ہے، چنانچہ حسی اور معنوی طور پر جو چیزیں طیب ہیں وہ اسلام میں حلال ہیں۔ اس کے برخلاف جن چیزوں میں ظاہری یا باطنی طور پر خباثت پائی جاتی ہے، انہیں شریعت نے حرام قرار دیا گیا ہے؛ حتی کہ نبی کریم ﷺ کی بنیادی ذمہ داریوں میں یہ بات شامل کی گئی کہ آپ طیبات کی حلت اور خبائث کی حرمت کا اعلان فرماتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ (الاعراف:157)

اب یہ ایک علمی اور فقہی بحث ہے کہ اسلام میں کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے کی بنیاد اور شرائط کیا ہیں؟ اور تحلیل وتحریم کن اصولوں پر کی جائے گی؟ اس بارے میں قرآن کریم، احادیث شریف اور فقہاء کے جمع کردہ جزئیات میں تفصیلات موجود ہیں جو خاص طور پر مبتدی طلبہ کے پیش نظر رہنی چاہیے؛ تاکہ پورے شرح صدر کے ساتھ حلت وحرمت سے متعلق نئے پیش آمدہ صورتوں میں حکم لگانے میں دشواری نہ ہو۔

یہ بات لائق قدر ہے کہ فاضل گرامی جناب مولانا مفتی سفیان بلند صاحب زید علمہ

---

[1] استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن واستاذ جامعہ دار الہدی گلستان جوہر کراچی نے ''فقہ الحلال'' کے نام سے تخصص فی الفقہ کے طلبہ کے لئے ایک مفید، جامع اور آسان کورس تیار کیا ہے، جو حلال وحرام کے بارے میں سب ہی ضروری معلومات پر مشتمل ہے اور بہت سے جدید مسائل پر بھی اس میں مستند گفتگو کی گئی ہے، اگر چہ یہ کتاب فتوی کے طور پر نہیں لکھی گئی ( کیونکہ اس میں ذکر کردہ مسائل پر بحث اور اختلاف رائے کی گنجائش موجود ہے ) لیکن مجموعی طور پر اس میں جو مواد تیار کیا گیا ہے وہ اہل علم کے لیے نہایت چشم کشا اور نفع بخش ہے، یہ کتاب واقعتا اس قابل ہے کہ طلبہ افتاء اس کو مطالعہ میں رکھ کر استفادہ کریں اور اپنے علم میں گیرائی پیدا کریں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی مؤلف موصوف کو جزائے خیر سے نوازیں اور ان کی کاوش کو قبول فرمائیں اور فائدہ کو عام فرمائیں ۔آمین!

فقط والسلام

احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ

خادم تدریس دار العلوم دیوبند

25/12/1443ھ

25/7/2022ء بروز پیر

# کلمات ندوی

## حضرت مولانا ابوالحسن محمد علی شفیق ندوی لکھنوی حجازی دامت برکاتہم [1]

الحمد لله حمد الشاكرين، والصلوة والسلام على نبيه الكريم، وعلى آله وصحبه الغر الميامين، وعلى من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين: وبعد

محترم مکرم مفتی سفیان بلند صاحب کی تصنیفِ نو (فقہ الحلال) زمانی اعتبار سے تو نئی ہے، موضوع و اسلوب، ترتیب، وطریقہ کار کے لحاظ سے بھی ایک نئی تصنیف ہے، جو عمدگی کے ساتھ وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ بھی ہے۔ عام طور پر (فقہ الحلال والحرام) کے نام سے کئی تصانیف کتب خانوں کی زینت بن چکی ہیں، لیکن یہ تصنیف خصوصی طور پہ غذائی امور سے متعلق ہے، اگرچہ خارجی استعمال بلکہ ان تمام شعبوں میں حلال کے بنیادی اصول و ضوابط پیش کرنے کی ایک بہترین کوشش ہے، دین کی طرف بڑھتے رجحان کی آبیاری اور عوام کی عمومی ضرورت پوری کرنے والی یہ ایک دلچسپ اور علمی کتاب ہے۔

دراصل اُکل وشرب اور استعمال میں حلت وحرمت کا میدان بہت وسیع ہے، کھانا پینا، پہننا اوڑھنا، دوا، علاج، رہنا سہنا، کمائی و مناکح وغیرہ تمام امور میں طلب حلال ایک مسلمان کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے، بندگی کا تقاضا اسکے بغیر پورا نہیں ہوسکتا، تعلق مع اللہ بلکہ دعاء (جو عبادت کا مغز ہے) کی قبولیت کے لئے حلال وطیب شرط ہے۔ انتہائی خوشی کی بات ہے کہ مفتی سفیان بلند صاحب بڑوں کی سرپرستی میں بہترین خدمات اس لائن میں

---

(1) استاذ حدیث وفقہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، صاحب الفقہ المیسر، وسابق استاذ فقہ وحدیث مسجد نبوی مدینہ منورہ

انجام دے رہے ہیں، اس اہم قیمتی کاوش پر اظہار مسرت کے ساتھ تہہ دل سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی اس کاوش کو اور آنجناب کی تمام جد و جہد و خدمات کو شرف قبولیت سے نوازیں۔

عشیہ عاشوراء ۱۰ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ

بندہ محمد علی (ابوالحسن علی ندوی)

استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء

وسابق استاذ حدیث وفقہ مسجد نبوی مدینہ منورہ

# كلماتِ كوثر

فضيلة الشيخ المحدث الفقيه المفتي الدكتور عبد الرحمن الكوثر- أطال الله عمره[1]

ابن مفتي المدينة ومُحدِّثها المفسّر الجليل الشيخ محمد عاشق إلٰهي البرنی المهاجر المدني رحمه الله

بسم الله الرحمن الرحيم

حامدا و مصليا ومسلما أما بعد!

فقد أخرج الإمام مسلم عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : إن الله طيبٌ لا يَقبل إلا طيبا، وإنَّ اللهَ عز وجل أمَرَ المؤمنين بما أمَرَ به المرسلين، فقال تعالى: يَٰٓأَيُّهَا ٱلرُّسُلُ كُلُواْ مِنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَٱعۡمَلُواْ صَٰلِحًا(المُؤمِنون: الآية)، وقال تعالى: يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُلُواْ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقۡنَٰكُمۡ (البقرة الآية )

ثمّ ذكَرَ الرجلَ يُطيلُ السّفرَ أشعثَ أغبَرَ يَمُدُّ يَدَيه إلى السّماء: فقال: يارب!، يارب! ومَطْعَمُهُ حرامٌ، ومَشرَبُه حرامٌ، ومَلبَسُه حرامٌ، وغُذِيَ بالحرام، فأنَّى يُستَجابُ لذلك -(صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها).

وقال رسول الله ﷺ: إنَّ الحَلالَ بَيِّنٌ وإنَّ الحَرامَ بَيِّنٌ، وبَينَهُما أُمورٌ مُشتَبِهاتٌ، لا يَعلَمُهنّ كثيرٌ مِن النّاسِ، فمَن اتّقى الشُّبهاتِ استبرأ لِدينِهِ وعِرضِه، ومَنْ وَقَعَ في الشُّبهاتِ وَقَعَ في الحَرامِ، كالرّاعي يَرعَى حَوْلَ الحِمَى

[1]مدرس القرآن الكريم والحديث الشريف بالمسجد النبوي الشريف سابقا

وعضو هيئة التدريس بجامعة طيبة بالمدينة المنورة - سابقا

رئيس دار الكوثر للتعليم بمملكة البحرين، ومؤسس ورئيس دار الإفتاء بمعهد الترمذي بلاهور باكستان

يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فيهِ. ألا وإنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، ألا وإنَّ حِمَى اللهِ محارِمُهُ، ألا وإنَّ في الجَسَدِ مُضغةً إذا صلَحَتْ صلَحَ الجَسَدُ كلُّه، وإذا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كلُّه، ألا وهِيَ القَلْبُ.( متفق عليه من حديث نعمان بن بشير رضي الله عنه.)

وروى الإمام أحمد في مسنده عن أبي بكر رضي الله عنه مرفوعا: لا يَدخُل الجنَّة لحمٌ نَبَت مِن سُحْتٍ

فالمؤمن مأمور بأن يأكل الحلال ويتجنب الحرام. كما أنه مأمور أن يبتعد عن المشتبهات، وأن يدع ما يريبه إلى ما لا يريبه. وكان أولياء الله وعلى رأسهم سيدنا رسول الله ﷺ يجتنبون الشبهات، وكانوا لا يأكلون ولا يشربون إلا ما يكون حلالا، لا ريب ولا شبهة فيه، ولا يقربون الشبهات فضلا عن الحرام، وروي عن النبي ﷺ أنه قال:لا يَبْلُغُ العَبدُ أن يكُونَ مِنَ المُتَّقِينَ حتَّى يَدَعَ مَا لاَ بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا به البَأسُ. (رواه الترمذي)

هذا، وقد أَلَّفَ علماءُ الإسلامِ كُتُباً متنوعةً جمعوا فيها أحكام القرآن والسنة كالإمام أبي جعفر الطحاوي (ت 321ھ) والإمام أبي عبد الله القرطبي (ت 671ھ) والإمام ابن العربي المالكي (ت 543ھ) والعلامة الفقية أبي بكر الجَصَّاص (ت 370ھ) ومن المتأخرين شيخ كبارمشايخنا العلامة أشرف علي التهانوي (ت 1362ھ)، فقد اعتنى بها وأمر أصحابه لتأليفه كشيوخنا: العلامة الفقية المفتى محمد شفيع الديوبندي (ت 1396)، والشيخ الجليل المفتى جميل أحمد التهانوي والشيخ الجليل المفتى عبد الشكور الترمذي، والعالم المشارك الشيخ محمد إدريس الكاندهلوي (ت 1396)، -رحمهم الله-فهؤلاء العلماء الأجلاء ألَّفوا في أحكام القرآن.

ومن أهل العلم من أَلَّف في أحكام السُّنَّة، كالإمام عبد الله الإشبيلي، المعروف بابن الخرّاط (ت 582ھ) والإمام عبد الغني المقدسي (ت 600ھ) فألَّفَ (عمدة الأحكام) وهوجمع أحاديث الأحكام من الصحيحين

فحسب.

ومنهم: الإمام عبد السلام الحرّاني (ت 652هـ) فألّف (المنتقى) واعتمد فيه على الأحاديث التي ترجع أصول الأحكام إليها. ثم جاء الإمام الحافظ محمد بن علي، المعروف بابن دقيق العيد (ت 702هـ)، فألّف (الإما) و(الإلمام)، واختصر (الإلمام) ابن عبد الهادي المقدسي (ت 744هـ)، وسمّاه (المحرّر في الحديث). ثم جاء الإمام الحافظ أبو عبد الله مغلطائي بن قليج الحنفي (ت ٧٦٢هـ) وهوجمع أحاديث الأحكام ما اتفق عليه الأئمة الستة على إخراجها، وبلغ ذلك 331 حديثا، وسمّى كتابه (الدُّر المنظوم من كلام المصطفى المَعصُوم ﷺ).. ثم وليهم الحافظ ابن حجر الشافعي فألّف (بلوغ المرام من أدلة الأحكام)، وتوسع في ذلك، وانتهى عقدها إلى شيخ شيوخنا العلاقة ظفر أحمد العثماني (ت 1394هـ)، فألّفَ (إعلاء السُنَن) بأمر شيخه الشيخ أشرف علي التهانوي، وكان قد بدأ بمثله من قبل، وكتابه ضخم إلا أنه مخصوص في أدلة الحنفية، فرحم الله هؤلاء الأئمة ونفع بما قدموا للأمة الإسلامية من العلوم النافعة، وهؤلاء الأئمة لم يقتصروا في بيان الأحكام المتعلقة بالمآكل والمشارب بل جاءت كتبهم شاملة بما يتعلق بالحلال والحرام سواءٌ كان من المآكل و المشارب أو غير ذلك.

وهذا العمل الجليل -جمع الأحكام وبيان والحلام والحرام والتنبيه على المشتبهات- أصل همة الفقهاء وخلاصة جهودهم، ومتن غايتهم، وقد خصّصوا أبوابا في كتبهم ككتاب الكراهية أو كتاب الحظر والإباحة، وكتاب القاضي وأدبه.

وهذا، وفي عصرنا هذا ألّف بعض أهل العلم كتباً ورسائلَ لبيان ما هو الحلال وما هو الحرام وما هو المشتبه ليكون الناس على تفقه وبصيرة من المأكول والمشروب والملبوس، الموجود في الأسواق، من مصنوع في بلاد المسلمين أو المستورد من غيرها، وأن لا يدخل في أجوافهم إلا الحلال

الخالص، منهم العالم الشاب الصالح الداعي إلى الله، المؤفق للخيرات الذى نشأ في بيت التقوى، هو الأخ في الله المفتي سفيان بُلَنْد -حفظه الله ورعاه- وأعدَّ عملا نبيلا باسم »فقه الحلال والحرام« فأحسن وأجاد، واقتصر في ذلك ما يتعلق بالمآكل والمشارب، وأصل هذا الكتاب دروسه التي كان يُلقها على طلبة العلم المتخصصين في الإفتاء بجامعة دار الهدى بكراتشي، فأراد أن يجعلها فى كتاب لينتفع بها طلبة العلم وعوام الناس، فجزاه الله خيرا ووَفَّقه دائما لما يحبه ويرضاه .

وصلى الله وسلَّم وبارَك على سيدنا ونبينا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.والحمد لله رب العلمين

كتبه:

العبد الفقير إلى الله /عبد الرحمن الكوثر عفا الله عنه وعافاه

خادم الكتاب والسنة والفقه الإسلامي

# دعائیہ کلمات

حضرت مولانا مفتی ارشاد احمد اعجاز صاحب زید مجدہم [1]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين، اما بعد!

کھانے پینے، برتنے اور استعمال کی اشیاء میں حلال وحرام کا علم جس کو آج کے دور میں فقہ الحلال سے تعبیر کیا جاتا ہے، دین کا بہت اہم حصہ ہے، اس کی طرف مسلمانوں کا توجہ کرنا اور اس کا پورا ایک نظام مرتب کر دینا درحقیقت دین کے بنیادی تقاضے پر عمل پیرا ہونا ہے، ہمارے مہربان دوست حضرت مولانا مفتی سفیان بلند صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تحریر و تقریر اور درس وتدریس کا خصوصی ذوق عطا فرمایا ہے اور وہ اپنے ادارے "دار الریان اکادمی" کے ذریعے آن لائن درس و تدریس، تحریروں، کورسز اور دیگر علمی مشاغل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مختلف اہم علمی خدمات میں مشغول رہتے ہیں۔

زیر نظر کتاب "فقہ الحلال" آسان اور سادہ انداز میں حلال کے موضوع سے متعلق بنیادی اصول وضوابط پر مشتمل دروس ہیں جو مشقوں کے ساتھ ہیں، میرے خیال میں یہ آگاہی اور حلال کی تعلیم کے حوالے سے بڑی اہم علمی خدمت ہے، اللہ تعالیٰ مفتی سفیان بلند صاحب کی ان علمی خدمات اور مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کو مزید خیر کی توفیق عطا فرمائے اور قبولیت اور توفیق کو ان کا رفیق بنادے، آمین۔ وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

ارشاد احمد اعجاز

17 ذوالحجہ 1443ھ 17 جولائی 2022ء

---

[1] چیئرمین شریعہ نگران بورڈ بینک اسلامی

# پسندیدگی

حضرت مفتی محمد نجیب خان خویشگی صاحب زید مجدہم [1]

نحمده و نسلم على رسوله الكريم أما بعد : أعوذ بالله من الشيطان الرجيم ۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (سورہ مومنون ۵۱) اللہ جل شانہ نے قرآن اور حدیث میں پاکیزہ غذاؤں کو کھانے کا حکم انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی دیا اور عام لوگوں کو بھی، کیونکہ حرام اشیاء کے اثرات انسان کے اخلاق اور اعمال پر اثر انداز ہوتے ہیں اور شریعت اسلامی میں حرام اشیاء کی حرمت کے اسباب بھی بتائے گئے کہ کیا نجاست ہے، کیا مضر صحت ہے، کیا گندگی ہے اور کیا نشہ آور ہے؟ ان سب کو حرام قرار دیا گیا ہے، انہیں شرعی امور کی بنیاد پر اصول، قواعد اور ضوابط فقہاء نے مرتب کئے ہیں! اسی میں انسان کی ضروریات و حاجات ہیں جس میں غذاء، ادویات، آرائش اور زیبائش شامل ہے، ان تمام میں طہارت ونجاست، حلت وحرمت کے احکام بیان کئے گئے ہیں، ان کو جانچنا، پرکھنا یقیناً ایک پیچیدہ اور احتیاط طلب کام ہے اور موجود دور میں جبکہ یقیناً سائنس نے انتہائی ترقی کرلی ہے تو سائنسی ٹیکنالوجی، لیبارٹریز، فوڈ ٹیکنالوجیز کی مدد سے غذاؤں کی اجزائے ترکیبی کی تحلیل، تحقیق اور تجزیہ بھی آسان ہوگیا ہے لیکن اس کے لئے ایک مدلل تحقیق کی ضرورت اپنی جگہ باقی رہی ہے۔

الحمد للہ! اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ امت کا مسلمان طبقہ جس موقعہ پر جس چیز کو

---

(1) چیئرمین حلال آگہی وتحقیقاتی کونسل

چاہ لے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو چاہ لیتے ما رأہ المؤمنون حسنا فھو عند اللہ حسنٌ اور اس کے لئے اسباب مرحمت فرما دیتے ہیں اور ایسے افراد کھڑے کر دیتے ہیں جو اس شعبہ کے اندر اللہ کے احکامات کو زندہ کرتے ہیں اور اس محنت کو زندہ کرتے ہیں۔

گزشتہ صدی میں دنیا میں جتنے تغیرات اور تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اور اس صدی کے شروع میں جس طرح وہ سمٹی ہیں اور خاص طور پر گزشتہ بیس سال کے دوران جس طرح ایجادات ہوئیں کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے، اور یہ ترقی جس طرح باقی اسباب میں ہوئی ہے، اسی طرح کھانے پینے کی اشیاء میں بھی بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے، ایسی ایسی چیزیں وجود میں آ گئی ہیں جن کا ماضی قریب میں کوئی تصور بھی نہیں تھا، اور کوئی چیز کسی خاص علاقہ کے ساتھ مخصوص نہیں رہی، آج اگر وہ بنی تو تھوڑے ہی عرصہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتی ہیں، درآمدات اور برامدات کا شیوع ملکوں میں اس طرح ہے کہ دنیا ایک گلوبل ویلیج بن گئی ہے، سب چیزیں ہر ایک کی پہنچ میں ہیں، اب ظاہری بات ہے کہ ان مصنوعات میں یقینی طور پر کہیں پر حرام بھی شامل ہوتا ہے، کہیں شک ہوتا ہے، دانستہ یا نادانستہ بہت سی حرام اشیاء مسلم معاشروں میں بھی ہوتی ہیں۔ اس وقت ہم سب دعائیں کررہے ہیں، علماء، صلحاء، مدارس، جماعتیں وغیرہ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی بغاوتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہیں، کہیں اللہ سے سود کی جنگ ہے، کہیں حرام کا شیوع ہے تو دعائیں قبول نہیں ہورہیں، اس کے کئی اور بھی اسباب ہیں، لیکن حرام کی آمیزش بھی اس کا سبب ہوسکتی ہے جیسا کہ حدیث میں آیا، مسلمانوں میں اس کی تمیز ہی اٹھ چکی ہے، بہت سے ایسے ہیں جو حرام سے بچنا چاہتے ہیں لیکن وہ بچ ہی نہیں پاتے، عادات ہی ایسی بن گئی ہیں، ایسے میں حلال کی محنت کو زندہ کرنا، حلال اور حرام کے بنیادی اصول وضوابط کی محنت کو زندہ کرنا ضروری ہے۔

الحمدللہ! ہمارے ساتھی مفتی سفیان بلند کو اللہ جزاء خیر عطا فرمائے کہ ماشاء اللہ انہوں نے اپنے خاندان کی ساکھ کو برقرار رکھا، ایک دین دار خاندان کے جوان فاضل ہیں، ان کے والد صاحب تبلیغی جماعت کے صف اول کے لوگوں میں سے ہیں، الحمدللہ! دعوتی گھرانہ ہے، ان کے گھر والے سب لوگ اس میدان میں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے کہ وہ اس میدان میں آئے اور حلال آگہی و تحقیقاتی کونسل کے ممبر کی حیثیت سے شروع کیا، پھر اس میدان میں حلال آگہی کے پیغام اور دعوت کو آگے پہنچایا، اس سفر میں ماشاء اللہ اپنے ادارہ "دارالریان اکادمی آن لائن" کے نام سے کام شروع کیا اور سب سے منفرد انداز میں کام شروع کیا کہ انہوں نے خواتین میں کام شروع کیا، ماشاء اللہ اس میں مختلف شعبوں کی بڑی عمر کی خواتین اور طالبات بھی شامل ہیں، انہوں نے آن لائن کورسز شروع کیے۔

اسی سلسلہ کی کڑی یہ کتاب ہے جو آپ سب حضرات کے سامنے ہے، اس کتاب میں انہوں نے بنیادی چیزوں کا لحاظ رکھا، یہ ایک ایسی کتاب ہے جو کسی بھی جگہ پر بطور درس و تدریس کے لئے مفید ہو سکتی ہے کیونکہ اس میں شروع سے غذاؤں اور اس کے اصول، خاص طور پر مشتبہ چیزیں اور ان کے اصول اور اسباب حرمت کا تفصیلی بیان ہے۔ اگرچہ اس پر پہلے بہت ساری کتابیں آچکی ہیں لیکن زیر نظر یہ کتاب "فقہ الحلال" آسان اور سادہ انداز میں ہے، انہوں نے اس میں حلال کے موضوع پر خاص طور پر بنیادی قواعد وضوابط چیزوں کا احاطہ کیا ہے اور آسان اور سادہ انداز میں مرتب کیا ہے، مشکل موضوعات کو بھی آسان طریقہ سے لکھ دیا ہے، خاص طور پر جو عنوانات لئے گئے ہیں، وہ اس موضوع کے بہت اہم عنوانات ہیں، انہوں نے اس میں اختلافات سے پرہیز کیا ہے اور اختلافی چیزوں کو زیادہ بیان نہیں کیا اور قواعد وضوابط کے ساتھ وضاحت کی ہے۔

اللہ تبارک وتعالی ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو شرف قبولیت بخشے، حلال آگہی وتحقیقاتی کونسل کے شرعی ممبر ہونے کی حیثیت سے انہوں نے جو کام انجام دیا ہے، دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی موصوف کی اس علمی کاوش کو قبولیت سے نوازے، مستقبل میں علمی خدمات کی مزید توفیق سے نوازے، ان کے لئے، ان کے والدین کے لئے، اساتذہ کے لئے بہترین صدقہ جاریہ بنائے اور ساری امت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

محمد نجیب خان

چیئرمین حلال آگہی وتحقیقاتی کونسل

24 ذی الحج 1443ھ

24 جولائی 2022ء

غبار خاطر

# تعلیم حلال کے میدان کی مختصر کارگزاری!

(فقہ الحلال آن لائن کورس کے شرکاء سے گفتگو)

مفتی سفیان بلند

یہ کوئی چوتھا سال ہے کہ جب تخصص کے فضلائے کرام کو فقہ الحلال سے متعلق کچھ بنیادی اصول وضوابط پڑھا رہا ہوں اور اس لاک ڈاؤن کے عرصہ میں ایک مختصر مگر مضبوط نظم کے ساتھ اپنے ادارے دارالریان اکادمی آن لائن کے تحت پہلا فقہ الحلال کورس کروا رہا ہوں جو تقریباً اب آخری مراحل کی طرف بڑھ رہا ہے، آج ہی اپنے طلبہ وطالبات سے کچھ باتیں عرض کیں (جو آن لائن پڑھ رہے ہیں) خیال ہوا کہ کچھ اضافہ وترمیم کے ساتھ لکھ بھی دوں۔

آپ سب بڑے خوش نصیب ہیں، اللہ تعالی ہمیشہ آپ سب کو خوش نصیبی کے ساتھ رکھے، اللہ جل جلالہ کی توفیق سے آپ حلال کے اسباق کو نظم وضبط کے ساتھ اور پھر تمرین، تکرار، مراجعہ کے ساتھ پڑھ رہے ہیں، مجھے آج ہی یاد آ رہا تھا کہ جب میں نے ان چیزوں کو پڑھنا شروع کیا ہے، اور جب سے سیکھا تو کوئی منظم اور مربوط کتاب ہاتھ میں نہ تھی، ایک ایک چھوٹی بات کو کبھی کس ٹکڑے پر لکھتا، کبھی کس صفحہ پر لکھتا، کبھی واٹس ایپ پر، کبھی کہاں، کبھی کہاں لکھتا، کبھی کس نوعیت میں، کبھی کسی ڈائری میں، پھر ان سب کو مرتب کرتا رہا اور یہ تقریباً سن 2011ء سے لیکر 2015ء تک چار سال تک میں اسی طرح کرتا رہا اور پھر

2016 میں پہلی دفعہ کچھ مختصر ٹریننگ کروانے کا موقعہ ملا اور 2017ء میں جب پہلی بار جامعہ دارالہدی کراچی میں پڑھانے بیٹھا تو کوئی چیز مرتب نہیں تھی، نہ مرتب پڑھا سکتا تھا کہ کچھ پتا ہی نہیں تھا کہ آغاز کہاں سے کروں؟ کیسے کروں؟ بس اللہ ﷻ کا نام لیکر آغاز کیا اور اس وقت ہمارے ادارے حلال آگہی وتحقیقاتی کونسل (HARC) کے کچھ ڈاکومنٹ تھے، اس کے بعد ادارے کے چیئرمین مفتی محمد نجیب خان صاحب زید مجدہم سے پوچھ لیتا تو کبھی کسی اور سے؟ مگر مکمل مرتب رہنمائی نہ مل سکی کہ کوئی نصاب نہ تھا، خاص کر اصول شرعیہ کو سمجھنے کے لئے مختلف کتب وفتاوی سے اپنی بکھری چیزوں کو بہت حد تک جمع کرنے کی کوشش کرتا رہا، (اب تو کچھ کتابیں بھی آنے لگی ہیں) پھر اس کے بعد سنہ 2018ء سے انڈسٹری کے ساتھ جڑا اور سارے مسائل ساری چیزیں مشاہدہ کے ساتھ سامنے آنے لگیں، تو میں آج ہی سوچ رہا تھا کہ شاید یہ جو مشقت اٹھائی ہے، ان شاء اللہ! اللہ ﷻ اس کو میرے محترم طلبہ وطالبات کے لئے نفع مند فرمائے گا ان شاء اللہ۔

میرا مشاہدہ ہے کہ یہ علم صرف ٹریننگ لینے سے نہیں آتا اور نہ ہی اس کی گہرائی پتہ چلتی ہے، اس میں Deep جانا پڑتا ہے، جب تک انسان گہرائی میں نہیں جاتا، نہیں سیکھ پاتا، بہرحال ابھی تو بہت کچھ سیکھنا باقی ہے، گہرائی میں اترنے کے دو ہی راستے ہیں، ایک تعلیم اور دوسرا تدریس یعنی یا تو پڑھے یا پڑھانا شروع کردے! اللہ تعالی نے ان تلامذہ پر فضل فرمایا کہ ان کو ہر چیز گھر بیٹھے بیٹھے منظم مل رہی ہے، اس پر شکر کرنا چاہئے، مجھے وہ وقت یاد ہے جب ہمیں کوئی نہ بتاتا تھا، بار بار بھاگ دوڑ کرنا پڑتی، پوچھنا پڑتا، اب تو آپ کے لئے بڑی سہولت ہے کہ سب کچھ تیار مل رہا ہے۔ جزاکم اللہ تعالی خیرا

23 جنوری 2021ء

(حال مسافر استنبول ترکیہ)

غبار خاطر

# تعلیم حلال کے میدان کی مختصر کارگزاری!

## (تعلیم وتربیت کے حوالے سے احوال)

مفتی سفیان بلند

پہلے عرض کیا تھا کہ راقم نے اس چیز کو کیسے سیکھا؟ اور کیا ہوا؟ میدان حلال کے ساتھ جڑنے کا ابتدائی آغاز حلال آگہی وتحقیقاتی کونسل (HARC) کے ساتھ ہوا، سن 09-2008ء میں اس ادارہ کی بنیاد ڈالی گئی، پاکستان میں حلال کے میدان میں ابتدائی اداروں میں سے یہ ایک ادارہ ہے جس نے حلال کے میدان میں آگہی اور تحقیق (Awareness and Research) کا کام کیا، ھارک (HARC) نے یہ سارا کام فی سبیل اللہ (Volunteer) کیا اور اس تحقیق کے کام میں پاکستان بھر کے مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام شامل رہے، ادارہ کو 24 بڑے دارالافتاؤں کا تعاون اور سرپرستی حاصل رہی، اور آج تک اسی طرح ہی کام جاری ہے، مختلف مسائل جمع کیے جاتے ہیں اور مختلف دارالافتاؤں سے تحقیق کروائی جاتی ہے، ان دارالافتاؤں سے موصولہ مختلف فتاوی سے ایک فقہ الحلال ڈاکومنٹ مرتب ہوا جو اب جلد چھپنے جارہا ہے ان شاء اللہ! ابتداء وہ ڈاکومنٹ مسودہ کی شکل میں دنیا کے مختلف ممالک کے مختلف اداروں اور دارالافتاؤں میں بھیجا گیا، اور اب اس کی طباعت (Publish) کی طلب (Demand) ہے اور اس پر کام جاری ہے۔ بہرحال! جب وہ مختلف اصطلاحات اور چیزیں سامنے آتی تو یہ سوچتا تھا

کہ میں اس فیلڈ میں کیا کام کر سکتا ہوں؟ یہ چیز سمجھ نہیں آتی تھی۔

بہر حال 11-2010ء سے 2016ء تک مختلف ٹریننگ اور کورسز میں چلتا رہا، میرے والد ماجد حضرت ڈاکٹر بلند اقبال صاحب زید مجدہم شروع سے اس ادارہ سے منسلک ہیں، راقم کچھ عرصہ بعد اس سے منسلک ہوا، اس کے بعد صورت یہ بنی کہ جب حلال وحرام کے حوالے مختلف مسائل آتے تھے تو وہ بندہ سے سوال کرتے، بندہ سوال سن کر حیران ہوجاتا کہ یا اللہ! یہ کیسے مسائل ہیں؟ پھر سوالات کو حل کرنے کا عزم ابھرا تو تخصص کی طرف رجحان ہوا، والد صاحب زید مجدہم نے تخصص فی الافتاء کی اجازت دیدی، اپنی فراغت کے تقریبا 8،9 سال بعد تخصص کرنا کیسا مرحلہ ہوتا ہے؟ یہ کرنے والا ہی جانتا ہے، استاذ سے طالب علم بننا بھی تربیت کا ایک مرحلہ ہے اور تخصص کے بعد یہ عقدہ مزید کھلا کہ اب طالب علم بن کر ہم جو سیکھ سکتے ہیں، وہ اس کے بغیر ممکن نہیں، ابتداء میں جو مسائل آتے تھے تو ان کو سمجھنے میں مشکل ہوتی تھی کہ یہ مسئلہ کیا ہے؟ اس مسئلہ کا جواب کیا ہے؟ کیونکہ انڈسٹری سے جب آپ کے سامنے کوئی سوال آتا ہے تو آپ کو اس کی سمجھ بوجھ (How Now) ہونی چاہیے، اور ہم علماء ہیں تو ہمارے سامنے اس کا کوئی جواب نہیں!! تخصص سے فراغت کے بعد حارک (HARC) کے تحت ہونے والی ٹریننگ اور کورسز میں شرکت کرتا رہا، 2015ء میں لاہور میں ایک حلال کانفرنس ہوئی، اس میں اپنے ادارہ کے توسط شرکت کا موقعہ ملا، اس وقت نیت کی کہ اس علم کو بطور تعلیم و تعلم کے پڑھانا ہے، اب مطالعہ کا آغاز ہوا جو کہ بے ربط کتب ورسائل وفتاوی کا تھا، کوئی منضبط ترتیب نہ تھی۔

واضح رہے کہ یہ مطالعہ شرعی حوالے سے تھا نہ کہ سائنسی حوالے کہ ہمارا میدان علم شریعت ہے، سائنس نہیں، ہاں! ضرورت کے بقدر علم ہونا چاہیئے، پھر کچھ چیزیں سمجھ میں آنا شروع ہوئیں (مگر ابھی بھی بہت کچھ باقی ہے، جو سیکھا ہے، وہ میرے رب کا فضل ہے،

جہاں تک پہنچنا ہے، وہ منزل دور ہے) اس فیلڈ میں کتنی وسعت ہے، اور اس میں ہر طرح کے اسٹیک ہولڈرز ہیں، اس پر پہلے اپنے کسی کالم (غبار خاطر) میں لکھ چکا ہوں۔

اسی دوران 2015ء میں PNAC کی ایک ٹریننگ جو کہ پاکستانی معیار PS: 4992 پر تھی، میں شرکت کا موقع ملا جس میں ہمارے محبوب استاذ حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر رحمہ اللہ (سابق رئیس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی) کے صاحبزادے اور میرے دوست مفتی یوسف عبدالرزاق اسکندر حفظہ اللہ کا کردار رہا، ان کے توسط اس میں شرکت کی اور انہوں نے اس فیلڈ کی مختلف باریکیوں سے ہمیشہ آگاہ کیا، اسی دوران انہی سے پاکستان کے حلال اسٹینڈرڈ PS:3733 کی ٹریننگ لی، ناسپاسی ہوگی اگر یہاں حضرت مفتی نجیب خان صاحب اور جناب محمد آفاق شمسی صاحب کا ذکر خیر نہ کروں کہ ان حضرات کی لمحہ بہ لمحہ، قدم بقدم اور روز بروز توجہ، تربیت، فکر، اور رہنمائی میسر رہی اور تاحال جاری ہے، ان حضرات سے اس فیلڈ میں ہمیشہ سیکھا اور ان کے تجربات و مشاہدات نے نئی نئی جہات سے متعارف کروایا، اللہ تعالی ان سب کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

2011ء میں یہ عزم کرلیا تھا کہ تخصص کے بعد اس علم کو بطور تربیت کے پڑھانا ہے کہ ایک عالم اور ایک مفتی کو جو چیزیں پتہ ہونی چاہئے، کس کس جہت سے مسائل آرہے ہیں، وہ پڑھانا ضروری ہے، 2016ء میں کچھ حالات کے سبب مدرسہ کی تدریس سے ایک سال کی رخصت لی تو اس فیلڈ میں کھل کر لگنے کا موقع ملا اور پھر مختلف جگہوں پر ٹریننگ کرانے کا موقعہ ملا، اسی دوران اپنے تخصص کی مادر علمی جامعہ دارالھدی گلستان جوہر کے رئیس اور استاذ محترم حضرت مفتی عبدالحمید ربانی صاحب زید مجدہم سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا کہ آپ جامعہ میں آجائیں اور یہاں تخصص والوں کو پڑھائیں، اللہ رب العالمین کا فضل ہے

کہ گذشتہ چار سال سے اب حلال سے متعلقہ ابحاث متخصصین کو پڑھانے کی سعادت ملی ہے، یہ سب میرے رب کا احسان ہے، میرے والدین، اساتذہ، مشائخ اور احباب ورفقاء وتلامذہ کی دعائیں ہیں۔

30 جنوری 2022ء

(حال مسافر بورصہ ترکیہ)

غبار خاطر

# دار الریان اکادمی آن لائن اور حلال آ گہی کی طرف اہم پیش رفت!

مفتی سفیان بلند

میری ایک فکر تھی، ایک سوچ تھی کہ کس طرح خواتین خاص کر بنات کے دینی مدارس میں حلال فوڈ کے حوالے سے کام شروع ہو، مگر اس کے لئے معلمہ مستورات میسر نہیں تھیں، مرد اساتذہ کے لئے یہ علم وہاں جا کر پڑھانا ممکن نہیں تھا، اچانک کرونا کے سبب لاک ڈاؤن ہوا اور آن لائن کی دنیا آباد ہوئی، اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس فکر پر کام شروع کیا، چنانچہ 2011ء سے 2020ء تک حلال کے اہم موضوع پر اپنی متفرق یادداشت اور مذکرات کو مرتب کیا اور اس کو سامنے رکھ کر حلال کے اہم فقہی موضوعات پر دروس تیار کئے جس میں اس پر مطبوعہ کتب و فتاوی خاص کر حلال آ گہی و تحقیقاتی کونسل پاکستان (HARC) اور سنحا حلال ایسوسی ایٹس پاکستان کی ڈاکومنٹ سے استفادہ کیا، اس دوران اپنے اکابر کے فتاوی بھی سامنے رکھے!! الحمد للہ! اللہ تعالی نے اس کام کے لئے راہ ہموار کی، ابتداء میں انگریزی زبان بھی رکاوٹ بنی مگر اس سے نہیں رکا بلکہ کام اور مقصد کو سامنے رکھا کہ علم کا تعلق زبان سے نہیں ہے بلکہ درد اور فکر سے ہے۔

یہ فکر اس لئے بیدار ہوئی کہ بازار میں عام طور پر گھریلو سامان کی خریداری خواتین کرتی ہیں، یہ حلال کے اسٹیک ہولڈرز/متعلقین کا سب سے بڑا طبقہ ہے، گھریلو خواتین کو اگر یہ پتہ چل جائے کہ کون سے اجزائے ترکیبی حلال ہیں؟ مصنوعات میں کیا دیکھنا ہے؟ کون سے لوگو معتمد ہیں تو ہم بہت حد تک حرام سے بچ سکتے ہیں!! چنانچہ حلال کی فیلڈ میں آن

سائٹ تو کئی خواتین اور عصری اداروں کی طالبات نے حصہ لیا اور ابھی بھی کام کر رہی ہیں، مگر آن لائن کام کی بھی ضرورت تھی اور ساتھ میں دینی مدارس اور عصری اداروں کے لئے معلمات کا ایک طبقہ تیار کرنا تھا، میرے علم کے مطابق اللہ تعالی نے دارالریان اکادمی آن لائن کو یہ اعزاز دیا کہ پہلی بار آن لائن فقہ الحلال کا تفصیلی کورس جولائی سنہ 2020ء میں ان خواتین کے لئے مرتب کیا گیا جو دینی مدارس کی فاضلات اور عصری اداروں کی تعلیم یافتہ طالبات تھیں، ان کو اس علم سے روشناس کروانے کے لئے پہلی بار آن لائن کام ہوا، الحمدللہ! اس کے نتائج اچھے ملے اور اب تک دو حزمات (Batch) میں 40 کے قریب بہترین مستورات تیار ہوئیں جنہوں نے اس فن کو سیکھا، انہی طالبات نے ایک ماہ قبل سنحا حلال ایسوسی ایٹس پاکستان کے تعاون سے ہونے والی دو روزہ ورکشاپ بھی بہت خوب رہی جس کے بہترین اور حوصلہ افزا تاثرات سامنے آئے، اسی طرح حلال آگہی وتحقیقاتی کونسل کے تحت دو ماہ پر حلال ٹریننگ پروگرام کے نتائج حوصلہ افزا ہیں!!

راقم الحروف کو اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کا احساس ہے اور اس کورس کروانے میں یقینا بہت سی کمیاں بھی رہ گئیں ہوں گی جو کہ آئندہ دور کی جائیں گی، یہ پہلی اینٹ ہے، عمارت تو بنتے بنتے بنتی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ساری عمارت ایک ہی فرد بنا سکے، لوگ آتے جاتے ہیں اور کارواں بنتا جاتا ہے، تاہم اس اہم دینی شعبہ کے کورس کی بدولت اپنے رب سے قوی امید ہے کہ ان فاضل طالبات کے توسط سے اب یہ علم خواتین کے دینی مدارس وعصری اداروں میں عام ہوگا، اب اس میں خواتین کو مزید آگے آنے کی ضرورت ہے، اگر ہماری خواتین عام دکانوں، گروسری اسٹورز، فوڈ چینز، بیکرز اور میٹ وبیف وچکن کی دکان پر حلال طلب کرنا شروع کردیں تو ہر تاجر صرف حلال مصنوعات/ پروڈکٹ ہی فروخت کرے گا، اصل مسئلہ سوال کا ہے، ہم پوچھتے نہیں ہیں تو تاجر کی توجہ نہیں ہوتی، یہ

شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے، اور اب یہ شعور بیدار ہو رہا ہے!!

دار الریان اکادمی آن لائن؛ جو کہ در حقیقت میرے رب کا احسان ہے، میرے آقا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان اور میرے والدین، اکابر، مشائخ اور اساتذہ کا ترجمان ہے، اس سے یہ فیض اب مزید پھیلے گا اور ایک دنیا اس سے سیراب ہوگی ان شاء اللہ!!!

(11 نومبر 2021ء)

# حلال آگہی کے سفر میں!

بنت ریان اولی
رکن شعبہ معارف الحلال دارالریان اکادمی آن لائن

یاأستاذي إليک سلامي　　كل الدنيا غنت باسمک
كم علمتني حتى أعرف　　وتعبت لتفهمني درسک

اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اللہ نے کچھ عرصہ سے دارالریان اکادمی آن لائن سے جوڑے رکھا ہے، یہ ایسا پلیٹ فارم ہے کہ جہاں ہم بہت آسانی اور سہولت سے نہ جانے کیا کیا سیکھ جاتے ہیں اور مصروف زندگی کے نشیب فراز سے گزرتے گزرتے ایسی ایسی باریکیاں سیکھ گئے جہاں ہمارا دماغ رسائی نہیں کرسکتا۔اور درحقیقت اسکا سہرا اُستاز محترم مفتی سفیان بلند حفظہ اللہ تک جاتا ہے کہ انہوں نے ہمیں اس قابل سمجھا اور اپنے ادارہ سے جوڑ دیا، استاذ صاحب کے اخلاص کی بدولت جو نیک تمنائیں اور استفادہ مقصود تھا، وہ اب نظر آنے لگا ہے، اللہ تعالیٰ انکی محنتوں کو اعلیٰ درجہ میں قبول فرمائیں (آمین)

استاذ محترم کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ یہ پہلے استاذ ہیں جنہوں نے حلال وحرام سے متعلق آگاہی کا جذبہ بیدار کیا، ہمیں علم کے اس باب کی گہرائیوں کا اس سے قبل بالکل بھی اندازہ نہ تھا، جون 2020ء میں دارالریان اکادمی کے تحت کا سب سے پہلا آن لائن 3 روزہ حلال آگہی کورس کروایا گیا جس میں حلال سے متعلق ابتدائی تمہیدی اور بنیادی امور پر تفصیل سے استاذ جی نے اہم نکات واضح کئے تھے، میری اس کورس میں شرکت اس جذبے کے ساتھ نہیں تھی جیسا اس کا حق تھا کیونکہ مجھے اس باب حلال کا اندازہ ہی نہیں تھا،

اس کے بعد سے اس باب کی پیاس لگتی گئی جواب تک ختم نہ ہوئی، اسکے بعد حلال آ گہی کا تفصیلی کورس کروایا گیا، اس کورس سے ایسی معلومات ملی اور علم کے ایسے سمندر کی آگاہی نصیب ہوئی جہاں تک ہمارا خیال بھی نہ گیا تھا، اس سے پہلے بعض چاکلیٹس اور چپس کے بارے میں ایسی باتیں سنی تھیں کہ غیر محتاط رویہ تھا لیکن اس کورس کے بعد کافی حد تک چیزیں واضح ہوئیں الحمدللہ!!

استاذ جی کے پڑھانے کے انداز کی بات کی جائے تو وہ لا جواب ہے، لا مثیل ہے، گھول کر ہر بات پلا دیتے ہیں! اس کورس کے اسباق، تمارین، مراجعہ، آپس کا تکرار، امتحان اور ممتاز اول آنے کی جد وجہد... سب کچھ ہی بہت اعلی تھا!!! اس کورس کے بعد بھی کچھ ابہامات باقی تھے کچھ مشکل اصطلاحات تو اب بھی سمجھنا باقی ہیں لیکن بہر حال ان 4 ماہ میں وہ کچھ سیکھا جو بیان نہیں کیا جا سکتا، استاذ جی نے اپنی مصروف ترین زندگی میں سے ہمیں وقت دیا اور جتنی بار پوچھا ہر بار بہترین انداز سے سمجھایا، چاہے سفر میں ہوں حضر میں ہوں مگر کبھی کوئی بات سمجھانے سے دریغ نہ کیا! اس کے بعد ادارہ HARC سے استاذ جی کے توسط 4 روزہ کورس میں شرکت کی، اس میں مختلف ٹرینز حضرات نے اپنے تجربوں سے آگاہ کیا، حلال وحرام کی باریکیوں سے روشناس کروایا جس سے بھی کافی چیزیں سمجھنے میں مدد ملی، ادارہ HARC کی خدمات کو بھی اللہ تعالی قبول فرمائیں کہ وہ انٹرنیشنل لیول پر یہ خدمات انجام دے رہے ہیں!! آمین

اس کے بعد دار الریان اکادمی کے توسط سے ابھی چند دن قبل 2 روزہ کورس میں شرکت کی جو کہ انٹرنیشنل حلال سرٹیفکیشن (IHC) کے اشتراک سے تھا، ہر سیشن افادیت سے بھرپور تھا، جناب اسد سجاد صاحب نے جن باتوں کی طرف رہنمائی کی اس سے اندازہ ہوا کہ پھلوں، سبزیوں میں بھی اپنی آنکھیں کھلی رکھنی ہے اور حلال کے حوالہ سے پاکستان میں

اس آگاہی کو عام کرنے کی بے حد ضرورت ہے، جب 100 فیصد لوگ حلال طلب کریں گے تو ان شاء اللہ حلال کی فضا کو عام کرنا آسان ہوگا، اس کے علاوہ گلوبل مارکیٹس کے حوالے سے جو باتیں بتائیں وہ حیرت انگیز تھیں... اور خواتین اس فیلڈ میں کیا خدمات انجام دے سکتی ہیں اسکو بھی بہترین انداز سے واضح کیا گیا!!!

مفتی ذیشان عبدالعزیز صاحب کا سیشن بھی بہت خوب تھا، مختصر اور جامع انداز میں، بہت ساری باتیں سمجھادیں گو کہ اکثر باتیں مکرر تھیں لیکن افادیت سے بالکل خالی نہ تھا، اس کے بعد آخری سیشن استاذ جی کا تھا اس میں تبدیل ماہیت کو بہترین انداز سے واضح کیا گیا، جیلیٹن اور تبدیل ماہیت کے متعلق جو آگاہی ملی وہ بہت کمال کی تھی۔

اللہ تعالی حلال آگہی دینے والے تمام اداروں اور حضرات کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور پوری دنیا میں اسکی فکر پیدا فرمادیں اور استاذ محترم مفتی سفیان بلند حفظہ اللہ کو دنیا وآخرت کی بھلائیاں نصیب فرمائیں آمین یارب العالمین۔

# فقہ الحلال کورس کی مختصر کارگزاری!

اہلیہ عامر، کراچی
معاون شعبہ معارف الحلال، دارالریان اکادمی آن لائن

الحمدللہ الذی کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

الحمدللہ مفتی سفیان بلند صاحب دامت برکاتہم کی زیر نگرانی فقہ الحلال کورس (لیول 01) کے پہلے بیچ کا اختتام ہوا، کورس چار ماہ اور سولہ اسباق پر مشتمل تھا، کلاسوں کی ترتیب زوم ایپ کے ذریعے رکھی گئی اور کلاسوں کے اوقات کار میں طالبات کی رائے کو مقدم رکھا گیا، استاذ محترم اپنے مخصوص دھیمے لہجے اور فصاحت و بلاغت کے ساتھ درس دیتے تھے، ہر بات کو، تمام اصطلاحات کو وضاحت کے ساتھ اتنے عمدہ پیرائے میں بیان فرماتے تھے کہ فضلاء و فاضلات کے علاوہ عام مرد و مستورات کو بھی سمجھنے میں بلکل کوئی مشکل نہیں ہوئی، اس کے علاوہ واٹس ایپ گروپ پر اسباق کی ریکارڈنگ بھیجنے کا بھی انتظام فرمایا گیا، تاکہ اگر کوئی شریک اپنے کسی عذر یا مصروفیت کے باعث براہ راست زوم میٹنگ میں شامل نہ بھی ہو سکے تو بعد میں اپنے آسانی اور سہولت کے حساب سے اسباق کی ریکارڈنگ سن لیں، اس کے ساتھ ساتھ تمارین بھی بھیجی گئیں جن کو حل کر کے اسباق کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں بہت آسانی ہوئی، مراجعہ کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا جس میں معلمات تحریری سوال پوچھتیں تو نہ صرف طالبات جواب دیتی تھیں بلکہ معلمات خود بھی دوسری معلمات کے سوالوں کے جوابات دیتی تھیں۔

پورے کورس کے دوران معلمات سے بھی بہت شفقت اور بھر پور تعاون ملا، کسی بھی

مقام پر یہ احساس ہی نہیں ہوا کہ وہ معلمات اور ہم طالبات ہیں، بلکہ ایسا لگتا تھا کہ جیسے سب کچھ ایک ٹیم ورک کی طرح چل رہا ہے اور مل جل کر ایک ساتھ ایک دوسرے سے سیکھتے ہوئے استاذ محترم کی زیر نگرانی بھرپور تعاون، شفقت اور مکمل رہنمائی کے ساتھ یہ کورس اختتام پذیر ہوا، جائزے کا پیشگی اعلان فرمایا گیا اور طالبات کو تیاری کے لیے بھرپور وقت دیا گیا، اور پھر جائزے کے بعد استاذ محترم ترکی کے لئے عازم سفر ہوئے، وہاں بھی استاذ جی نے اپنی روحانی اولاد کو یاد رکھا، اور فیری میں سفر کے دوران شرکائے کورس کے لئے سند بھی ڈیزائن کی، استاذ جی کی واپسی کے بعد نتائج کا اعلان ہوا اور استاذ محترم نے کمال شفقت اور احسان کا مظاہرہ فرماتے ہوئے 70 فیصد تک نمبر لینے پر بھی شرکاء کی بھرپور حوصلہ افزائی فرمائی، اور تمام طالبات کو سند سے نوازا، نتائج کے اعلان اور اسناد ملنے کے بعد استاذ محترم کی شفقت اور حوصلہ افزائی، معلمات اور طالبات کی آپس میں محبت اور مبارکباد کا سلسلہ یہ سب بہت دلکش اور خوبصورت تھا اور ان شاء اللہ تاعمر یاد رہے گا۔

اب آخر میں کورس کے سولہ اسباق کے عنوانات پیش کرنا چاہوں گی تاکہ اس کورس کی افادیت سامنے آجائے۔

۱) حلال غذا کی اہمیت قرآن، سنت، اقوال صحابہ اور اقوال اکابر کی روشنی میں۔

۲) حلال کے اہم اصول، تحلیل وتحریم کا اختیار، اشیاء اور لحوم میں حلت اور حرمت سے متعلق احکامات، اجزائے ترکیبی کے چار ماخذ۔

۳) انسانی ضروریات اور اس کے درجات، حلال میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی تعریف۔

٤) مشتبہات پر اصولی روایات، اقوال اکابر اور شرعی احکامات

٥) اسباب حرمت کا بیان، حرمت کی اقسام، حرمت کے پہلے اور دوسرے سبب نص

(SunnahText of Qur'an) اور نجاست (impurity) کی تفصیل۔

۶) اسباب حرمت کے تیسرے سبب اسکار (intoxication) کی تفصیل، سکر اور خمر کی تعریف، اشربہ اربعہ محرمہ کی تعریف، تفصیل اور ان کے احکامات، الکحل (alcohol) کی تفصیل و احکامات۔

۷) اسباب حرمت کے چوتھے سبب مضرت (harmfullness) کی تفصیل، شریعت کے مقاصد خمسہ، تین اہم مضر اشیاء کے احکامات۔

۸) اسباب حرمت کے پانچویں سبب استخباث/ استقذار (filthiness) کی تفصیل، طیب اور فطرت سلیمہ کا تعارف۔

۹) طاہر، حلال، طیب، نظیف (THTN) کی شعبہ حلال میں تعریفات اور مصداقات۔

۱۰) اسباب حرمت کے چھٹے سبب احترام انسانیت (Human Dignity) کی تفصیل، انسانی اعضاء کو مصنوعات میں استعمال کرنا، اس کی چار مستثنیٰ صورتیں اور اصول و ضوابط۔

۱۱) اسباب حرمت کے ساتویں سبب سبعیت (brutality) کی تفصیل، جانوروں میں حلت و حرمت کے اصول، فقہ احناف کے اصول، جانوروں کی اقسام اور جلالہ کے احکامات۔

۱۲) اشیاء کے داخلی و خارجی (externalinternal) احکامات، غذائی مصنوعات (food products) کی تیاری میں اہم ہدایات، مصنوعات کی حلت و حرمت کے بنیادی ضوابط۔

۱۳) ذبح اور اس کا شرعی طریقہ کار، ذبح کی اقسام، ذبح کے مختلف احکامات مثلاً: ذابح،

ذبیحہ، آلہ، محل، وقت اور تسمیہ کے احکامات، ذبح کے مستحبات ومکروہات۔

۱۴) مشینی ذبیحہ اور جانور کو بے ہوش کرنا (stunning) سے متعلق تفصیل واحکامات، پاکستان اسٹینڈرڈ (Pakistan standard) کی تفصیل۔

۱۵) جانوروں کے مختلف اجزاء کے احکامات، حلال جانوروں کے سات حرام اجزاء کا حکم، مردار اور حرام جانور سے انتفاع کا حکم، جانوروں کی خوراک میں ناجائز وحرام اجزاء کی آمیزش سے متعلق احکامات، جلالہ جانور کے گوشت کھانے کا حکم۔

۱۶) قاعدہ القلیل کالمعدوم کی اصل اور فقہی نوعیت، کیڑوں کے شرعی احکام اور کوچنیل (Cochineal) کیڑے کی تفصیل واحکام، کارمائن (Carmine) سے بنی مصنوعات کا حکم۔

یوں شریعت کے ایک بہت ہی اہم باب کے حصول کے لئے، علم کی ایک وسیع وعریض وادی سے گذرے اور سرچشمہ علم سے سیراب ہوئے۔

اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ جو کچھ سیکھا اس پر عمل کرنے اور اس علم کو عام زندگی میں دیگر مستورات کے ساتھ بانٹنے والا بنائیں اور ہمارے محترم وشفیق استاذ حفظہ اللہ کے علم، عمر اور وقت میں برکتیں عطا فرمائیں، ان کو دونوں جہانوں کی عافیت عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

# حلال غذا اور قبولیت دعا

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ لکھتے ہیں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ خود پاک ہیں، اور پاک ہی مال قبول فرماتے ہیں، مسلمانوں کو اُسی چیز کا حکم دیا جس کا اپنے رسولوں کو حکم فرمایا؛ چنانچہ کلامِ پاک میں ارشاد ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلرُّسُلُ كُلُوا۟ مِنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَٱعْمَلُوا۟ صَٰلِحًا ۖ إِنِّى بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

اے رسولو! پاک چیزوں کو کھاؤ اور نیک عمل کرو، مَیں تمہارے اعمال سے باخبر ہوں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ

اے ایمان والو! ہمارے دیے ہوئے پاک رزق میں سے کھاؤ۔

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ لمبے لمبے سفر کرتا (اور مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے) اور اس کے ساتھ ہی بکھرے ہوئے بالوں والا، غبار آلود کپڑوں والا (یعنی پریشان حال) دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے: اے اللہ! اے اللہ! لیکن کھانا بھی اُس کا حرام ہے، پینا بھی حرام ہے، لباس بھی حرام ہے، ہمیشہ حرام ہی کھایا، تو اُس کی دعا کہاں قبول ہوسکتی ہے؟ (جمع الفوائد، کتاب البیوع، ۲/۵۳۲)

**فائدہ:** لوگوں کو ہمیشہ سوچ رہتا ہے کہ مسلمانوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں؛ لیکن حالات کا اندازہ اس حدیث شریف سے کیا جاسکتا ہے، اگرچہ اللہ جلّ شانہٗ اپنے فضل سے کبھی کافر کی بھی دعا قبول فرمالیتے ہیں، چہ جائیکہ فاسق کی؛ لیکن مُتّقی کی دُعا اصل چیز ہے؛ اسی لئے مُتّقیوں سے دعا کی تمنا کی جاتی ہے، جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول ہوں، اُن کو بہت ضروری ہے کہ حرام مال سے احتراز کریں، اور ایسا کون ہے جو یہ چاہتا ہے کہ میری دعا مقبول نہ ہو؟

(فضائل اعمال، حکایات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چوتھا باب)

# حلال غذا کی اہمیت، قرآن، سنت، اقوال صحابہ اور اقوال اکابر کی روشنی میں!

## أهمية أكل الحلال في ضوء الكتاب و السنة و أقوال السلف

## The Importance of Halal Food in the light of Qur'an, Sunnah, Sayings of Companions and sayings of Akaabir!

یہ حلال فوڈ کے حوالے سے تفصیلی کورس ہے، اس کورس میں حلال کے حوالے سے اہم بنیادی احکامات اور مسائل بتائے جائیں گے، اس میں ہمارے سامنے مختلف موضوعات ہوں گے، جیسے:

☆ ذبیحہ کے احکام( أحکام الذبح)

Commands of Slaughtering

☆ الکحل سے متعلق مسائل (أحکام الالکوحل)

Commands regarding Alcohol

☆ شراب سے متعلق مسائل(أحکام الخمر)

Commands regarding Wine

☆ مختلف پروڈکٹس کے اجزاء ترکیبی سے متعلق مسائل:(احکام مکونات المواد الغذائية)

Commands regarding Ingredients of different products

☆ مشکوک اجزاء ترکیبی کے مسائل(أحکام المکونات المشبوهة)

Commands regarding Doubtful Ingredients

☆ ان موضوعات کے متعلق شرعی مسائل(الأحکام الشرعية المتعلقة بهذه العناوين)

Commands of Shari'ah according to these topics

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ۔ (البقرة: 168)

ترجمہ: اے لوگو! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ، اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، یقین جانو وہ تمہارے لیے ایک کھلا دشمن ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے ساری انسانیت کو مخاطب کرتے ہوئے حلال کھانے کا حکم دیا ہے، معلوم ہوا کہ حلال تمام انسانوں کے لیے ضروری ہے۔ایک سوال ذہن میں آسکتا ہے کہ غیر مسلم فروعی احکام کا مکلف نہیں ہوتا، کیونکہ اس کے پاس ایمان نہیں، پھر یہاں حکم دینے کی کیا وجہ ہے؟ اس کے لئے آیت کا شان نزول (Majesty of arrival of Quranic Verses) جاننا ضروری ہے۔

## پہلی وجہ

یہ آیت مشرکین کے قبائل میں سے قبیلہ ثقیف، بنو خزاعہ، بنو عامر بن صعصعہ، اور بنو مدلج کے متعلق نازل ہوئی، انہوں نے حلال اشیاء کو خود پر حرام کر لیا تھا، اور کچھ جانوروں کی حلت و حرمت کو خود ہی مقرر کر لیا تھا، جس کا ذکر سورہ مائدہ میں اللہ نے کیا ہے: مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِن بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۙ وَلٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ۔ (المائدہ: 105) یہاں چار جانوروں کا ذکر ہے جن کو اپنے اوپر ان قبائل نے حرام کیا تھا، حرمت کی شرعاً کوئی وجہ نہ تھی، اس لیے اللہ نے قرآن میں مخاطب کیا کہ جو حلال چیزیں اللہ نے بنائی ہیں، انہیں کھاؤ۔

## دوسری وجہ

مشرکین کا دعوی تھا کہ ہم ملت ابراہیمی کی پیروی کرتے ہیں، تو اللہ نے ملت ابراہیمی کے پیروکاروں کو مخاطب کیا کہ اس ملت کا تقاضا یہ ہے کہ حلال کو اختیار کرو۔

☆ قرآن نے اس طرح مختلف مقامات پر مختلف اشخاص، افراد اور اقوام کو خاص خطاب بھی کیا ہے۔

☆ قرآن مکمل حضور اکرم ﷺ پر نازل ہوا، لیکن بعض مقامات پر خصوصی خطاب کرنا حضور ﷺ کا اعزاز بھی تھا اور حضور ﷺ کے توسط سے امت کو بتلانا بھی مقصود تھا، چنانچہ قرآن میں يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ سے خطاب 13 جگہ آیا ہے۔

☆ مشرکین کی خیر خواہی کیلئے یا أيها النَّاس کے ذریعے 20 جگہ خطاب کیا گیا ہے۔
☆ ایمان والوں کیلئے پورا قرآن نازل ہوا، کہ اس سے ہدایت حاصل کریں اور نصیحت پکڑیں، لیکن خاص خطاب یا أيها الَّذين آمنوا سے 89 جگہ کیا گیا ہے۔
☆ اہل کتاب سے مختلف اسلوب سے خطاب کیا گیا ہے، صرف یا أهل الكتاب سے 6 جگہ، اور قل یا أهل الكتاب سے بھی 6 جگہ خطاب کیا گیا ہے۔ قل یا أيها الذين هادوا. یا أيها الذين أوتوا الكتاب اور یا أيها الذين كفروا بھی ایک ایک جگہ خطاب کیلئے استعمال کیا ہے۔

مذکورہ بالا آیت میں یا ایھا الناس کا خطاب مشرکین کو خصوصی شامل ہے، اور انسانوں کا خطاب ہے تو مسلمان اور غیر مسلم سب ہی شامل ہیں، سورہ بقرہ کی اسی آیت کے بعد آئندہ آیات میں حلال کھانے کا حکم مسلمانوں کو الگ سے بھی دیا گیا ہے۔
(مستفاد: فقہیات حلال، مؤلفہ مفتی سفیان بلند)

## حلال کا فلسفہ کیا ہے؟ حلال کیوں ضروری ہے؟

## ما هي فلسفة وراء أكل الحلال؟

## What is the Philosophy of Halal? Why is Halal necessary?

جب اللہ نے انسانیت کو وجود بخشا تو فرشتوں نے سوال کیا:

قَالُوٓا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ

ترجمہ: کیا آپ ایسی مخلوق کو بنا رہے ہیں جو زمین میں فساد مچائیں گے اور خونریزی کریں گے۔

تو اللہ نے فرمایا:

إِنِّيٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (البقرة:30)

ترجمہ: میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

انسان امن کا ذریعہ کیسے بنے گا؟ یہ اللہ جانتا ہے۔

اللہ کی مخلوق جب اللہ کے بنائے ہوئے قوانین پر چلے گی تو امن (peace) کا ذریعہ بنے گی، فساد (riot) کا نہیں، کیونکہ فساد شیطانی عمل ہے، من خطوات الشيطان ہے۔ آیت میں اللہ نے فلسفہ حلال کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَٰلًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَٰتِ الشَّيْطَٰنِ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ۔ شیطان کے راستے پر نہ چلنا، کیونکہ شیطان

کاراستہ فساد، خونریزی، بدامنی کاراستہ ہے، گویا حلال کی ضرورت انسانیت کو اس لیے ہے کہ اگر انسان حلال کو اختیار کرے گا، کھانے پینے اوڑھنے میں، تو اس سے خیر وجود میں آئے گی، اور امن کاذریعہ بنے گا۔

غیروں کی ایک سوچ یہ ہے کہ حلال فوڈ کی طلب (demand) مسلمان کرتا ہے اور العیاذ باللہ مسلمان کو وہ دہشت گرد (terrorist) قرار دیتے ہیں۔ان کا یہ زعم باطل ہے کہ حلال کی طلب سے دہشت گردی بڑھتی ہے۔ہم یہ کہتے ہیں کہ مسلمان حلال فوڈ کو طلب کرتا ہے، حالانکہ تمام انسانیت کو اکل حلال کا حکم ہے، کیونکہ حلال سے امن وجود میں آتا ہے، جب معاشرے میں حلال غذا کو فروغ ملے گا تو امن پھیلے گا اور سب کو خیر پہنچے گی، لہٰذا فرشتوں نے جو انسان کے فساد مچانے کے متعلق پوچھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میری مخلوق ایسے اعمال کرے گی جو امن کا ذریعہ بنیں گے، یہی فلسفہ حلال ہے۔

أكل الحلال يسبب دفع الفساد والبغي ونشر الأمن والسلامة في العالم.وهذه هي الغاية المخفية وراء أكل الطيبات.فالطيب ينتج الطيب و الخبيث ينتج الخبيث

اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی انسان کے بدن میں گندا خون ہو تو پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں، اسی طرح اگر خوراک حرام ہو تو انسان فساد کا ذریعہ بنتا ہے، خون کے گندا ہونے سے جسم پر پھوڑے نکلتے ہیں، اور خوراک کے گندا ہونے سے اعمال خراب ہوتے ہیں۔اس لیے حلال غذا انتہائی اہم ہے۔حثت الشريعة الإسلامية على أكل الحلال لأن طيب المطعم والمشرب له أثر عظيم في تزكية النفس وإشراقها وصفاء القلب و إستنارته وقوة بصيرته ،فضلا عن قبول العبادة والدعاء

## حلال کے متعلق امت کی رہنمائی کیلئے احادیث نبویہ

## الأحاديث المتعلقة بأكل الحلال

## Hadith of the Prophet ﷺ regarding Halal for the guidance of Ummah

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ تمام کمی اور عیب سے پاک ہیں، اور اپنی بارگاہ میں وہی چیز قبول کرتے ہیں جو صدقات اور اعمال میں سے جو شرعی عیوب اور فساد سے پاک ہو، یاد رکھو کہ اللہ نے جس چیز

(حلال مال کھانے اور اچھے کام کرنے) کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے، اسی کا مومنین کو بھی دیا ہے، چنانچہ اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا (المؤمنون: 51)

ترجمہ: اے رسولوں کی جماعت حلال روزی کھاؤ اور اچھے اعمال کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ حلال کھانے سے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کا حال مثال کے طور پر بیان فرمایا کہ ایک آدمی ایسا ہے جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے، پراگندہ بال ہیں، غبار آلود ہے، اور وہ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتا ہے (یہ کیفیت اس آدمی کی ہے جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، حضور اکرم ﷺ نے پس منظر بیان فرمایا) اور وہ کہتا ہے: یارب یارب، ومطعمُهُ حَرَامٌ، و مشربُه حرام، وملبسُه حرام، وَغُذِيَ بالحرام، فَأَنّٰى يُسْتَجَاب۔۔۔ وہ کہتا ہے: اے میرے رب اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام، اس کی پرورش حرام غذا سے ہوئی، تو کیسے دعائیں قبول کی جائیں۔

اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے ایک خوبصورت اشارہ فرمایا۔

**مطعمه حرام و مشربه حرام:** یعنی آدمی کا داخلی استعمال (Internal use) جو اس کے اندر جارہا ہے وہ حرام ہے، لہٰذا حرام غذا سے بچنا۔

**ملبسه حرام:** (External use) یعنی خارجی استعمال بھی حرام، لہٰذا لباس، (Clothing) سنگھار/زیب وزینت (Cosmetics) میں بھی حرام سے بچنا، بدن پر کوئی حرام شے لگانا جائز نہیں۔

**و غذي بالحرام:** (Environment) یعنی ارد گرد کا ماحول، کاروبار (Business) بھی حرام۔

تو اس آدمی کی دعائیں بھی قبول نہیں، گویا حضور اکرم ﷺ حلال معاشرہ قائم کرنا چاہتے تھے اور آپ اسی لیے تشریف لائے۔

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لا يدخل الجنة جسد غذي بالحرام یعنی وہ بدن جس کی نشو نما حرام سے ہوئی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

# حلال سے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال

## أقوال الصحابة رضى الله عنهم عن أكل الحلال

## Sayings of the Companions RaziAllahu Anhum regarding Halal

☆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

اے لوگوں! تم نے اپنے غلاموں کے ذمے لگایا ہے کہ وہ مال کما کر تمہیں دیں، ان کی کمائی کا خیال رکھا کرو، اگر وہ حلال ہو تو کھالو ورنہ چھوڑ دو۔ کیونکہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو گوشت حرام سے پرورش پائے وہ جنت میں نہ جاسکے گا۔

یعنی اپنے اطراف کو بھی ٹھیک کرنا ہے، اپنے بچوں، تعلق والوں، بڑوں، چھوٹوں کو حلال کی اہمیت بتانی ہے اور ہر چیز میں حلال کا خیال رکھنے کو کہنا ہے، ورنہ اللہ کی پکڑ آجائے گی۔

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

سمجھنے کی کوشش کرو، اللہ تمہیں سمجھائے گا، اور بچنے کی کوشش کرو اللہ تمہیں بچائے گا، کیونکہ اللہ نے وہ اعمال بھی بیان کر دیے ہیں، جن کی وجہ سے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، اور وہ اعمال بھی بیان کر دیے ہیں جن کی وجہ سے نجات پانے والوں کو نجات ملی، اللہ نے اپنی کتاب میں حلال اور حرام اپنے پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام کام بیان کر دیے ہیں، اور میں تمہارے بارے میں اور اپنے بارے میں کوئی کوتاہی نہ کروں گا، اور اللہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے، اور برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی سے ملتی ہے۔ (حیاۃ الصحابہؓ)

# حلال سے متعلق اکابر کے اقوال

## أقوال السلف عن أكل الحلال

## Sayings of Akaabir Rahimahumullah regarding Halal

☆ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ (21ھ-110ھ) فرماتے ہیں: متقی کا تقویٰ اس وقت تک برقرار نہیں رہ سکتا جب تک وہ حرام کے ڈر سے بہت سی حلال چیزوں کو بھی ترک نہ کر دے۔ (الدر المنضود: 58/1)

یعنی جن چیزوں میں اشتباہ (doubt) اور شک ہو اس سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔

☆ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ (96ھ-161ھ) فرماتے ہیں: جو شخص حرام مال سے صدقہ دیتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ناپاک کپڑے کو پیشاب سے دھوئے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (118ھ-181ھ) جو امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد خاص ہیں فرماتے ہیں: شبہ کی وجہ سے ایک درہم واپس کرنا مجھے ایک لاکھ ایک سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (فقہیات حلال)

☆ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أدركت مشائخنا من اهل العلم يكرهون الفتيا أن يقولوا : هذا حلال وهذا حرام إلا ما كان فى كتاب الله عزوجل بيناً بلا تفسير (الام: 317/7) میں نے اپنے مشائخ کو پایا کہ وہ فتویٰ دینے میں ان الفاظ کو پسند نہیں کرتے تھے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے جب تک کہ اللہ کی کتاب میں واضح طور پر وہ بات نہ ہو۔

☆ حضرت یوسف بن اسباط رحمہ اللہ (المتوفی 195ھ) فرماتے ہیں: جب کوئی جوان آدمی عبادت گزار بن جاتا ہے اور اس کا کھانا پینا ناجائز طریقے سے ہوتا ہے، تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ اسے چھوڑ دو یہ اپنے نفس کو عبادت میں تھکاتا رہے، اس کی عبادت حرام کو استعمال کرتے ہوئے فائدہ نہ دے گی۔ (فضائل تجارت)

☆ قال ابن حجر الهيثمي رحمه الله ومن المشاهدة أن بعض النواحي يكثر فيها الصالحون و المتقون ،وبعضها يقلون فيه ،ولقد استقرينا سبب ذلك فلم نجده غير أكل الحلال،أو قلة تعاطي الشبهات: فكل ناحية كثر الحل في قوت أهلها كثر الصالحون فيها ،وعكسه بعكسه

☆ قال عبد الحميد ابن باديس رحمه الله فى تقديم الأكل من الطيبات على العمل الصالح تنبيه على أنه هو الذي يثمرها:لأن الغذاء الطيب يصلح عليه القلب والبدن: فتصلح الأعمال،كما أن الغذاء الخبيث يفسد به العقل و البدن: فتفسد الأعمال

تو یہ وہ اہم ارشادات ہیں جن کی وجہ سے ہم اپنے اندر حلال کی فکر کو پیدا کریں، اور حرام سے اجتناب کا اہتمام کریں۔

# حلال کا دائرہ

## Circle of Halal

حلال کا دائرہ بہت وسیع ہے، اسلام نے بہت ساری چیزوں کے متعلق تنبیہ (warning) کی ہے، چنانچہ مندرجہ ذیل دائرہ کار میں توجہ ضروری ہے:

۱) مطاعم (کھانا پینا) Food & Beverages

۲) مکاسب (کمائی) Jobs & Business

۳) مناکح (نکاح اور رشتے) Marriage & Relationships

۴) ملابس (کپڑے) Clothing

۵) اعمال (فرائض و حقوق) Good Deeds

آج کی حلال انڈسٹری بہت وسیع ہے، اس میں حلال غذا (Halal Food)، حلال ادویہ (Halal Medicines)، حلال زیب وزینت کا سامان (Halal Cosmetics)، مختلف قسم کے ٹولز (Tools) اور مشینری کے معیارات (Standards of machinery)، نقل و حمل کے ذرائع (Transportation & Logistics)، وغیرہ بھی شامل ہیں، ان کے متعلق شریعت کے احکامات بھی بیان کیے جاتے ہیں۔

مع تقدم الزمان و تطور الصناعات وتوسعها لإنتشار المنتجات الإستهلاكية اللتي لم يراع فيها الضوابط والمعايير الشرعية لإنتاج الحلال سواء كانت غذائية أو دوائية حتي مستحضرات التجميل.فلا بد من الإهتمام بمسائل صناعة الحلال ليحصل بذلك تمييز الطيب من الخبيث و الحلال من الحرام

یہاں ہم ماکولات اور مشروبات (Food and Beverages) کے متعلق گفتگو کریں گے۔

آیت يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا سے معلوم ہوا کہ روئے زمین میں تمام چیزیں حلال ہیں، اس آیت سے ایک شرعی اصول مستنبط کیا گیا ہے: الأصلُ في الأشياء الإباحة کہ اشیاء کی اصل اباحت ہے۔

دنیا میں جتنی چیزیں آرہی ہیں ان سب کا مدار چار چیزوں میں سمٹ جاتا ہے، یہ چار بنیادی اجزائے ترکیبی (basic ingredients) ہیں، کوئی بھی چیز ان چار میں سے کسی ایک یا دو سے مل کر بن رہی ہوگی۔ وہ چار چیزیں مندرجہ ذیل ہیں:

☆ حیوانات (Animal based)

☆ نباتات (Plant based)

☆ معدنیات (Mineral based)

☆ مصنوعی اجزاء (Synthetic)

قرآن کی آیت سے اصول پتہ چلتا ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے، لیکن قرآن کی دوسری آیت سے پتہ چلتا ہے کہ گوشت میں اصل حرمت ہے، فقہ کا اصول ہے کہ الاصل في اللحوم الحرمة. یہ اصول سورہ مائدہ کی آیت 3 سے مستنبط کیا گیا ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ

## گوشت حلال ہونے کی دو شرائط ہیں

## لحلّ اللحم شرطان

## There are two terms for meat to be Halal

❶ جانور حلال ہو۔

أن يكون الحيوان حلالا

The animal should be Halal

❷ جانور شرعی طریقہ پر ذبح ہوا ہو۔

أن يذبح الحيوان وفق ما بينت الشريعة الإسلامية

The method of slaughtering an animal should be Halal and according to Shari'ah

اعتني الإسلام بما يحل من الحيوانات عناية كبيرة بكيفية ذبحها و تذكيتها، حتي تكون حلالا طيبا: فاشترط لذلك شروطا، ومن ذلك أن يكون المذكي مسلما أو كتابيا. ومنها اشتراطه التسمية علي الذبح. ومنها اشتراطه انهار الدم. ومنها الإحسان إلي الذبيحة وإراحتها عند الذبح

بقیہ تین چیزوں میں اصل اباحت ہے دو شرائط کے ساتھ۔

ا۔ سکر (intoxicated) نہ ہوں، یعنی ان میں نشہ (intoxication) نہ پایا جائے۔

۲۔ مضر (harmful) نہ ہوں، یعنی ان میں ضرر (harmfulness) نہ پایا جائے۔
اگر بقیہ تین اجزاء ترکیبی مسکر یا مضر ہوں تو استعمال کی اجازت نہیں۔

قال النبي صلى الله عليه و سلم كل خمر مسكر وكل مسكر حرام

ایک اہم بات One important thing

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں بھیجا ہے، اور اس کی ضروریات کا بھی خیال رکھا ہے، ان ضرورتوں کا تقاضا یہ ہے کہ انسان ان کی تکمیل میں اللہ کے احکامات سامنے رکھے، اور خواہشات نفسانی (impassions) سے بچتے ہوئے زندگی گزارے، اس لیے شریعت نے ضرورت کے درجے میں قیامت تک آنے والے ہر انسان کی ضرورت پوری کرنے والی ہر چیز کو حلال قرار دیا ہے۔

آج کل ایک مغالطہ (misconception) ہے کہ جو چیز انسان اپنی آنکھ سے دیکھ لے اور سمجھ لے وہ حلال ہے اور جس کو غلط سمجھے اسے چھوڑ دے، حالانکہ ایک اصول ہے کہ حلال اور حرام کا منصب اللہ کے ہاتھ میں ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی شارع ہے، اور حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی شارح ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چیزیں ارشاد فرماتے ہیں، حضور اکرم ﷺ بھی وہی بیان فرماتے ہیں، قرآن میں ارشاد ہے: وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ (الاعراف: 157) آپ نے امت کیلئے طیبات کو حلال قرار دیا اور خبائث کو حرام قرار دیا۔

## انسان کو علم تین ذرائع سے حاصل ہوتا ہے

## يتعلم الإنسان من ثلاثة طرق

## Human being acquires knowledge from three sources

❶ حواس خمسہ (five senses)

سونگھنے (smell)، دیکھنے (see)، سننے (listen)، چکھنے (taste) اور چھونے (touch) کی طاقت کے ذریعے۔

یہ حواس انسانوں اور جانوروں میں برابر ہیں، یہ علم محدود ہے۔

❷ اس کے اوپر ایک اور حس عقل (wisdom) کی ہے، جو اشرف المخلوقات ہونے کی بنا پر اللہ نے انسان کو دی ہے، لہٰذا انسان تمیز کرتا ہے اور عقل کرتا ہے۔

❸ پھر وحی (Revelation) ہے، جہاں انسان کی عقل ختم ہوتی ہے وہاں سے وحی کا علم شروع ہوتا ہے۔

لہذا حلال حرام سمجھنے کیلئے انسان کے حواس اور عقل کافی نہیں بلکہ شریعت ضروری ہے۔

یہ ایک مکمل اجمالی خاکہ (overview) ہے کہ حلال کے متعلق پڑھنے کے دوران ہم کس چیز کو سامنے رکھیں۔

کچھ سائنسی چیزیں مختصرا ضمنی طور پر بیان کر دی جائیں گی، اصل ہمارا موضوع شرعی اصول و ضوابط اور مسائل سے متعلق ہے۔

## تمرین ①

خالی جگہ مناسب الفاظ سے مکمل کریں۔

① تمام انسانیت کے لیے حلال غذا کا حکم ____ سے ثابت ہے۔
② نبی اکرم ﷺ ____ معاشرہ قائم کرنا چاہتے تھے۔
③ ____ روح کی تباہی اور خرابی کا سبب ہے۔
④ اشیاء میں اصل ____ ہے اور گوشت میں اصل ____ ہے۔
⑤ گوشت کے علاوہ بقیہ تین اجزائے ترکیبی کے حلال ہونے کی دو شرائط ہیں: ____، ____۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① مشرکین مکہ کا دعوی تھا کہ ہم دین مسیح کی پیروی کرنے والے ہیں۔
② حلال غذا کو اچھے اخلاق بنانے اور نیک عمل کرنے میں بہت اہم دخل ہے۔
③ مشتبہ چیزوں سے بچنا امر مہم ہے۔
④ شریعت کا ضابطہ ہے کہ تمام چیزیں حلال ہیں۔
⑤ دعا کی عدم قبولیت میں حرام غذا کا بہت اہم دخل ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

① حلال کا فلسفہ کیا ہے؟
② حلال کی اہمیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں۔
③ حلال کے دائرے کون کون سے ہیں؟
④ پہلا سبق سن کر آپ نے کیا ارادہ اور عزم کیا؟

## حلت وحرمت کا اہم بیان

### مبادئ الحلال اثنان

Two important principles of Halal

① تحلیل وتحریم کا اختیار صرف رب العالمین کو حاصل ہے۔

سلطة الحلال والحرام بين يدي الله

Only the Lord of the worlds has the authority to Permit and Prohibit.

② اشیاء میں اصل اباحت ہے(سوائے فروج اور لحوم کے)۔

الاصل فى الاشياء الاباحة (غير السوءات واللحوم )

Objects in general are Halal (except of vagina {female organ} and meat).

بنیادی اجزائے ترکیبی چار اشیاء سے بنے ہیں:

Basic ingredients are made up of four components

الحیوانات/حیوانات / Animal Based

النباتات/نباتات/Agro/ Plant Based

المعدنیات/معدنیات / Mineral Based

الأجزاء المصنوعية/مصنوعی اجزاء/Synthetic

آج کے سبق میں ہم دواہم اصول پڑھیں گے۔

☆پہلا اصول : The first principle

شریعت جس چیز کو امت کے لئے، انسانیت کے لئے حلال قرار دے گی، اس کو حلال کہا جائے گا، حلال اور حرام قرار دینے کا منصب (position/post) صرف رب العالمین کا ہے، اس منصب میں کسی عقل (wisdom) اور رائے (opinion) کو دخل نہیں ہے، یہ حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے، حلال کے باب میں یہ پہلا اصول ہے۔ یہ بات ہم پڑھ چکے ہیں کہ

اللہ رب العزت پوری انسانیت کے خالق اور مالک ہیں۔ گویا کہ شارع (Ultimate Law maker) اللہ رب العزت کی ذات ہے اور انبیاء علیہم السلام شارح (Interpreter) ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی ہدایات کی شرح (explain) کرنے والے ہیں۔

## اپنی عقل سے کسی امر کو حلال اور حرام قرار دینے پر وعید

## الوعیْد علی أمر الحلال والحرام بالفکر الذاتی

## Warning for making something Halal and Haram with own Wisdom

☆ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (المائدۃ:87)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حدود (boundaries) سے آگے نہ نکلو بلاشبہ اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

کسی بھی امر کو حلال اور حرام کرنے کا اختیار (authority) صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

☆ ایک اور جگہ یہی بات قرآن کریم میں ارشاد فرمائی گئی:

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ

(النحل:116)

ترجمہ: جن چیزوں کے بارے میں محض تمہارا زبانی جھوٹا دعویٰ ہے ان کی نسبت یوں مت کہو کہ فلاں چیز حلال ہے اور فلاں چیز حرام، جس کا حاصل یہ ہوگا کہ تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت (slander) لگاؤ گے۔

گویا کہ اپنی طرف سے کسی چیز کو حلال اور حرام قرار دینا اللہ تعالیٰ کے اوپر افترا (slander) باندھنے کے مترادف (same as) ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (الانعام:140)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ بڑے خسارے میں ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو کسی علمی وجہ کے بغیر محض حماقت سے قتل کیا، اور اللہ تعالی نے جو رزق ان کو دیا تھا اس کو اللہ تعالی پر بہتان باندھ کر حرام کر لیا، وہ بری طرح گمراہ ہو گئے اور وہ کبھی ہدایت پر نہیں تھے۔

یہ ارشادات اس بات پر رہنمائی کر رہے ہیں کہ حلال اور حرام قرار دینے کا بندے کو قطعاً اختیار نہیں ہے۔

☆ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے یہود کے احبار اور رہبان ( Jewish Rabbi) کی عبادت کرنے کی یہی توجیہ اور وجہ (reason) ذکر فرمائی کہ ان کے احبار اور رہبان مختلف چیزوں کو بغیر دلیل شرعی کے حلال اور حرام قرار دیتے تھے اور لوگ اس کی بلا تحقیق (without investigation) پیروی (follow) کرتے تھے، چنانچہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں جب اسلام لے کر آیا اور خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو حضور اکرم ﷺ یہ آیت پڑھ رہے تھے:

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ (التوبة: 31)

کہ یہودیوں اور نصرانیوں نے اللہ تعالی کے بجائے اپنے احبار یعنی یہودی علماء اور رہبان یعنی یہودی درویشوں کو خدا بنا دیا۔

فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ انہوں نے اپنے جو پیشوا ( religious leader) ہیں، ان کی عبادت تو نہیں کی یہاں تو یہ ذکر کیا گیا کہ انہوں نے رب بنالیا اور ان کی پیروی کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: جی! لیکن ان کے علماء نے ان پر حلال کو حرام کیا اور ان کے لیے حرام کو حلال کیا، اور ان یہودیوں اور نصرانیوں نے اس کا اتباع کیا اور یہی ان کی عبادت تھی۔

گویا کہ منصب خداوندی (کسی چیز کو حلال اور حرام قرار دینا) اگر کوئی اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور دوسرا اس غلط کی پیروی کرتا ہے تو گویا وہ اس کی بندگی میں لگ گیا۔

☆حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات بندہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے اس چیز کے کا حکم دیا ہے اور اس سے منع کیا ہے، تو اللہ تعالی اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: كَذَبْتَ (تو نے جھوٹ کہا) اور بعض اوقات بندہ یہ کہتا ہے کہ: اللہ تعالی

نے یہ چیز حرام کی ہے اور یہ چیز حلال کی ہے تو اللہ تعالی فرماتے ہیں: کَذَبْتَ (تو نے جھوٹ کہا)۔ (مجمع الزوائد: 1/182)

کسی چیز کے حلال اور حرام ہونے کا وہی ذات بتاسکتی ہے جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے اور وہ رب العالمین ہے۔

اسی وجہ سے سلف صالحین اس معاملے میں بہت احتیاط برتتے تھے کہ کسی حرام چیز کو حلال قرار دیں یا کسی حلال چیز کو حرام قرار دیں، چنانچہ بعض اسلاف کے متعلق منقول(written) ہے کہ ان آیات کی وجہ سے جو ذکر کی گئی ہیں، وہ اس بات سے ڈرتے تھے کہ کسی چیز کو حلال کہیں یا کسی چیز کو حرام کہیں۔

☆ علامہ قرطبیؒ نے امام اعمشؒ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؒ کو کبھی یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کے فلاں چیز حلال ہے یا فلاں چیز حرام ہے بلکہ وہ یوں کہتے تھے کہ پہلے لوگ اس چیز کو ناپسند کرتے تھے اور پہلے لوگ اس چیز کو پسند کرتے تھے۔

☆ ابن وہبؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ فرماتے تھے کہ پہلے لوگ فتوے میں یوں نہیں کہتے تھے کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ حرام ہے، بلکہ یوں کہا کرتے تھے کہ تم فلاں فلاں چیزوں سے بچو اور میں یہ یہ کام نہیں کرتا۔ (تفسیر قرطبی، سورۃ النحل: 116)

یہ ہمارے اکابر کی احتیاط تھی، چنانچہ اسی احتیاط کو سامنے رکھنا ضروری ہے، جب بھی حلال اور حرام کی گفتگو سامنے آئے تو اس میں احتیاط کی جائے۔

## کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے کے متعلق اعتقاد کے حوالے سے اصول

### مبادئ اعتقاد الحلال والحرام

### Principles regarding the belief in making something Halal or Haram

اشیاء کی اقسام حلال اور حرام کے اعتبار سے:

Types of things in terms of Halal and Haram

❶ حلال Halal

❷ حرام لعینہ

"Haram li-ainihi" (Prohibited because of its essence and harm it causes to an individual. Adultery, murder, theft).

③ حرام لغیرہ

"Haram li-gairihi" (Prohibited because of external reasons that are not fundamentally harmful but are associated to something that is prohibited).

ان کے متعلق اعتقاد کے حوالے سے اصولی بات (in principle) سمجھنا ضروری ہے۔

☆ ایک اصول کتاب السیر (122/5) میں نقل کیا ہے کہ: الأصل أن من أعتقد الحرام حلالا، فإن كان حراما لغيره كمال الغير لا يكفر، وإن كان لعينه، فإن كان دليله قطعيا كفر، وإلا فلا.

☆ اسی طرح البحر الرائق (207/1) میں علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں: من اعتقد الحرام حلالا، أو على القلب يكفر، إذا كان حراما لعينه، وتثبت حرمته بدليل مقطوع به، أما إذا كان حراما لغيره بدليل مقطوع به، أو حراما لعينه بأخبار الآحاد يكفر، إذا اعتقده حلالا.

اور یہی مضمون علامہ شامیؒ نے بھی نقل کیا ہے۔

ان اصولوں کا خلاصہ (summary) یہ ہے اگر کوئی کسی حرام کو حلال کہتا ہے تو اگر وہ اپنے عقیدے میں بھی اس کو حلال سمجھتا ہو اور وہ حرام لعینہ ہو، اس کی حرمت دلیل قطعی (definite evidence) سے ثابت ہو، تو وہ آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ حرام دلیل قطعی سے ثابت نہ ہو، جیسے مچھلی کے علاوہ دیگر سمندری مخلوقات (sea creatures) ہیں، یا کوئی چیز دلیل قطعی سے تو حرام ثابت ہو لیکن وہ حرام لعینہ نہ ہو، بلکہ حرام لغیرہ ہو، جیسے چوری کا مال (stolen property)، یا غصب کا مال ہو (the property of usurpation)، اگر ان کو کوئی حلال سمجھتا ہے تو کافر نہ ہو گا بلکہ گناہگار ہو گا، کیونکہ یہ حرام لغیرہ ہیں۔

اگر کوئی چیز حرام لعینہ ہے، مگر آدمی اس کا عقیدہ نہ رکھتا ہو بلکہ گمان ہو کہ شاید یہ حلال ہو، یا کسی حرام چیز کو اختیار کرتا ہے کاروبار کے فروغ (expansion) کے لیے، یا حرام کی حرمت سے وہ واقف ہی نہ ہو، یا کسی حکم کو اپنی سستی کاہلی اور لاعلمی کی وجہ سے اختیار کر رہا ہے اور وہ حرام ہے، یا اس نے اس کی حرمت کو بطور استہزاء (mockery) کے نہیں رکھا بلکہ اس نے اس

کو ہلکا سمجھا کہ ٹھیک ہے کرلیں گے تو کوئی حرج نہیں ہوگا، لیکن اس کے دل میں عقیدہ اس کے حلال ہونے کا نہیں ہے، تو اس صورت میں یہ آدمی کافر نہیں ہوگا۔

یہ ساری بات اس موضوع (topic) پر تھی کے منصب حلت و حرمت کہ اندر کسی چیز کو حلال اور حرام قرار دینے کا اختیار صرف اللہ رب العزت کو ہے اور کسی کو اختیار نہیں ہے، لہذا اس باب کے اندر ہم جب بھی حلال اور حرام کو دیکھیں گے کسی بھی چیز کے حوالے سے اور خاص کر ہم ابھی حلال غذا (Halal Food) کے بارے میں بات کر رہے ہیں، تو اس میں ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ اس چیز کے متعلق قرآن اور حدیث کیا کہہ رہے ہیں، اس کے بعد دیکھا جائے گا کہ سائنسی اعتبار سے اس کے متعلق کیا احکامات ہیں، کیا اس میں ضرر (harmfulness) یا سکر (intoxication) ہے؟ یہ تمام چیزیں بعد میں دیکھی جائیں گی، سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ قرآن اور حدیث میں اس کے متعلق کیا احکامات ہیں۔

## دوسرا اصول:

The second principle

اشیاء میں اصل اباحت ہے، یعنی روئے زمین (The earth) کی تمام چیزیں مباح الاصل (permissible in actual) ہیں دو شرطوں کے ساتھ:

① وہ چیز مسکر، نشہ آور (intoxicated) نہ ہو۔

② وہ چیز مضر، نقصان دہ (Harmful) نہ ہو۔

ان دو شرطوں کے ساتھ روئے زمین کی ہر چیز حلال ہے۔

ان سے دو چیزیں مستثنیٰ (exception) ہیں جو آگے بیان کی جائیں گی۔

مندرجہ بالا اصول روئے زمین کی تمام چیزیں مباح الاصل ہیں، اس کا علم ہمیں قرآن کریم کی آیت مذکورہ سے ہوا: هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (البقرۃ:29) وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی ساری چیزوں کو بنایا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے، اور اسی سے مفسرین اور فقہاء نے اصول نکالا ہے کہ دلیل قطعی اس بات کے اوپر ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے۔

☆ دوسری جگہ اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ۔ (الاعراف:32)

ترجمہ: آپ پوچھ لیں کہ جو زینت اور آرائش (adornment and decoration) اور کھانے پینے کی پاک چیزیں (clean food and drink) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا، آپ کہہ دیجئے کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے دن خاص انہی کا حصہ ہوں گی ،اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں سمجھنے والوں کے لئے کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے بھی ہمیں یہ پتہ چلا کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے۔

☆ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی منقول ہے:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کچھ چیزوں کو حلال قرار دیا ہے، کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق خاموشی اختیار کی، تو وہ چیزیں ایسی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے درگزر سے کام لیا ہے اور ان کو گویا اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دے دیا ہے، چنانچہ جن چیزوں کے بارے میں قرآن وحدیث خاموش ہیں، ان کو شریعت میں مباح (permissible) کہا گیا ہے، اور اس قاعدے کی رو سے ان سب چیزوں سے استفادہ (benefit) کرنا دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ نے اس پر امت کا اجماع (Consenus or agreement of Islamic scholars on a point of Islamic law) بھی نقل کیا ہے کہ جس چیز میں دلیل حرمت نہ آئی ہو وہ چیز حرام نہیں قرار دی جائے گی۔

اس قاعدے سے دو چیزیں مستثنیٰ ہیں، کہ ان میں اصل حرام ہے، جب تک دلیل حلت (definite evidence) قائم نہ ہو جائے۔

① لحوم (گوشت)(Meat)

② ابضاع (رشتے ناطے)(Relationships)

اصول ہے کہ رشتے ناطوں کے اندر اصل حرمت ہے، جب تک دلیل حلت قائم نہ ہو جائے، نکاح کے بعد آدمی کو عورت پر اختیارات مل جاتے ہیں، اس پر ملکیت حاصل ہو جاتی ہے، اس کے لیے وہ عورت ازدواجی تعلق (Marital relationship) کے لیے حلال

ہے، اس کو فقہاء نے اس لئے بھی ذکر کیا ہے کہ ایک آزاد عورت کسی کی مملوکہ ملکیت (private property) نہیں ہے، لہٰذا نکاح کے بعد خاوند کو اس پر اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔

دوسری چیز گوشت کے متعلق فرمائی کہ گوشت کے اندر اصل حرمت ہے، جب تک کہ دلیل حلت نہ آجائے۔

گوشت میں جو جانور حرام ہیں وہ تو حرام ہی رہیں گے، اگر ان کا شرعی ذبیحہ (Slaughtering of animals by Islamic laws) کیا گیا، (تفصیل آگے آئے گی) جس سے کہ ان کی چار رگیں (veins) کٹ گئیں، تو خنزیر (Pig/ Pork) کے علاوہ باقی جانوروں سے خارجی استعمال (External use) میں انتفاع (utilisation) جائز ہو جائے گا، کیونکہ ذبیحہ متحقق (verified) ہو گیا اور اگر وہ مردار (dead) ہو جائے تو انتفاع جائز نہیں ہے اور حلال جانوروں کا ذبح کے بعد خارجی (External) اور داخلی (Internal) استعمال جائز ہے۔ داخلی استعمال سے مراد کھانا پینا ہے، لہٰذا جب شرعی ذبیحہ متحقق ہوا تو دلیل حلت قائم ہو جائے گی، اور حلال کہلائے گا۔

## الأصل في الأبضاع واللحوم الحرمة

یہ اصول کن آیات سے مستنبط (elicited) ہے؟

گوشت کے متعلق سورہ مائدہ (آیت نمبر 3) میں مذکور ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ

یہاں اس آیت نے یہ بتادیا کہ یہ سارے حرام ہیں مگر وہ جو ذبح کیے ہوں، جہاں شرعی ذبیحہ متحقق ہو جائے، تو معلوم ہوا کہ اصل حرمت ہے مگر حلت کے لئے ذبح کی ضرورت پڑے گی۔

ابضاع (رشتے ناطے) کی دلیل سورہ نساء (آیت نمبر 23) ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَ رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

وَحَلَٰٓئِلُ أَبۡنَآئِكُمُ ٱلَّذِينَ مِنۡ أَصۡلَٰبِكُمۡ وَأَن تَجۡمَعُواْ بَيۡنَ ٱلۡأُخۡتَيۡنِ إِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورٗا رَّحِيمٗا

اشیاء میں اصل طہارت (purity) ہے جیسے اشیاء میں اصل اباحت ہے، لہذا جس طرح حرمت کے لیے دلیل کی ضرورت ہے، اسی طرح کسی چیز کے ناپاک ہونے کے لیے بھی دلیل کی ضرورت ہوگی، جب تک کسی چیز کے ناپاک (Impure) ہونے کی دلیل نہیں ہوگی تب تک اس چیز کو پاک سمجھا جائے گا۔

البتہ طہارت اور حلت کے درمیان کچھ فرق ہے۔

کوئی چیز اگر پاک ہے تو یہ ضروری نہیں کہ وہ کھانے میں بھی حلال ہو، کیونکہ پاک کا عام طور پر خارجی استعمال (External use) ہوتا ہے، اور حلال کا عام طور پر داخلی استعمال ( Internal use) ہوتا ہے، لہذا کسی چیز کا پاک ہونا اس چیز کو لازم نہیں ہے کہ وہ چیز حلال بھی ہو، جیسا کہ شیر کی کھال دباغت (tanning) سے پاک ہو جاتی ہے، لیکن شیر کی کھال کو کھانا جائز نہیں ہے، کیونکہ شیر ان جانوروں میں سے نہیں ہے جن کا گوشت کھایا جائے، اسی طرح وہ حشرات الارض (insects) جن میں خون (blood) ہی نہیں ہے یا خون ہے مگر بہنے والا نہیں ہے، تو یہ پاک تو ہیں ، اگر کسی پانی میں گر جاتے ہیں تو اس پانی سے وضو ہو جاتا ہے، غسل بھی ہو سکتا ہے، لیکن اس پانی کو پینا جس سے وہ کیڑے (insects) ہمارے پیٹ (stomach) میں چلے جائیں اس کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ یہ کیڑے خبیث (filthy) ہیں لہذا یہ حلال نہیں ہیں ان سے اجتناب (avoid) کرنا ضروری ہے۔

## ایک اجمالی خاکہ

A brief outline

زمین پر جتنی اشیاء کھانے پینے کی موجود ہیں، یہ چار چیزوں میں سے کسی ایک چیز سے بنی ہیں گویا کہ جتنے بھی اجزائے ترکیبی (ingredients) ہیں، ان کے جو بنیادی ماخذ ( source of origin) ہیں وہ چار ہی عناصر ہو سکتے ہیں پانچواں نہیں ہو سکتا:

① حیوانات

Animal based

② نباتات

Plant based

(۳)معدنیات

Mineral based

(۴)مصنوعی اجزا

Synthetic

جتنی بھی کھانے پینے کی اشیاء ہیں، وہ ان چار میں سے کسی ایک یا کسی دوسے بنی ہوں گی۔

اب اس اصول کو اشیاء میں اباحت والے اصول کے تناظر (perspective) میں سمجھ لیں، اور وہ یہ ہے کہ ہم نے حیوانات (animals) کے متعلق تو اصول پڑھ لیا کہ حیوانات میں اصل حرمت ہے جب تک دلیل حلت قائم نہ ہو جائے، لہٰذا ہم حیوان سے بنی ہوئی کسی بھی چیز کو اس وقت تک حلال نہیں کہیں گے جب تک دلیل حلت نہ مل جائے، گویا پہلا ماخذ (source) اور جزو ترکیبی (ingredient) کے باب میں اصل حرمت ہے اور حلال ہونے کے لیے دلیل حلت ملے گی، باقی تین اجزاء یعنی نباتات، (Plants)، معدنیات (Minerals) اور مصنوعی اجزاء (Synthetic) سے مل کر جو چیز بنے گی وہ جائز ہو گی، دو شرائط کے ساتھ: اول یہ کہ مسکر نشہ آور (Intoxicated) نہ ہو، دوم یہ کہ وہ مضر (Harmful) نہ ہو، اس اصول کو سامنے رکھتے ہوئے کسی بھی پیداوار (product) کے ماخذ (origin) کو پکڑ کر سمجھنا آسان ہو گا۔

ہمارے سامنے جب (E Numbers) کی لسٹ آتی ہے، اس کی تفصیل انٹرنیٹ پر موجود ہے، تو ہم اس میں دیکھیں گے، اس میں ہمیں چیزوں کو سمجھنا کافی حد تک ان شاء اللہ آسان ہو گا۔ کیونکہ ہم جو پڑھ رہے ہیں وہ شرعی احکام کے تناظر میں پڑھ رہے ہیں۔ ہم سائنسی چیزیں نہیں پڑھ رہے، ہمیں یہ پتہ ہونا چاہیے کہ شریعت کے اندر اس کا مقام کیا ہے؟ کیونکہ شریعت سے ہمیں یہ بات پتہ چلے گی کہ یہ حلال ہے یا حرام؟ اس چیز کو سمجھ لیں گے تو ان شاءاللہ باقی چیزوں کو سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

# تمرین ②

خالی جگہ مکمل کریں۔

① حلال اور حرام کا اختیار صرف ___ کو ہے گویا کہ وہ ___ ہیں۔
② سلف صالحین کسی بھی چیز کو ___ و ___ کہنے میں احتیاط کرتے تھے۔
③ جس چیز پر حرمت کی دلیل نہ آئی ہو اسے حرام قرار نہیں دیا جا سکتا، یہ قول ___ کا ہے۔
④ تمام چیزیں پاک شمار کی جائیں گی جب تک کہ ___ کی دلیل قائم نہ ہو۔
⑤ لحوم اور ابضاع میں اصل حرمت ہے جب تک کہ ___ کی دلیل نہ ہو۔
⑥ ___ کو حلال سمجھنے والا شخص گناہ گار ہے۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① انبیاء کرام علیہم السلام دین کی تشریح کرنے والے ہیں۔
② تمام جانور شرعی ذبیحہ کے بعد حلال سمجھے جائیں گے۔
③ انسان بعض دفعہ اپنی مرضی سے بھی حلال اور حرام کر سکتا ہے جب کہ اس میں نفع نقصان ظاہر ہو۔
④ ہر حلال چیز پاک ہے۔
⑤ ہر حرام کو حلال سمجھنے والا کافر ہے۔
⑥ شیر کی کھال کا دباغت کے بعد استعمال جائز ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بیان کریں۔

① قرآن کریم کی آیت مبارکہ کے ترجمہ کا مفہوم ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء اور پیشواؤں کی عبادت کی، اس کی وضاحت حدیث مبارکہ کے ذریعے کریں۔
② حلال و حرام کہنے میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کی احتیاط بیان کریں۔
③ حرام کی اقسام بیان کریں، نیز حرام کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھنے کے ذیل میں کیا اصولی بات بیان کی گئی ہے؟ تحریر کریں۔
④ شرعی ذبیحہ سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کی بھی وضاحت کریں کہ حلال اور حرام جانور کا ذبیحہ متحقق ہونے کی صورت میں جانور کا کونسا استعمال جائز ہے؟

## ضرورت کا بیان

## المبادئ المهمة للحلال

## Important principles of Halal

انسانی ضروریات، شریعت کے تابع ہیں۔

Human's needs are bound to the Shari'ah

شریعت نے فطری ضروریات کا خیال رکھا ہے۔

Natural needs have taken care by Shari'ah

ضرورت کے پانچ درجات ہیں :

There are five grades of need

اضطرار (impulsion)، حاجت (need)، منفعت (benefit)، زینت (decoration)، فضول (waste).

حلال میں استعمال ہونے والی اصطلاحات (terms) کی تعریف:

Defination of terms used in Halal Shari'ah

حلال (Halal) اور اس کی ضد حرام (Haraam)، طاہر (Taahir) اور اس کی ضد نجس (Najis)، طیب (Tayyib) اور اس کی ضد خبیث (Kabith/ Abominable)، مکروہ تحریمی (Makrooh e Tehreemi) Prohibited as per Shariah، مکروہ تنزیہی (Makrooh e Tanzeehi) "Disliked as per Shariah"، مشتبہ (suspected) اور مشبوہ (doubtful).

یہ حلال کا تیسرا سبق ہے، اس میں ایک اصول مذکور ہے اور وہ ضرورت کا اصول ہے، ضرورت کیا ہے اور ضرورت سے متعلق کچھ بنیادی اور موٹی موٹی باتیں بتائی جائیں گی۔

یہ واضح رہے کہ شریعت مطہرہ میں انسان کی فطری ضروریات کا خیال رکھا گیا ہے، انسان کی جو بھی ضرورت ہے شریعت نے اس کا ایک مقام رکھا ہے، اور اس کو شریعت نے پورا کرنے

کی کوشش کی ہے،اور اس میں شریعت مکمل طور پر ایک فطری سسٹم اور دستور (regulation) کو متعین (specified) کر چکی ہے جو کہ کامیابی کا سسٹم ہے۔

اور اس کے ساتھ شریعت نے انسان کو خواہشات سے روکا ہے، خواہشات میں لگ کر انسان پھر کسی چیز کی تمیز نہیں کرتا، لہٰذا شریعت کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ انسان کو خواہشات سے روکے۔ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (720ھ-790ھ) نے لکھا ہے کہ

وضع الشريعة على ان تكون أهواء النفوس تابعة لمقصود الشارع فيها.
(الموافقات، القسم الثانی: 516/1)

شریعت اس لئے وضع (create) کی گئی ہے کہ لوگوں کی نفسانی خواہشات (impassions) اس کے تابع ہو جائیں۔

چونکہ نفس انسان کے ساتھ ہے اور وہ مختلف جانب مائل (attract) کرتا ہے، تو شریعت یہ کوشش کرتی ہے کہ انسان کی ہر جگہ پر اصلاح ہوتی رہے۔ ایک اور جگہ علامہ شاطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: التكليف فإن اخراج للمكلف عن هوى نفسه۔ (الموافقات، القسم الثالث: 290/2) انسان کو مکلف (obligated) بنانے سے یہ مقصد ہے کہ اس کو نفس کی خواہشات سے نکالا جائے۔ نفس کی خواہشات میں لگنے کی وجہ سے انسان نفس کا غلام بن جاتا ہے اور خواہشات انسان کی انگنت (infinite) ہیں ختم نہیں ہو سکتیں، دنیا محدود (limited) ہے، دنیا کے وسائل محدود ہیں، دنیا میں رہنے کا دورانیہ (duration) محدود ہے، لیکن انسان کی خواہشات لامحدود (uncountable) ہیں، تو لامحدود چیز کو محدود چیزوں کے ساتھ پورا کرنا ممکن نہیں ہے، لہٰذا اللہ نے انسان کی لامحدود خواہشات پوری کرنے کی جو جگہ بنائی ہے وہ وہی جگہ ہے جو لامحدود ہے یعنی جنت (Heaven)، لہٰذا انسان کو اس چیز سے روکا گیا کہ وہ خواہشات کے مطابق زندگی گزارے بلکہ اس کو شریعت کا تابع بنایا کہ شریعت کے مطابق زندگی گزارے، جب خواہشات سے روکا گیا تو انسان کی ضروریات کا ادراک (awareness) کیا اور شریعت نے ایک اور مقام دیا وہ یہ کہ انسان کی ضروریات کو اس کی عبادت (worship) بنا دیا، چوبیس 24 گھنٹے کی زندگی میں جس وقت جو ضرورت پیش آ رہی ہے شریعت نے اس کو عبادت بنا دیا۔

## انسان کی عبادت کے دو بڑے شعبے ہیں:

## من أكبر شعب العبودية

There are two major fields of Human worship

① ایک انفرادی زندگی ہے یعنی انسان کی ذات سے متعلق

There is an individual life, that is related to the Human self

② ایک اجتماعی زندگی ہے لوگوں کے ساتھ رہن سہن سے متعلق

A collective life that is related to living with people

شریعت نے دونوں کو عبادت بنادیا۔

دین اسلام پانچ چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے

الدين مجموعة الأشياء الخمس

Islam is a combination of five things

① ایمانیات (Faith)

ایمانیات سے مراد انسان کا عقیدہ Belief ہے

② عبادات (Worship)

بدن سے نکلنے والے اعمال جیسے نماز روزہ زکوۃ حج وغیرہ عبادات کہلاتی ہیں۔

③ معاملات (Transactions/Matters)

لوگوں کے ساتھ لین دین (transaction) کرنے کو کہتے ہیں۔

④ معاشرت (Society)

لوگوں کے ساتھ حقوق (rights) کے لین دین کو کہتے ہیں۔

⑤ خلاقیات (Ethics)

لوگوں کے ساتھ رویہ (behaviour) کے لین دین کو کہتے ہیں۔

ایمانیات وعبادات انسان کی انفرادی زندگی ہے۔

الإيمانيات و العبادات هما الحياة الإنفرادية للإنسان

Beliefs and worships are the individual life of Human being

انسان معاشرہ میں رہتا ہے تو بقیہ تینوں شعبوں سے اس کا واسطہ پڑتا ہے، شریعت نے اس کو بھی عبادت قرار دیا بشرطیکہ اصولوں (principles) کے ساتھ ہو مثلاً: کاروبار کررہا ہے تو

امانت داری (honesty) کے ساتھ ہو، جھوٹ نہ ہو، دھوکہ نہ ہو، فراڈ نہ ہو، حرام نہ ہو، کسی کی حق تلفی نہ ہو، گھر، محلہ اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا ہے تو اس کی یہ زندگی خود عبادت بن جائے گی، یہ شریعت نے انسان کے اوپر احسان فرمایا۔

☆ایک روایت میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: أيما رجل كسب مالا من حلال فأطعم نفسه وكساها فمن دونه من خلق الله له زكاة۔(ابن حبان:4236،الترغیب: 1069) جو آدمی حلال مال کمائے، اور اس کو اپنی ذات پر لگائے کھانے میں، پہننے میں، تو یہ جو اس نے اپنے اوپر لگایا ہے اور اس کے بعد جو اللہ کی مخلوق پر لگایا صدقہ ہے۔

☆ ایک آدمی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایمان کے بعد افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نماز اور روٹی کھانا، وہ شخص بہت حیران ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر روٹی نہ ہوتی تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔ (الکسب للامام محمد، ص:62)

یعنی آدمی کی خوراک بھی عبادت ہے، اسی لئے فقہاء کرام نے ایک اصول لکھا ہے جسے علامہ شامی رحمہ اللہ (1783ء-1836ء) نے بھی ذکر کیا ہے کہ :يأثم بترك الأكل مع القدرة عليه حتى يموت۔(رد المحتار:389/6سعيد) انسان کا کھانے پر قدرت کے باوجود کھانے کو ترک کردینا اس طور پر کہ وہ بھوک کی وجہ سے مرجائے، یہ گناہ ہے، اسی طرح ایک جگہ پر لکھا ہے کہ الأكل فرض مقدار ما يدفع الهلاك عن نفسه. (رد المحتار:338/6سعید)انسان کا اتنی مقدار میں کھانا جس سے وہ اپنے آپ کو ہلاکت (destruction) سے بچاسکے فرض ہے۔

گویا انسان کی ضرورت کا شریعت نے ادراک کیا، اور اس ضرورت کو شریعت نے عبادت قرار دیا۔ اسی لیے جو بار بار کہا جاتا ہے کہ یہ دین، دین فطرت ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ اس میں ہر دور اور زمانہ کے اعتبار سے ہر قوم (nation)، قبیلے (tribes)، مزاج (temperament)، اور ماحول (environment)، کے اعتبار سے ساری چیزوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام ديناً(المائدة:3) آج ہم نے اس دین کو کامل کردیا اور ہم نے اپنی نعمت کو پورا کردیا، اور میں راضی ہوگیا تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے کے طور پر۔

## دین کیا ہے؟

What is Religion ?

دین کہتے ہیں 24 گھنٹے کے نظام زندگی (system of life) کو، صبح و شام کے دستور حیات (way of life) کو، اس میں انفرادی واجتماعی زندگی بھی شامل ہے، اس میں اللہ کے بندوں کے اور جانوروں کے حقوق بھی موجود ہیں، (جانوروں کے حقوق میں آگے جاکر بات آئے گی کہ کس طرح جانور کو ذبح کرنا ہے، اس کے احکامات کیا ہیں، مختلف قسم کے کھانے پینے کے احکامات مذکور ہوں گے، کونسا کھانا، کتنا کھانا ہے، کیسے نہیں کھانا، کونسا کھانا کھانے سے انسان کی صحت کو نقصان پہنچے گا، کونسے کھانے سے انسان کو فائدہ پہنچے گا)، جو چوبیس گھنٹے انسان زندگی گزار رہا ہے اس سب کا نام دین ہے۔

اب یہ سب کچھ اگر اللہ کے حکم کے مطابق کر رہا ہے تو پھر یہ انسان کامیاب ہے اور اس کی زندگی کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ دینداری والی زندگی ہے، اور جو اس کے بغیر زندگی گزار رہا ہے تو یہ کہا جائے گا کہ اس کی زندگی دین سے ہٹ کر ہے۔

اب تک ضرورت کے حوالے سے بات ہوئی کہ ضرورت کو بھی عبادت کا درجہ قرار دیا گیا ہے، ضرورت کا لفظ جب ہم سنتے ہیں تو ہمارے ذہن میں مختلف چیزیں آتی ہیں، شریعت نے اس کا بھی خیال رکھا ہے کہ بعض اوقات مختلف ضروریات (requirements)، حاجات (needs) اور اعذار (excuses) کی وجہ سے انسان کے لیے بعض ناجائز (illegal) اور حرام چیزوں کے استعمال کی بھی اجازت ہو جاتی ہے، کیونکہ بعض دفعہ انسان کے مختلف حالات اور مسائل ہوتے ہیں، اسی لیے فقہ کا اصول ہے: الضرورات تبیح المحظورات کہ ضرورت بعض ممنوع (forbidden) چیزوں کو بھی جائز قرار دیتی ہے، اس اصول کی بنیاد حضور اکرم ﷺ سے مروی یہ روایت ہے: لا ضرر ولا ضرار۔ (احمد وابن ماجة) نہ نقصان اٹھایا جائے گا، نہ نقصان پہنچایا جائے گا۔ اس حدیث کو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے، اور مختلف کتب حدیث کے اندر یہ روایت موجود ہے، یہ ایک اصولی روایت ہے۔

ضرورت کے مختلف درجات ہیں اور یہ لفظ پانچ معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے:

① اضطرار (Impulsion)

② حاجت (Need)

③ منفعت (Benefit)

④ زینت (Decoration)

⑤ فضول(Waste)

## اضطرار: (Impulsion)

ایسی شدید مجبوری اور مصیبت میں مبتلا (suffer) ہو جانا کہ اگر حرام اشیاء کا استعمال نہ کیا جائے، تو جان کا یا اعضاء بدن کی ہلاکت کا خطرہ ہو، ایسی ضرورت کی وجہ سے ان حرام امور (forbidden affairs) کا اختیار کر لینا جائز اور مباح ہو جاتا ہے، جن کی حرمت قطعی الثبوت (Conclusive Proof) اور قطعی الدلالۃ نصوص (Conclusive evidence of Texts of Quran and Sunnah) سے ثابت ہے، یعنی وہ قرآنی آیات جو اپنے ثبوت میں بھی قطعی ہیں، اور جو اس مفہوم کو بیان کرنے میں بھی قطعی ہیں، جیسے مردار کا کھانا(eating of the dead)، سود کا کھانا(taking Interest money)، شراب کا پینا ( drinking alcohol)، مجبوری کے اندر زبان سے کفریہ جملہ (phrase of disbelief) نکال دینا، جبکہ دل مطمئن ہو، ان سب چیزوں کے لیے اضطراری کیفیت میں گنجائش پیدا ہو جاتی ہے۔

مثال کے طور پر ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا اور کھانا کھاتے کھاتے اس کے حلق میں لقمہ اٹک گیا، اب وہ نہ باہر نکل رہا ہے، نہ اندر جا رہا ہے، اس کے پاس پینے کے لیے اس وقت کوئی چیز نہیں سوائے شراب کے، اور اسے لقمہ نگلنے کے لئے مائع(liquid) چاہیئے تو شریعت اس کو یہ اجازت دیتی ہے کہ شراب پی کر اپنے آپ کو بچائے اور اپنی صحت کا خیال رکھے، یہ اضطراری کیفیت ہے۔ اسی طرح کبھی ایسی کیفیت آجائے کہ انسان کلمہ کفر کہنے پر مجبور ہو جائے تو اگر آدمی کا دل مطمئن ہے تو زبان سے کلمہ کفر کہنے میں حرج نہیں، آیت میں ارشاد ہے: وقلبه مطمئن بالایمان۔(النحل:106)

اسی طرح ایک آدمی کو سفر کی حالت میں شدید بھوک لگ جائے اور کچھ کھانے کو نہیں بچا اور اس کے ساتھی کے پاس کچھ کھانا رکھا ہوا ہے، تو وہ آدمی اپنے ساتھی کا کھانا بغیر اجازت بھی کھا سکتا ہے کیونکہ وہ نہیں دے گا تو وہ مر جائے گا، یہ اضطرار کی کیفیت ہے۔

اسی طرح بعض علاج ایسے ہوتے ہیں جس میں حرام چیزوں کو اختیار کرنا مجبوری بن جاتی ہے، کہ اس کے علاوہ کوئی علاج ممکن نہیں ہوتا، اسے فقہ کی اصطلاح میں تداوی بالمحرمات ( Use any prohibited thing as a medicine or treatment) کہتے ہیں، حضور اکرم ﷺ سے بھی یہ منقول ہے کہ ایک موقع پر آپ ﷺ نے ایک قبیلہ والوں کے لیے

فرمایا کہ یہ اونٹ کے دودھ اور پیشاب کا استعمال کریں، چونکہ یہ علاج کی غرض سے تھا، اس لیے اس کی گنجائش ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ۔ (النحل:115) اس آیت میں اضطرار کا معنی مذکور ہے، کہ اضطرار کی کیفیت میں آدمی بغاوت (rebellion) نہ کرے، حد سے آگے نہ بڑھے، یعنی جتنی ضرورت ہے اتنا استعمال ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

حدد الله حالة الإضطرار الذي أباح فيها أكل المحرمات بالمخمصة (المجاعة) ،وهذه الحالة انما تكون حينما تنعدم جميع الأطعمة التي أحلها الله،فإذا حدثت المخمصة ولا يجد المسلم في بلد يقيم فيه طعاما ولا شرابا من لبن أو بقل أولحم أو غيرها إلا الطعام المحرم،فاذًا يبيح الإسلام له أن ياكل غير باغ و لا عاد.

## حاجت: (Need)

ایسی مجبوری اور پریشانی میں مبتلا ہو جانا کہ اگر حرام اشیاء کا استعمال نہ کیا جائے تو جان یا اعضاء بدن کی ہلاکت کا خطرہ تو نہیں ہے، مگر سخت مشقت اور سخت قسم کے دشوار کن حالات سے واسطہ پڑ سکتا ہے، ایسی صورت میں ان حرام چیزوں کا اختیار کرنا جائز نہیں جن کی حرمت قطعیت کے ساتھ ثابت ہو، چنانچہ مردار کا کھانا، شراب کا پینا، زبان سے کفریہ جملہ اختیار کرنا، اس کی اجازت نہیں ہے، البتہ اس معنی کے اعتبار سے مشقت کو دور کرنے کے لیے ایسے امور کا اختیار کر لینا جن کی ممانعت (prohibition) دلیل قطعی (definite evidence) سے ثابت نہ ہو بلکہ دلیل ظنی (probable evidence) سے ثابت ہو جائز ہے۔

### دلیل قطعی اور دلیل ظنی:

Definite evidence and Probable evidence

دلیل قطعی سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کو قرآنی آیات (Quranic Verses) میں ممنوع قرار دیا گیا ہو۔

دلیل ظنی سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کو احادیث نبویہ (Hadiths of The Prophet ﷺ) میں منع کیا گیا ہو۔

یہ اصول ہمیں کہاں پر کام آتا ہے؟

متي نستفيد بهذا المبدأ؟

Where does this principle work for us?

یہ ہمیں ان مختلف فیہ امور(in different matters)اور مجتہد فیہ مسائل ( issues of difference between Shari'ah experts)میں کام آتا ہے جہاں پر ائمہ کرام میں کچھ چیزوں میں اختلاف ہے، جیسا کہ آگے ان شاءاللہ الکحل اور شراب کی بات آئے گی کہ احناف کے نزدیک شراب کے حوالے سے توسع (expansion) ہے، اور جمہور کے نزدیک یعنی ائمہ ثلاثہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ اور امام محمدؒ جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں، ان حضرات کے یہاں گنجائش نہیں ہے۔

شراب سے الکحل بنتی ہے، اور اس الکحل کا استعمال صرف نشے (drugs) کے لیے نہیں ہوتا بلکہ اس کا استعمال آج کل بطور ایندھن (fuel)، محلل(solvent/ solving agent) یعنی کسی چیز کو ملانے کے لیے، کسی چیز کے فلیور کو بڑھانے (enhance) کے لیے اور بطور صفائی کے لیے بھی ہوتا ہے(cleaning agent)، دوسری فقہ کے حضرات نے اس معاملہ میں دیکھا کہ امت کو مشقت پیش آرہی ہے اور یہ اللہ تعالی نے ایک متبادل(alternate) دیا ہوا ہے، لہٰذا حاجت کے درجہ میں انہوں نے اس معاملہ میں احناف کے قول کو لیا کہ اس کا استعمال چند شرائط کے ساتھ کرنا جائز ہے۔ یہ تمام بحث اس الکحل کے متعلق ہے جو احناف کے یہاں جائز ہے، جو حرام ہے اس کی اجازت نہیں۔

## منفعت: (Profit)

اس میں کسی قسم کے حرام یا مکروہ تحریمی امور کا اختیار کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ صرف مباح امور کا اختیار کرنا جائز ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی عمدہ کھانے کی خواہش ہو تو انسان عمدہ کھانا کھا سکتا ہے، روایات میں مذکور ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کبھی کبھی اس طرح اچھے کھانے بھی کھائے ہیں، کوئی یہ اشکال کر سکتا ہے کہ یہ تو اسراف(extravagance) ہے۔ تو اسراف کا معنی الگ ہے، یہاں پر انسان کی ضرورت ہے کہ انسان مختلف چیزیں کھانا چاہتا ہے، مختلف انسان ہیں، مختلف ذوق(taste) ہیں، لہٰذا یہ تنوعات (diversities) کی دنیا ہے، منفعت کے اصول کے تحت اگر کوئی آدمی مختلف اشیاء کا کاروبار کرتا ہے اور بناتا ہے تو اس کی شریعت نے اجازت دی ہے۔

## زینت: (Decoration)

کسی چیز کو خوبصورت بنانا، اس کی بھی ضرورت بعض اوقات پیش آتی ہے، کھانے پینے کے حوالے سے اس کی ضرورت پیکنگ میٹریل (packing material) کے اندر پیش آتی ہے ، کسی چیز کو پیک کرنا ہو اور خوبصورت انداز میں پیش کرنا ہو، اس پر کوئی نقش و نگار بنے ہوں کہ لوگوں کو متوجہ کرے، لیکن دھوکا نہیں ہونا چاہیئے، اس کی پیکنگ خوبصورت ہو، جس سے وہ چیز خوشنما لگے، تو اس چیز کو بھی بہر حال انسان کی طبیعت چاہتی ہے، تو یہ ضرورت ہے، اور شریعت نے اس کا درجہ بہت نیچے جا کر رکھا ہے، زینت اختیار کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

## فضول: (Waste)

یعنی حرام اور مشتبہ چیزیں کھانا، یا اپنے آپ کو صرف خواہشات کے تابع بنانا، اسے شریعت نے ناپسند کیا ہے، کہ آدمی فضول کاموں میں لگے، بعض فضولیات وہ ہوتی ہیں جو حرام (Haram) کے درجہ میں چلی جاتی ہیں، بعض مکروہ (disgusting) کے درجہ میں آجاتی ہیں، اور بعض اباحت (permissible) کے اور حلال (Halal) کے درجہ میں ہوتی ہیں، جو حلال کے درجہ میں ہوتی ہیں تو پھر وہ فضول سے اوپر کے درجہ یعنی زینت میں داخل ہو جاتی ہیں۔

ذیل میں کچھ ایسی اصطلاحات بیان کی جائیں گی جو کھانے پینے میں حلال و حرام کے حوالے سے ہونے والی گفتگو میں استعمال ہوتی ہیں۔

### ❶ حلال: (Halal)

اس کا معنی اجازت ہے، اور مفہوم یہ ہے کہ وہ چیزیں جن کو استعمال کرنا اسلام میں جائز قرار دیا گیا ہے، مباح کا لفظ بھی حلال کے معنی کی تشریح کرتا ہے، اباحت کا لفظ بھی اسی سے نکلا ہے، لہٰذا حلال وہ ہے جس کی شریعت نے استعمال کی اجازت دی ہو اور اس میں دونوں پہلو (aspect) ہیں، انسان استعمال کرنا چاہے تو استعمال کرلے اور استعمال نہ کرنا چاہے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔

### ❷ حرام: (Haraam)

جس چیز کے کھانے پینے سے شریعت نے منع کیا ہو، اس کو حرام کہتے ہیں۔

❸ طاہر: (Taahir)

جس چیز کی نجاست پر کوئی دلیل شرعی قائم نہ ہو وہ چیز پاک ہے، لیکن یہ واضح رہے کہ ہر پاک چیز کا حلال ہونا ضروری نہیں ہوتا، جیسے مٹی پاک ہے مگر اس کو کھانا حلال نہیں ہے کیونکہ وہ صحت کے لیے مضر (harmful) ہے۔

❹ نجس:(Najis)

ایسی چیزیں جو ناپاک ہیں، اور ان کے ناپاک ہونے پر شرعی دلیل قائم ہے، جیسے: خون (blood)، شراب (wine) خنزیر (pig/ pork)، پیشاب (urine)، پاخانہ (stool)، مردار (dead)، بدن سے نکلنے والے وہ تمام مادے (substances) جو خراب ہوتے ہیں، مثلاً پیپ (pus) وغیرہ، یہ سب ناپاک (unclean) ہیں۔

❺ طیب: (Tayyib)

ہر وہ چیز جو حلال ہو، انسانی صحت کے لیے مضر بھی نہ ہو اور انسان کو طبعاً مرغوب (desirable) بھی ہو، اس کو طیب کہتے ہیں۔

☆ طیب کے مفہوم کے اندر تین معنی ذکر کیے جاتے ہیں:

① قابل لذت ہونا (To be enjoyable)

② پاک ہونا (To be pure)

③ بدن اور عقل کے لیے غیر مضر ہونا (Harmless for body and wisdom)

☆ ان تینوں معانی کو سمجھنے کے لیے تین چیزوں کی ضرورت پڑے گی:

① کوئی چیز قابل لذت ہے یا نہیں، اس کا علم طبیعت سلیمہ (Sound Hearted nature) کے ذریعے ہوگا۔

② کسی چیز کے پاک ہونے کا علم ماہرین شریعت (Shariah experts) مفتیان کرام سے ہوگا۔

③ کسی چیز کا غیر مضر ہونا یعنی نقصان دہ نہ ہونا، اس کا علم ماہرین غذائی امور (nutritionists) کے ذریعے ہوگا۔

گویا حلال کی فیلڈ میں جب ہم کسی چیز کو حلال کہنے جا رہے ہوتے ہیں تو ہمیں طیب کے باب کے اندر ان تینوں چیزوں کو دیکھنا ضروری ہوتا۔

❻ خبیث: (Kabith/Abominable)

یہ طیب کی ضد ہے، ہر وہ چیز جس سے طبیعت سلیمہ اور انسانی فطرت (Human nature) گھن کھائے، انسان کو اس سے تکلیف ہو جیسے: کیڑے مکوڑے (insects) ہیں کہ انسان کو اس سے گھن آتی ہے۔

❼ مکروہ تحریمی: (Makrooh e Tehreemi)

"Prohibited as per Shari'ah"

مکروہ تحریمی حرام سے کم درجہ کی اصطلاح ہے، لیکن عمل کرنے کے اندر یہ حرام کے قریب ہے، یعنی جو اس پر عمل کرے گا گویا حرام کے قریب پہنچ جائے گا، مکروہ تحریمی سے مراد وہ چیز ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو، اس کا انکار کرنے والا فاسق (Sinner) ہے، جیسے واجب کا انکار کرنے والا فاسق ہے، اور بغیر عذر کے اس کو کرنے والا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہوگا۔

❽ مکروہ تنزیہی: (Makrooh e Tanzeehi) "Disliked as per Shari'ah"

وہ فعل جس کے نہ کرنے میں ثواب ہو اور اگر کوئی کرلے تو اس کو عذاب بھی نہ ہو۔

❾ مشتبہ: (Suspected)

جس کی دونوں جانب یعنی حلال اور حرام واضح نہ ہوں، اسے مشتبہ کہتے ہیں۔

❿ مشبوہ: (Doubtful)

فوڈ انڈسٹری (Food industry) میں استعمال ہونے والی ایک اصطلاح ہے، یہ ملائیشیا سے نکلی ہے، کیونکہ پوری دنیا میں جب حلال کا کام شروع ہوا اور انڈسٹری میں اس کے معیارات (criteria) بنے تو مشتبہ چیز کے لیے ملائیشیا میں مشبوہ کی اصطلاح استعمال کی گئی، فوڈ انڈسٹری میں مشبوہ کا ایک اور معنی بھی بیان کیا جاتا ہے: وہ چیز جس کے ماخذ حلال اور حرام دونوں ہو سکتے ہوں، جیسے جیلیٹن (Gelatine) کہ اس کا ماخذ گائے بھی ہو سکتا ہے اور خنزیر بھی ہو سکتا ہے، لہٰذا جیلیٹن مشبوہ شمار ہوتا ہے۔

یہ تمام بنیادی اصطلاحات اور ضابطے بیان کئے گئے ہیں، تفصیل آئندہ اسباق میں آئے گی۔

# تمرین ۳

خالی جگہ مکمل کریں۔

① شریعت نے انسان کی __ ضروریات کا خیال رکھا ہے۔
② انسان کو مکلف بنانے کا مقصد ہے کہ اسے __ سے نکالا جائے۔
③ غذا کے لئے جدوجہد جس سے ہلاکت سے محفوظ رہے __ ہے۔
④ حرام چیزوں کو علاج کے طور پر اضطراری کیفیت میں استعمال کرنا فقہ کی اصطلاح میں __ کہلاتا ہے۔
⑤ دلیل قطعی سے مراد ہے کسی چیز کو ____ میں ممنوع قرار دیا گیا ہو۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① شریعت نے اضطراری حالت میں ہر چیز کھانے کی اجازت دی ہے۔
② دلیل ظنی سے مراد یہ ہے کہ قرآنی آیات سے حرمت ثابت ہو مگر وہ غیر واضح ہوں۔
③ زینت کا اختیار کرنا افضل ہے بشرطیکہ دھوکا نہ ہو۔
④ طاہر اور طیب ہم معنی ہیں۔
⑤ مکروہ تحریمی، حرام سے نیچے کی اصطلاح ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

① دین اسلام کن چیزوں کے مجموعے کا نام ہے؟
② سبق نمبر 3 کی رو سے ایمان کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ حدیث کے ذریعے وضاحت کریں۔
③ ضرورت کے کتنے درجات ہیں؟ نام تحریر کریں۔
④ حاجت ضرورت کا کون سا درجہ ہے؟ نیز اس کی وضاحت بھی کریں۔
⑤ مکروہ تنزیہی اور مباح کے درمیان فرق واضح کریں۔
⑥ مشبوہ اور مشتبہ کے درمیان فرق بیان کریں۔

# سبق نمبر ④

## مشتبہات پر اصولی روایات

## اقوالِ اکابر اور شرعی احکام

آج ہمارا سبق مشتبہات سے متعلق ہے، ہم پچھلے سبق میں مشبوہات کے متعلق پڑھ چکے ہیں، مشبوہات، مشتبہات یہ سب مترادفات (synonyms) میں سے ہیں، انگریزی میں اسے (Doubtful) کہتے ہیں۔

## مشتبہ سے متعلق روایت

### الروايات المتعلقة بالمشتبهات

### Narratives regarding doubtful

☆ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، اور کچھ چیزیں ہیں جو، ان دونوں کے درمیان مشتبہ ہیں، جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، پس جو شخص شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور آبرو (Honour) کو بچالیا اور جو شخص شبہات میں پڑا وہ حرام میں پڑ گیا، جیسے چرواہا (shepherd) جو چراگاہ (pasture) کے ارد گرد بکریاں چراتا ہے، اور وہ قریب ہوتا ہے کہ چراگاہ میں چرانے نکل جائے اور ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے تو سن لو اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کے محارم (حرام کی ہوئی چیزیں) ہیں۔

مندرجہ بالا حدیث اس بات میں اصل الاصول ہے کے مشتبہ چیزوں سے بچنا بہت ضروری ہے۔

☆ ایک دوسری روایت حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، (یہ حاتم طائی کے بیٹے ہیں اور صحابی ہیں اور یہ شکار کیا کرتے تھے) کہ انہوں نے ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ سے چوڑے تیر (broad arrow) کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب وہ تیر

دھار والی طرف سے لگے تو تم شکار کو کھالیا کرو اور اگر چوڑی جانب سے لگے تو نہ کھاؤ، اس لیے کہ وہ وقیذ اور موقوذہ ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے پھر سوال کیا کہ یارسول اللہ! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میں اپنا کتا شکار کے لئے بھیجتا ہوں اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں، اس کے ساتھ ایک دوسرا کتا بھی مل جاتا ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی ہوتی اور میں نہیں جانتا کہ ان دونوں کتوں میں سے کس نے شکار کو پکڑا ہے، تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ایسے شکار کو مت کھاؤ، اس لیے کہ تم نے اپنے کتے پر تو بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے پر بسم اللہ نہیں پڑھی۔ (بخاری)

یہ بات بھی اسی سے متعلق ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے شبہ کی وجہ سے یہاں پر اجتناب (avoid) کا حکم دیا اور شکار چونکہ جانور کا کیا جاتا ہے اور یہ بات ہم اصول میں پڑھ چکے ہیں کہ حیوانات میں اصل حرمت ہے جب تک دلیل حلت قائم نہ ہو جائے، لہٰذا جب تک یہ پتا نہیں چلا کہ کس نے شکار کیا اس وقت تک ترجیح (preference) جانب حرمت کی ہو گی اور شکار حلال نہیں ہو گا۔

☆ تیسری روایت حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایک مرتبہ گزر رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ کچھ کھجوریں (dates) رکھی ہوئی ہیں، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر یہ صدقہ (charity) کی نہ ہوتیں تو میں ان کو کھالیتا۔ (بخاری)

حضور اکرم ﷺ اور آپ کے خاندان اہل بیت پر صدقہ کی چیز کھانا جائز نہیں ہے، صدقے سے مراد صدقہ واجبہ ہے، جس کو ہم زکاۃ اور صدقہ فطر وغیرہ کہتے ہیں، تو حضور اکرم ﷺ نے یہاں پر احتیاط فرمائی، یہ روایت بھی اس پر دلیل ہے کہ جب اشتباہ آجائے تو انسان کو احتیاط کرنی چاہیے۔

## اشتباہ میں اکابر کا مزاج:

## طبائع السلف بالأحوط في الاشتباه

## Akaabir's nature in case of doubt/ suspicion

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ (المتوفی:32ھ) فرماتے ہیں کہ: تقوی (Piety) کے اعتبار سے کمال یہ ہے کہ آدمی اپنے رب سے اتنا ڈرتا ہو کہ ایک ذرہ کے برابر بھی کسی چیز کے بارے میں وہ خوف رکھے، یہاں تک کہ حرام میں پڑنے کے ڈر سے ان چیزوں کو بھی چھوڑ دے جن کو وہ حلال سمجھتا ہے، تاکہ اس کے اور حرام کے درمیان پردہ باقی رہے۔ (فتح الباری لابن رجب: 1/15)

☆ حضرت حسان بن ابی سنان رحمہ اللہ (60ھ-180ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے تقویٰ سے زیادہ آسان کسی چیز کو نہیں دیکھا، بس جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دو، اور اس چیز کو لے لو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔ (فتح الباری، تفسیر المشتبہات)

☆ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ (21ھ-110ھ) فرماتے ہیں کہ متقی لوگوں کا تقوی اس وقت تک محفوظ نہیں رہتا، جب تک وہ حرام میں پڑنے کے ڈر سے بہت سی حلال چیزوں کو نہ چھوڑ دیں۔

☆ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کے پچھلے لوگوں کو جو متقی کہا گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس چیز سے بچتے تھے جس سے عام طور پر لوگ نہیں بچتے تھے۔

☆ حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ (107ھ-197ھ) فرماتے ہیں کہ: انسان اس وقت تک ایمان کی حقیقت (reality) کو نہیں پا سکتا، جب تک کہ اپنے اوپر حرام چیزوں کے درمیان بعض حلال چیزوں کی رکاوٹ (obstacle) کھڑی نہ کر دے اور جب تک وہ گناہ کے ساتھ اس چیز کو نہ چھوڑ دے جو گناہ کے مشابہ (similar) ہو۔

یہ سب اقوال اس بات پر صریح (explicit) دلالت کر رہے ہیں کہ انسان کو اپنے معاملات کے اندر مشتبہات سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیے، مذکورہ بالا روایات فضائل (Virtues) اور ترغیب (motivation) سے متعلق ہیں۔

جب ہمارے سامنے مشتبہ چیزیں آئیں تو ہمارا کردار کیا ہونا چاہیے؟ شرعی کام کیا ہیں؟ اس حوالے سے اصولی چیزیں ہمیں معلوم ہونی چاہیں۔

### مشتبہ اور مشکوک:

### Suspected and doubtful

مشتبہ اور مشکوک اس کو کہتے ہیں جس کے ذرائع (sources) دونوں ہو سکتے ہوں، حلال بھی ہوں اور حرام بھی۔

کھانے پینے کے اندر یہ بات بتائی گئی تھی کہ جتنے بھی اجزائے ترکیبی (ingredients) ہمارے سامنے موجود ہیں، وہ چار بڑے ماخذ (sources) میں سے کسی ایک سے بن کر آ رہے ہیں، وہ چار بڑے ماخذ یہ ہیں:

① حیوانات (Animal Based)

② نباتات (Agro/Plant Based)

③ معدنیات (Minerals Based)

④ مصنوعی اجزاء (Synthetic)

مصنوعی اجزاء بھی عام طور پر نباتات یا معدنیات سے بنتے ہیں، بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ (Synthetic) چیزیں حیوانات سے بن رہی ہوں، ہاں! کبھی حیوانات سے بھی بنتی ہیں لیکن ایسا عام طور پر بہت کم ہوتا ہے، چنانچہ ہم اسی بنیاد پر یہ بات کہتے ہیں، حیوانات کے علاوہ باقی چیزوں میں اصل حلت ہے اور حیوانات میں اصل حرمت ہے، مسئلہ اشتباہ کا اس وقت ہوتا ہے جب ایک چیز دونوں ذرائع سے بن رہی ہو تو پھر کیا کیا جائے؟ جیسا کہ مصنوعی اجزاء (Synthetic) نباتات سے بنتے ہیں، نباتات میں انگور (grapes) اور کھجور (dates) بھی شامل ہے، انگور اور کھجور سے شراب (wine) بھی بنتی ہے، اگر کوئی ایسی مصنوعی چیز آجائے جس کے پیچھے شراب موجود ہو تو پھر اس کا کیا حکم ہوگا؟ یہاں پر مشتبہات کی بحث آتی ہے ان شاءاللہ ہم آگے چل کر الکحل (alcohol) کے مسائل بھی پڑھیں گے۔

اسی طرح کبھی کوئی چیز ہمارے سامنے حیوانات سے بن کر آرہی ہے، اب وہ حیوانات میں یا تو حلال جانور کی چربی (fat) ہے یا حرام کی، اسی طرح دودھ سے بنی مصنوعات (milky items) ہیں یا انڈے سے بن رہی ہیں، تو وہاں یہ چیک کرنے کے مسائل آتے ہیں کہ یہ چیز کس ذریعے سے آئی ہے، ذرائع دونوں ہو سکتے ہیں، حلال جانور بھی ہو سکتا ہے اور حرام بھی، اس لیے اس کو سمجھنا ضروری ہے، ابھی ہم نے مشتبہات کو پڑھا ہے، اور ہم نے اس چیز کو اس تناظر (perspective) میں سمجھ لیا ہے کہ کھانے پینے کے معاملے میں کہاں پر کس طرح اشتباہ آتا ہے، تو پہلے تو ہم یہ سمجھ لیں کے مشتبہ چیزوں کے احکام کی شریعت میں کیا صورتیں ہیں:

بنیادی طور پر مشتبہ چیزوں کے تین بڑے احکام عام طور پر بیان کیے جاتے ہیں، گویا اشتباہ کے تین درجے ہو سکتے ہیں۔

### ❶ شبہ بلا دلیل

Suspicion without evidence

جس چیز میں شبہ ہو، اس میں کسی قسم کی دلیل نہ ہو تو اس کو شبہ نہیں کہا جاتا بلکہ اس کو وسوسہ (whisper) کہا جاتا ہے، اور وسوسہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے، لہٰذا اس کو آدمی اپنے اوپر سوار نہ کرے، اس کی مثال وہ روایت ہے جو حضرت عائشہ صدیقہؓ سے منقول ہے، وہ فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ایک قوم کے لوگ ہمارے

پاس گوشت لے کر آتے ہیں، ہمیں پتا نہیں ہوتا کہ وہ جو گوشت لے کر آئے ہیں آیا اس پر بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں پڑھی ؟ کیا وہ گوشت کھا سکتے ہیں ؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم بسم اللہ پڑھو اور کھالو۔

چونکہ آدمی جب کسی ایسے علاقے میں رہتا ہے جہاں پر ہر طرف مسلمان ہی ہوں، اور وہاں پر جب کوئی چیز آئے، تو اس کے متعلق آدمی کو ایسے وساوس نہیں کرنے چاہییں، ہمارے ہاں اس طرح کے وساوس بہت عام ہو گئے ہیں، مختلف موقعوں پر اس کے متعلق بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں، مختلف مواقع پر بعض دیندار گھروں سے بھی جب کوئی چیز بن کر آرہی ہوتی ہے، جو ہمارے عقیدے (Beliefs) کے، ہمارے ساتھ نماز پڑھنے والے، ہمارے رشتہ دار ہوتے ہیں، ان کے متعلق بھی پوچھتے ہیں کہ کیا ان سے چیز لے سکتے ہیں؟ کھا سکتے ہیں؟ فلاں دن ہمیں بھیج رہے ہیں، تو یہ چیز حرام تو نہیں ہوگی؟ جب یہ یقین ہوتا ہے کہ یہ غیر اللہ کے نام پر نہیں بنائی ہے، لہٰذا اس چیز کو کھانے میں تو حرج نہیں ہے، ہاں اس میں جو احتیاط کا درجہ (level) ہے، وہ ایک الگ بات ہے، لیکن وہ چیز اپنی ذات سے حرام نہیں ہے، یہ وساوس کی وہ قسم ہے کہ جب وسوسہ آجائے یا اشتباہ آجائے اور دلیل کے بغیر ہو تو اس میں آدمی کو پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

### ❷ شبہ بدلیل مرجوح

Suspicion with inferior evidence

شبہ کی دوسری صورت ہوتی ہے جو دلیل کے ساتھ تو ہو لیکن دلیل راجح (weighted) نہ ہو، مرجوح (inferior) ہو، مرجوح ہونے کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ وہ اشتباہ کسی ایسی چیز کے متعلق ہو جو شریعت میں اپنی ذات سے اصل کے اعتبار سے مباح ہے، جیسا کہ ایک جگہ آدمی سفر کر رہا ہے، رستے میں اس کو پانی مل گیا، اور اس پانی کا رنگ (colour)، بو (smell)، ذائقہ (taste) کچھ بھی نہیں بدلا، لیکن وہ یہ کہتا ہے کہ پتا نہیں کسی جانور نے اس میں منہ مارا ہے یا نہیں؟ اب جب رنگ، بو، مزہ، نہیں بدلا، کسی کے جھوٹے ہونے کا نہیں پتا تو پانی میں اصل حلت ہے، اور یہ مباح چیز ہے۔

وہاں پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ اس کے متعلق رائے قائم کر سکے کہ اس کا کیا حکم ہوگا؟ لہٰذا ایسی صورت کے اندر یہ دلیل مرجوح ہوگی، راجح نہیں ہوگی، اگر کوئی آدمی اس اشتباہ سے بچتا ہے تو یہ اس کا تقویٰ تو ہوگا، فتوے میں اس کی اجازت ہے، تقویٰ ہے کہ آدمی احتیاط کر لے کہ

شاید جھوٹا ہو، لیکن اس کو حرام نہیں کہہ سکتے۔یہ شبہ کی دوسری صورت ہے جس میں دلیل تو ہے لیکن دلیل راجح نہیں ہے۔

❸ شبہ بدلیل راجح

Suspicion with weighted evidence

شبہ کی تیسری قسم وہ ہوتی ہے جو دلیل کے ساتھ ہو اور دلیل بھی راجح ہو اور یہ ان جگہوں پر ہوتا ہے جہاں پر اشیا میں اصل حرمت ہے، جیسا کہ ابھی حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی کہ وہاں پر چونکہ اصل حرمت تھی تو حضور اکرم ﷺ نے وہاں پر اجتناب (avoid) کا حکم دیا، کیونکہ یہاں دلیل موجود تھی کہ یہ جانور ہے اور جانوروں میں اصل حرمت ہے، لہٰذا اس چیز کا آدمی کو خیال کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے۔

ایک اور بات اس حوالے سے سمجھنے کی ہے کہ جب ہم نے ان چیزوں کو دیکھا سنا اور سمجھا تو ہمارے سامنے کچھ بنیادی اقسام اس حکم اور روایات کو سامنے رکھتے ہوئے واضح ہو گئیں۔

وہ یہ ہے کہ احکام کی چار اقسام بن جاتی ہیں:

① حلال (Halal)

② حرام (Haraam)

③ مباح (Permissible)

④ مشتبہ (Doubtful)

① حلال (Halal)

حلال وہ ہے کہ جس چیز کے حلال ہونے کی دلیل بھی واضح ہے اور وہ حلال کے قریب بھی ہے۔

② حرام (Haraam)

کسی چیز کے حرام ہونے کی دلیل بھی واضح ہے اور وہ حرام کے قریب بھی ہے تو یہ حرام ہوگا۔

③ مباح (Permissible)

کسی چیز کے حرام یا حلال ہونے کی دلیل ہی نہیں تو وہ مباح ہے۔

④ مشتبہ (Doubtful)

کسی چیز کے حرام یا حلال ہونے میں تعارض (conflict) ہے ٹکراؤ (collision) ہے تو

وہ مشتبہ ہوگا۔

اب مشتبہ امور سے بچنا کبھی تو واجب ہوگا یعنی لازم ہوگا، کبھی بچنا افضل ہوگا کہ آدمی اس کو اختیار نہ کرے اجتناب کرے۔

واجب اس وقت ہوگا جب کسی مجتہد فقیہ کے سامنے کسی چیز کے بارے میں حلت اور حرمت کے دلائل قوی ہوں، دونوں طرف کے دلائل قوی ہوں اور دلائل میں تعارض ہو جائے تو مجتہد کے ذمے ہے کہ پھر وہ جانب حرمت کو ترجیح دے گا اور وہاں پر اس کا فتویٰ یہی ہوگا کہ اس چیز کو اختیار نہ کیا جائے، کیونکہ دلائل دونوں کے قوت میں برابر ہیں، یہی حکم ایک مقلد (imitator) کا ہے کہ جب اس کے سامنے دو مجتہد کی رائے آجاتی ہیں اور دونوں کے دلائل اگر اسی طرح قوت میں برابر ہیں، تو مقلد کے لئے مجتہد کی بات بھی دلیل ہے، جیسے مجتہد کے لئے قرآن وسنت دلیل ہے، اس تناظر کے اندر مقلد بھی اسی رائے کو اختیار کرے گا، جب دلائل کی قوت میں حرمت اور حلت برابر ہوں تو جانب حرمت کو سامنے رکھا جائے گا۔

دوسری صورت استحباب (Desirability) کی ہوتی ہے، جب کسی چیز میں حلت اور حرمت دونوں کے دلائل موجود ہوں، اور حرمت کے دلائل کمزور ہوں اور حلت کے دلائل قوی ہوں، لہٰذا اس وقت بہتر یہ ہے کہ اگر حرام چیز کو چھوڑتا ہے تو یہ تقویٰ ہوگا، لیکن اگر اختیار کرلیتا ہے تو اس کو گناہگار نہیں کہیں گے، کیونکہ یہاں پر حلت کے دلائل قوی ہیں۔ اس سے یہ بات بھی سمجھ میں آگئی کہ جو آج کل غلو (extreme) کیا جاتا ہے کہ فلاں چیز سے بچنے کی ضرورت ہے، اگر ایک آدمی کے سامنے کوئی چیز آجاتی ہے، تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟ اگر وساوس کے اعتبار سے آدمی اجتناب کرے تو یہ غلو ہے اس کی اجازت نہیں، لیکن اگر مشتبہات میں سے کوئی چیز ہے تو ان سے اجتناب کرنا چاہیے جیسا کہ اوپر عرض کیا ہے۔ (مستفاد: مرقات ومظاہر حق)

## ایک اہم اصول:

An important principle قاعدة مهمة

جن چیزوں میں اصل حرمت ہے وہاں پر آدمی کو چاہیے کہ تحقیق کرلے، یا غیر مسلم ممالک (Non muslims countries) سے جو گوشت آتا ہے تو اس کی تحقیق (research) ضروری ہے، تیسرے نمبر پر عرف (custom) اور حالات (condition) کی رعایت بھی ضروری ہے۔ اس کی تفصیل ان شاء اللہ آگے بیان کردی جائے گی۔

# تمرین ④

خالی جگہ مکمل کریں۔

① جو شخص شبہات میں پڑ گیا وہ ___ میں پڑ گیا۔

② حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کے لئے ___ کھانا جائز نہیں۔

③ انسان اپنے ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ حرام چیزوں کے درمیان ___ چیزوں کی رکاوٹ نہ کھڑی کردے۔

④ حلت اور حرمت کے دلائل قوی ہوں تو ___ کو اختیار کیا جائے۔

⑤ کسی چیز کے حلال یا حرام ہونے میں تعارض ہو تو وہ ___ کہلاتا ہے۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① اگر اپنے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر شکار کے لئے بھیجے تو لایا ہوا شکار کھا سکتا ہے۔

② اگر کوئی مشتبہ معاملہ آجائے تو احتیاط اختیار کرتے ہوئے اسے ترک کر دینا چاہیے۔

③ جس چیز میں شبہ آجائے اس سے احتیاط لازم ہے اگرچہ اس شبہ کی کوئی دلیل نہ ہو۔

④ جن چیزوں میں اصل حرمت ہے وہاں بغیر تحقیق کیے استعمال درست نہیں۔

⑤ جس چیز کی حلت یا حرمت کی دلیل ہی نہیں وہ چیز مباح ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① ”مشتبہ امور میں احتیاط ضروری ہے“ اس کے متعلق جو اصل الاصول حدیث بیان کی گئی ہے تحریر کریں۔

② تیر یا کتے سے شکار کا حکم بیان کریں۔

③ کمال تقوی کیا ہے؟

④ شبہ کی اقسام بیان کریں۔

## اسباب حرمت کا بیان

## بیان أسباب التحريم

## Reasons of Prohibition

### حرمت کی اقسام

### أقسام الحرمة

### Types of Prohibition

### نص اور نجاست کی تفصیل

### توضيح النص والنجاسة

### Describtion Text of Quran and Sunnah and Impurity

اسباب حرمت کی نوعیت کو اگر سمجھنا اور دیکھنا ہو تو کچھ اسباب وہ ہوں گے جو منصوص ہونگے یعنی نص (Text of Qur'an & Sunnah) کے ذریعے ہمیں پتہ چل جائے گا کہ کونسی چیزیں حرام ہیں، لہٰذا اسباب حرمت کا پہلا اصول نص ہے، کسی چیز کی حلت اور حرمت کا ہمیں نص سے علم ہوتا ہے۔

### نص سے کیا مراد ہے؟

### ما المراد بالنص؟

### What is meant by Text?

نص (Text of Qur'an and Sunnah) یعنی شریعت مطہرہ نے، اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں اور حضور اکرم ﷺ نے اپنے ارشادات میں کسی چیز کا نام لے کر بیان کیا ہو کہ یہ حرام ہے، جیسے مردار (dead animal or person)، بہتا ہوا خون (flowing blood)، خنزیر (pig/ pork)، غیر اللہ کے نام پر ذبح کیے جانے والے جانور (animals which sacrified except the name of Allah)، اور شراب (wine) شامل ہے۔

حرام کی دو اقسام ہیں:

❶ حرام لعینہ ❷ حرام لغیرہ

ان دو اقسام کا علم بھی نص سے ہوتا ہے، چنانچہ حرام لعینہ سے مراد وہ چیز ہے جو اپنی ذات کے اعتبار سے حرام ہو، عام طور پر ایسی اشیاء جن کی حرمت سے متعلق خاص نص موجود ہو اور وہ اپنی ذات سے ہی حرام ہوں کسی اور سبب پر ان کی حرمت موقوف (abolished) نہ ہو ان کو حرام لعینہ اور حرام لذاتہ کہا جاتا ہے۔

حرام لغیرہ وہ اشیاء ہیں جن کی حرمت کسی خاص نص میں نہ آئی ہو بلکہ مستنبط (bring out or elicit something latent or potential) ہوں۔ یعنی ان کے متعلق شریعت کی واضح دلیل نہ ہو، بلکہ وہ اشیاء کسی قاعدہ کلیہ (A total rule) کے تحت داخل ہونے کی وجہ سے حرام قرار دی گئی ہوں، ان چیزوں کی حرمت عام طور پر کسی سبب اور علت کی وجہ سے ہوتی ہے، لہٰذا جب علت پائی جائے گی تو حرمت ثابت ہوگی اور جب نہیں پائی جائے گی تو وہ چیز حرام نہیں ہوگی، اس کے برعکس کسی چیز کا عارضی طور پر حالت اضطرار (involuntary situation) میں حلال ہو جانے کو حلال لغیرہ نہیں کہیں گے، کیونکہ یہ عذر اور اضطرار ہے، لہٰذا حرام لعینہ اور حرام لغیرہ کی اصطلاح تو ملتی ہے، لیکن حلال لعینہ اور حلال لغیرہ کی اصطلاح نہیں ملتی۔ وہ چیزیں جنہیں شریعت نے کسی ضابطے کے تحت حرام قرار دیا ہو، ان اشیاء کو حرام لغیرہ کہتے ہیں۔

اسباب حرمت یعنی جن چیزوں کی وجہ سے کوئی چیز حرام ہوتی ہے وہ کتنے ہیں اور کیا ہیں؟

ما هي أسباب الحرمة و كم هي؟

What are and how much the causes of Haram? means, the things that make something Haram?

اسباب حرمت کی ترتیب بھی ضروری ہے۔ انڈسٹری میں جب کسی تحقیق (audit) پر جائیں تو ایک لیول (level) بنانا ہوتا ہے کہ پہلے کس چیز کو دیکھنا، اس کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے:

❶ نص (Text of Quran and Sunnah)

قرآن کریم اس چیز کے متعلق کیا کہتا ہے؟ اگر قرآن کریم کے اندر اسے حلال کہا گیا ہے تو اسے حلال کہیں گے، اگر قرآن کریم میں حرام کہا گیا ہے تو اسے حرام کہیں گے۔

❷ نجاست (Impurity)

کسی چیز کا ناپاک ہونا۔ مثلاً پیشاب، پاخانہ اور اس طرح دوسری چیزیں حرام ہیں۔

❸ اسکار (Intoxication)

کسی چیز کا نشہ آور ہونا مثلاً شراب یا تمام نشہ آور چیزیں حرام ہیں۔

❹ ضرر یا مضرت (Harmfullnes)

کسی چیز کا نقصان دہ ہونا، نقصان دہ چیز یا تو ایسی ہوگی کہ اس سے زندگی ہی ختم ہو جائے، اسے ہم مزیل حیات (life remover) کہتے ہیں، یا اس سے زندگی ختم نہیں ہوگی لیکن عقل کا زوال (downfall) ہو سکتا ہے جسے ہم مزیل عقل (mind remover) کہتے ہیں، یا اس سے رفتہ رفتہ صحت میں کمی واقع آئے گی جسے ہم مزیل صحت (health remover) کہتے ہیں، جیسے زہر (poison)، یا بلا ضرورت ادویات کا استعمال مضر صحت میں شامل ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے: وَلَا تَقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ (النساء: 29) اپنے آپ کو قتل نہ کرو، اس لیے فقہاء نے لکھا ہے کہ وہ چیزیں جو آہستہ آہستہ زہر (slow poison) بنتی ہیں، انسان کو موت کے قریب لے جاتی ہیں، ان چیزوں کا استعمال بھی جائز نہیں ہے۔

❺ خباثت (Abominability)

یعنی کسی چیز کا خبیث یا مستقذر (dirty) ہونا جس سے طبیعت سلیمہ کو گھن آتی ہو، مثلاً کیڑے مکوڑے۔

❻ احترام انسانیت یعنی کرامت انسانی (Human dignity)

انسانی بدن کے کسی بھی جزء کا استعمال انسانی کرامت کی وجہ سے حرام ہے۔

❼ سبعیت (Brutality)

کسی جانور، پرندے، یا کسی بھی جنگلی جانور، یا کسی بھی مخلوق کا درندہ ہونا، حیوانات میں اسے شریعت نے حرمت کے اسباب میں شمار کیا ہے۔

یہ کل سات اسباب حرمت ذکر کیے گئے ہیں، ان سات اسباب میں سب سے پہلا سبب نص اصولی چیز ہے، باقی چھ اصول مستنبط ہیں۔

اسباب حرمت کی ترتیب یہی ہوگی جو اوپر مذکور ہوئی، کہ سب سے پہلے قرآن وسنت کو دیکھیں گے، اگر اس چیز کے متعلق نص موجود نہیں تو پھر مستنبط اصول میں دیکھیں گے کہ کیا یہ چیز پاک ہے یا ناپاک، اگر وہ چیز پاک ہو تو دیکھیں گے کہ مسکر تو نہیں، اگر وہ مسکر نہیں ہے تو پھر دیکھیں گے کہیں مضر تو نہیں ہے، اگر وہ مضر بھی نہیں ہے تو دیکھیں گے کہ خبیث تو نہیں ہے،

اور اگر خبیث بھی نہیں ہے تو یہ بات خود بخود واضح ہو جائے گی کہ انسانی اعضاء میں سے کوئی حصہ نہیں ہے، اور سبعیت یعنی درندگی ہونا عام طور خباثت کے اندر شامل ہو جاتا ہے، لیکن بعض فقہاء اسے الگ بھی شمار کرتے ہیں۔

# اسباب حرمت میں سے نجاست کی تفصیل

## توضيح سبب من أسباب التحريم وهو النجاسة

## Details of impurity among the causes of Haram

استنباطی اسباب حرمت میں پہلا سبب نجاست ہے، شریعت نے ناپاک اشیاء کے کچھ اصول بیان کیے ہیں اور ناپاک چیزوں کو، گندی چیزوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے، اس کا داخلی استعمال (internal use) حرام قرار دیا ہے اور ناپاک چیز سے کسی قسم کی کوئی غذا بنانا یا ایسی چیز بنانا جو خارجی استعمال کی ہو (External use) اس کی بھی اجازت نہیں دی ہے، حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: إستنزهوا من البول فإن عامة عذاب القبر منه۔ (احمد وابن ماجه) پیشاب سے بچو کہ عذاب قبر اس سے ہوتا ہے، کیونکہ پیشاب ناپاک ہے تو حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

### فقہاء کرام کے مطابق ناپاک کی تعریف

تعريف النجس عند الفقهاء

Definition of impurity according to the Jurists

فقہاء فرماتے ہیں: ما يُستقذر اور شریعت میں اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کا عین ہی ناپاک ہو اور جس سے براہ راست (direct) ناپاکی کا صدور ہو، جب لفظ نجاست کی تعریف کرتے ہیں تو ایک اور لفظ مستخبث (insidious) سامنے آتا ہے، دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے، کسی چیز کا ناپاک اور نجس ہونا شرعی دلیل سے ثابت ہوتا ہے، لیکن کسی چیز کا مستخبث ہونا طبعی امور میں سے ہے، لہٰذا اگر طبیعت اس کو ناپسند کرے گی تو وہ چیز ناپسند ہو گی اور اگر طبیعت اس کو پسند کرے گی تو وہ اس کے تحت نہیں آئے گی۔

نجس کے ساتھ ایک اور لفظ متنجس (defiled) استعمال ہوتا ہے۔

جو چیز اپنی ذات سے ناپاک ہو اسے نجس کہتے ہیں اور جو چیز کسی نجس چیز کے ملنے سے یا ساتھ جڑنے سے ناپاک ہو اسے متنجس کہا جاتا ہے، مثلاً ناپاک پانی سے آٹا گوندھ لیا تو آٹا متنجس

ہو جائے گا، اسی طرح کوئی چیز ناپاک چیز سے ٹکرا جائے تو اس کو بھی ناپاک کہتے ہیں، جیسا کہ ناپاک کپڑا۔

نجاست کی اقسام:

أقسام النجاسة:

Types of impurity:

❶ نجاست غلیظہ (بڑی غلاظت)(huge impurity)

❷ نجاست خفیفہ (چھوٹی غلاظت) (small/ light impurity)

یہاں اصولی بات یہ ہے کہ ہر ایسی چیز کو نجاست خفیفہ چھوٹی نجاست قرار دیا گیا جس کے نجس ہونے میں شرعی دلائل کا اختلاف ہو یا لوگوں کا اس کے ساتھ ابتلاء عام ہو اور ہر ایسی چیز کو جس میں نصوص کا اختلاف نہ ہو اور اس میں ابتلاء عام بھی نہ ہو نجاست غلیظہ اور بڑی نجاست قرار دیا گیا ہے، یہ ایک اصولی بات ذکر کی گئی ہے، یہ فرق خارجی اعتبار سے ہے اور داخلی اعتبار سے دونوں کا استعمال ناجائز ہے۔

## کھانے پینے کے اہم ضوابط

الضوابط المتعلقة بالأكل والشرب:

Important rules of eating and drinking:

① ناپاک حرام ہونے کا ایک اہم معیار ہے، لیکن پاک ہونے کی وجہ سے کسی چیز کا حلال ہو جانا ضروری نہیں ہے، جیسے مٹی پاک ہے لیکن حلال نہیں ہے۔

② نجاست مال نہیں ہوتا، لیکن متنجس مال ہوتا ہے، لہٰذا نجاست کی خرید و فروخت تو جائز نہیں ہے، لیکن ناپاک چیز کی بیع جائز ہوتی ہے مثال کے طور پر مٹی میں کوئی ناپاک چیز مل گئی تو مٹی کی خرید و فروخت جائز ہے۔

③ نجس اور ناپاک چیز کا داخلی استعمال کسی بھی صورت میں جائز نہیں، خواہ وہ ناپاکی خالص ہو یا ناپاک چیز ہی ہو جیسا کہ ناپاک پانی سے آٹا گوندھ لیا تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے، اسی طرح ناپاک پانی اس کا استعمال بھی جائز نہیں ہے۔

④ ناپاک چیز کا خارجی استعمال بھی جائز نہیں ہے جیسا کہ وہ شراب جو اشربہ اربعہ (four prohibited drinks) کے تحت داخل ہے، اس کی تلچھٹ ہوتی ہے جس کو (molasses)

بھی کہتے ہیں اس کا استعمال داخلی چیزوں میں جیسے ممنوع ہے ایسے خارجی چیزوں میں بھی ممنوع ہے۔

⑤ ناپاک چیز اور نجاست کا جانوروں کو کھلانا بھی جائز نہیں ہے، اگر ناپاک چیز مخلوط (mixed) ہو تو وہ کھلا سکتے ہیں اس کی گنجائش ہے۔

⑥ ناپاک چیز کے پاک ہونے کے لیے صرف تبدیل ماہیت کا اعتبار ہوگا، تبدیل ماہیت پائی جائے گی تو ناپاک چیز پاک ہو جائے گی، اگر تبدیل ماہیت نہ پائی گئی تو وہ چیز پاک نہیں ہو گی۔

فقہاء کرام نے اس پر عبارات اور اصول لکھے ہیں۔

چنانچہ الدر المختار (5/194) میں اصول ہے:

ونجيز بيع الدهن المتنجس والانتفاع به في غير الأكل بخلاف الودك.

بدائع الصنائع (1/449) میں ہے:

ما تنجس باختلاط النجاسة به، والنجاسة معلومة لا يباح أكله.

البحر الرائق میں موجود ہے:

وكره شرب دردي الخمر والإمتشاط به، لأن فيه أجزاء الخمر فكان حراما نجسا والانتفاع بمثله حرام، ولهذا لا يجوز أن يداوي به جرحا ولا أن يسقي ذميا، ولا صبيا، والوبال على من سقى، وكذا لا يسقيه الدواء.

بدائع الصنائع میں ایک اور عبارت ہے:

ويباح الانتفاع به في ما وراء الأكل كالدهن النجس، أن ينتفع به استصباحا، إذا كان الطاهر غالبا.

### چیزوں کو پاک کرنے کے شرعی طریقے:

### الطرق الشرعية لتطهير الأشياء:

### Ways of Shari'ah to purify things:

ناپاک چیز کو پاک کرنے کے شریعت نے کچھ طریقے ذکر کیے ہیں۔

① غسل/دھونا: (Wash)

یعنی کسی چیز کو دھونا، ناپاک کپڑا دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔

② مسح کرنا: (To wipe)

یعنی کپڑا وغیرہ پھیر لینا یہ طریقہ وہاں ہوتا ہے جہاں پر کوئی چیز جامد (solid) ہو، جیسا کہ آئینہ اور تلوار ہے کہ اس پر کوئی چیز پھیر دی گئی تو پاک ہو جاتا ہے۔

③ فرک (کھرچنا): (Scrape)

روایات میں مذکور ہے کہ اگر کپڑے پر منی لگ جائے اور وہ گاڑھی ہو تو کھرچنے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے اور اگر منی پتلی ہو تو وہ کھرچنے سے پاک نہیں ہوتی۔

④ حط اور دلک (یعنی ملنا اور رگڑنا): (Rub/ Scrub)

کوئی چیز ایسی ہے جو کہیں پر لگ گئی اور اس کو کھرچ دیا جائے تو وہ اس سے نکل جائے تو یہ بھی پاک ہو جاتا ہے۔

⑤ جفاف (سوکھ جانا): (To dry up)

زمین پر ناپاکی تھی اور زمین سوکھ گئی تو زمین پاک ہو جاتی ہے۔

⑥ احراق (یعنی جلانا): (Burn)

کوئی ناپاک چیز جیسے گوبر تھا یا کوئی لید تھی اور وہ جلا دی گئی اور وہ اتنا جلی کہ اس کی ناپاکی ختم ہو گئی تو وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔

⑦ استحالہ (یعنی تبدیل ماہیت): (State change)

کسی چیز کا ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہو جانا۔

⑧ دباغت: (Tanning of skin)

انسان اور خنزیر کی کھال کے علاوہ دوسرے جانوروں کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے، دباغت کا طریقہ یہ ہے کہ کھال میں نمک لگا کر یا دھوپ میں رکھ کر اسے پاک کر دیا جاتا ہے۔

⑨ ذکاۃ: (ذبح کرنا) (Slaughter)

جانور کو ذبح کر دیا اور اس کی رگوں سے خون نکل گیا تو وہ جانور پاک ہو جاتا ہے۔

⑩ نزع: (Put out)

یعنی کنویں میں اگر ناپاکی گر گئی اور اس کا سارا پانی نکال دیا تو کنواں پاک ہو جاتا ہے۔

⑪ حفر (زمین کو کھودنا): (Dig the ground)

ناپاک مٹی کو کھود دیا تو زمین پاک ہو جائے گی۔

⑫دخول: (Enter from one side and exit from another side)

کوئی جگہ ناپاک تھی یا پانی ناپاک تھا، تو اگر ایک جگہ سے پانی ڈالا اور اتنا ڈالا کہ دوسری طرف سے نکلنا شروع ہو گیا تو پاک ہو جائے گا۔

⑬تغور (خشک ہونا): to be dry

کنویں کے پانی کا خشک ہو جانا، کسی چیز کا خشک ہو جانا، یعنی پڑے پڑے وہ اتنا رہا کہ خشک ہو گیا اس سے وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔

⑭تصرف: (Distribute/ divide)

کسی ناپاک چیز میں تصرف کر دینا، مثلاً اناج کا ڈھیر تھا اور معلوم نہ تھا کہ اس میں ناپاکی ہے، کیونکہ جب جانور ہل چلاتے ہیں تو اسوقت ڈھیر لگا ہوتا ہے تو ناپاکی ہو جاتی ہے، لیکن یہ نہیں پتہ کہ اس ڈھیر میں کہاں پر ناپاکی ہے، جب اس کو تقسیم کر دیا تو وہ ناپاکی خود بخود ختم ہو جائے گی۔

⑮ غلیان (جوش دینا): (Boil)

تیل یا ایسی کوئی چیز جس میں ناپاکی چلی جائے اس کو جب جوش دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

⑯تقویر (کھودنا): (put out)

کوئی چیز جمی ہوئی تھی اور جہاں پر ناپاکی تھی، اس جگہ سے نکال لیا تو باقی چیز پاک ہو جاتی ہے۔

یہ سب طریقے فقہاء نے بیان کیے ہیں، اور ان سب کا مختلف روایات میں ذکر موجود ہے۔

(مستفاد فتاویٰ عثمانی: (318/1)

# تمرین ⑤

خالی جگہ مکمل کریں۔

① کچھ چیزیں ___ ہوتی ہیں یعنی ان کے بارے میں قرآن کریم کی کوئی واضح دلیل نہیں ہوتی بلکہ شریعت نے کسی ضابطے کے تحت انہیں حرام کہا ہوتا ہے۔

② کسی چیز کا نقصان دہ ہونا اس سے مراد یہ ہے کہ یا تو ___ ہو یا ___ ہو۔

③ انسانی جسم کا کوئی بھی جزء اس کے ___ کی وجہ سے حرام ہے نہ کہ ___ ہونے سے۔

④ کسی چیز کا نجس ہونا ___ سے ثابت ہوتا ہے۔

⑤ پاک ہونے کی وجہ سے اس چیز کا ___ ہونا لازمی نہیں۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① اسباب حرمت کا پہلا اصول نجاست ہے۔

② اسکار کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز نشہ آور ہو۔

③ ناپاک چیزوں کا داخلی استعمال درست نہیں، البتہ خارجی استعمال کر سکتے ہیں۔

④ پاک ہونے کی وجہ سے کوئی چیز حلال ہو، یہ لازمی بات نہیں۔

⑤ بعض دفعہ نجاست کھرچنے سے بھی دور ہو جاتی ہے، دھونا ضروری نہیں۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① اسباب حرمت کتنے ہیں؟ نام تحریر کریں۔

② تنفس سے کیا مراد ہے؟

③ نجاست کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں؟

④ کھانے پینے کے متعلق سبق میں کتنے ضوابط مذکور ہیں؟ مختصراً بیان کریں۔

⑤ چیزوں کو پاک کرنے کے شرعی طریقے (نام) بیان کریں۔

# سبق نمبر ۶

## اسباب حرمت میں دوسرا سبب، اسکار (Intoxication)

## السبب الثانی من اسباب التحریم هو الاسکار

سکر اور خمر کی تعریف
اشربہ اربعہ کی اقسام اور تعریفات واحکام
اشربہ اربعہ کے علاوہ شرابیں اور ان احکام میں فقہائے کرام کا اختلاف
الکحل اور مشتقات الکحل کا حکم

### اسباب حرمت کا دوسرا سبب:

Another reason of prohibition

☆ اسکار:

Intoxication :

کسی چیز کا مسکر ہونا، نشہ آور ہونا، نشہ آور کی حرمت (Prohibition) حدیث شریف سے ثابت ہے، کل مسکر حرام (یہ اصل ہے) ہر وہ چیز جو ناپاک نہ ہو، اگر وہ مسکر ہے تو اس کا استعمال جائز نہیں چاہے وہ مشروب (liquid) ہو یا جامد (solid) ہو۔

سکر یعنی نشہ کس کو کہتے ہیں؟

جس میں انسانی دماغ پر کچھ ایسے بخارات (fumes / vapours) آجائیں جس کی وجہ سے عقل کام کرنا چھوڑ دے اور انسان میں اچھے اور برے کی تمیز ختم ہو جائے۔

❶ نشہ آور چیز کا مصداق (credible) وہ اشیاء ہونگی جس کے استعمال کرنے سے عقل اس قدر متاثر ہو جائے کہ مرد اور عورت، زمین اور آسمان کا فرق نہ رہے، یہ حضرت امام ابو حنیفہؒ سے منقول ہے۔

❷ نشہ آور اشیاء کا مصداق وہ چیزیں ہوں گی جن کے استعمال سے عقل اس قدر متاثر ہو جائے کہ ہوش و حواس (sense/ conciousness) نہ رہے، انسان بہکی بہکی (useless) باتیں کرے، یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دو شاگردوں صاحبین (امام ابو

یوسف وامام محمد رحمہا اللہ) سے منقول ہے، ہماری کتب فقہ میں بھی یہی عبارت ہے جیسا کہ فتاوی شامی میں بحر الرائق (30/5) کے حوالہ سے یہ عبارت موجود ہے:

بأن زال عقله بيانَ حد السكر فعند أبي حنيفة رحمه الله السكران من النبيذ الذي يُحد هو الذي لا يَعقِل منطقا قليلا ولا كثيرا ولا يَعقل الرجل من المرأة ولا الأرض من السماء وقالا رحمهما الله: هو الذي يهذي ويخلط كلامَه غالبا فإن كان نصفه مستقيما فليس بالسكران وإليه مال أكثر المشائخ

ہمارے ہاں مشائخ احناف نے صاحبین کے قول پر فتوی دیا ہے۔

ایک اور اصطلاح ہے:

خَمر: (Wine)

خمر شراب کو کہتے ہیں،اس شراب کو جو انگور کے کچے رس (raw juice) سے نکالی گئی ہو، اور خمر کو خمر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ عقل کو ڈھانپ دیتی ہے،بأنه يخامر العقل (عورتوں کے ڈوپٹوں کو بھی خمار کہتے ہیں کیونکہ وہ سر کو ڈھانپ دیتا ہے)،ہر ایسی چیز جو عقل کو ڈھانپ دے اس کو لغت میں خمر کہا جاتا ہے۔

☆ اصطلاح شرع میں تعریف :

❶ هو النيئ من ماء العنب إذا غلا واشتَدّ وقذف من زبد من دون أن يطبخ انگور کا وہ کچا شیرہ جس میں غلیان بھی ہو اور اشتداد بھی ہو یعنی کہ پکائے بغیر وہ جوش مارنا شروع کردے اور جھاگ پھینکے، خمر کے مصداق میں انگور کا کچا شیرہ ہونا سب سے زیادہ واضح اور راجح (clear and preponderant) ہے۔

☆اس کے ساتھ ساتھ تین اور بھی شرابیں ہیں جو بالکل حرام ہیں:

❷ الطِلاء،انگور کی پکی شراب (Ripe grape wine)

❸نقيع التمر کھجور کی شراب(Palm/ Date wine)

❹ نقيع الزبيب منقی کی شراب (Dried seedless grape wine)

فقہائے احناف اور سارے فقہائے کرام کے نزدیک یہ چاروں شرابیں ایسے حرام ہیں جیسے پیشاب ناپاک اور حرام ہے اور عرف عام میں باقی تین پر بھی خمر کا اطلاق ہوتا ہے۔

☆ان چاروں کو اشربہ اربعہ محرمہ (Four Prohibited Wines) {Those wines which are banned in Islamic Shari'ah} بھی کہا جاتا ہے۔

☆ان چاروں کا ہر اعتبار سے استعمال ناجائز اور حرام ہے، خارجی بھی حرام ہے اور داخلی بھی۔
☆یہ چاروں شرابیں ان دو سے (انگور یا کھجور) سے بن کر آرہی ہیں تو یہ حرام ہیں۔
اب ان کے علاوہ جو شرابیں ہیں ان کا کیا حکم ہے؟
☆ جمہور (امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام محمد اور رحمہم اللہ) فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے چاہے وہ انگور سے بنے، کھجور سے بنے یا کسی اور پھل سے بنے۔

☆ امام ابو حنیفہ، امام ابویوسف رحمہم اللہ اور کوفہ کے دوسرے فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ جو شراب انگوری اور کھجوری شراب کے علاوہ ہو مثلاً گندم (wheat)، جو (barley)، سیب (apple) یا کسی سبزی سے بنالی جائے تو اس کا حکم باقی 4 شرابوں والا نہیں ہوگا، بلکہ فرق ہوگا۔

فرق:

❶ اگر ان کے اندر اتنا سکر (intoxication) پایا جائے جس سے نشہ ہونے لگے تو اس کا داخلی استعمال (internal use) ممنوع ہوگا اور خارجی استعمال (external use) جائز ہوگا کیونکہ یہ پاک ہے۔

❷ اگر اس کے اندر اس مقدار کا سکر نہ رہا تو اس کا پینا تقویت (strength) یا دوائی کی غرض (The purpose of medicine) سے جائز ہوگا، لہو ولعب (for fun and play) کی نیت سے پینا جائز نہیں ہوگا۔

یہاں دونوں باتوں پر مضبوط دلائل موجود ہیں لیکن ہمارے ہاں عام حالات میں فتویٰ امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر دیا جاتا ہے البتہ دوا وغیرہ کی غرض سے اور انڈسٹری کے اندر جو الکحل (alcohol) کا استعمال ہو رہا ہے تو خارجی اعتبار سے اس کی ضرورت بہت پیش آتی ہے تو امام ابو حنیفہ اور امام ابویوسف رحمہما اللہ کے قول پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

خَمر کی تعریف میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے اندر تین بنیادی صفات کا ہونا ضروری ہے۔

❶ دفق، جوش مارنا، (ابلنا) (boil)

❷ مسکر، اس میں تیزی آنا (یعنی نشہ آور ہونا) (being intoxicated)

❸ بالزبد، جھاگ پھینکنا، (throwing foam)

صاحبین اور دوسرے علماء کے نزدیک جھاگ کا آنا شرط نہیں ہے، جھاگ نہ بھی آئے تو وہ خَمر کے حکم میں شمار ہوگا اور یہ شراب اور اس کی باقی قسمیں اسی طرح حرام ہیں جیسے خنزیر حرام ہے کیونکہ قرآن مجید میں اسے رجس فرمایا ہے: إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطان۔ (المائدۃ: 90)

باقی تین شرابیں:

۲ الطلاء: (Ripe grape wine)

(انگور کے شیرہ کو عصیر کہتے ہیں) انگور کے کچے شیرہ کو جب چولہے پر اتنا پکایا جائے کہ اس کا دو تہائی سے کم جاتا رہے یا اس کو اتنی تپش میں رکھا جائے کہ اس کا ایک تہائی سے زیادہ رہ جائے یا ایک تہائی سے کم رہ جائے یا دو تہائی سے زیادہ رہ جائے تو اسے الطلاء کہتے ہیں اور اگر شیرہ خالص نہ ہو بلکہ پانی کی آمیزش ہو تو اسے جمہوری اور فَختج بھی کہا جاتا ہے اور بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ شیرہ کو اگر تھوڑا پکا لیا جائے یا آدھے سے کم بخارات بن کر اڑ جائے یا تھوڑا خشک ہو یا زیادہ خشک ہو مگر دو ثلث سے کم خشک ہو تو اسے باذِق کہتے ہیں اور اگر آدھا جل جائے تو اسے مُنَصَّف کہتے ہیں اور اگر ایک تہائی جاتا رہے تو اسے مُثَلَّث کہتے ہیں۔

اس بحث سے یہ معلوم ہوا کہ باذق، منصف اور مثلث، الطِلاء ہی کی قسمیں ہیں۔

ایسی الطلاء جس کا ایک ثلث باقی رہے اور اسمیں پینے کہ وجہ سے سکر ختم ہو جائے اور وہ میٹھی ہو جائے تو یہ حرام نہیں جائز ہو گی، کیونکہ اب نشہ والی کیفیت نہیں ہے۔

۳ نقیع التمر: (Palm/ Date wine)

کھجور کی کچی شراب جب جوش کے ساتھ گاڑھی ہو جائے اور جھاگ پھینکنے لگے اور اس میں سکر پیدا ہونے لگے تو یہ حرام ہے۔

۴ نقیع الزبیب: (Dried seedless grape wine)

کشمش کا پانی جب گاڑھا ہو جائے اس میں جوش آجائے اور جھاگ پیدا ہو جائے یہ بھی حرام ہے۔

حرمت کے اندر کوئی اشکال نہیں اور جو ان کے علاوہ ہے اس کا اختلافی مسئلہ ہے جو عرض کر دیا۔

# الکحل کی کیفیت اور نوعیت

## كيفية الالكوحل

## (The quality and nature of Alcohol)

الکحل شراب (پینے کی چیز) سے نکالا جاتا ہے، جس کا سائنسی فارمولا (C2H50H) ہے۔

ينتزع الالكوحل من الأشربة

Alcohol is extracted from wine (drinking things)

### الکحل کی ضرورت:

### The need of alcohol:

❶ الکحل کا بہت بڑا استعمال ایندھن (fuel) کے طور پر ہوتا ہے۔

❷ بطور محلل (solvent agent) یعنی دو چیزوں کو ملانے کے لئے بھی ہوتا ہے، جب کوئی دو چیزیں نہ ملیں تو ان کو ملانے کے لئے الکحل استعمال ہوتا ہے جیسا کہ پانی اور تیل کو ملائیں تو ملتے نہیں ہیں، لیکن جب الکحل ملائیں تو وہ ایک ہو جاتے ہیں۔

❸ صفائی ستھرائی (cleaning agent) کے لئے بھی ہوتا ہے۔

جب الکحل کی ضرورت پڑتی ہے تو اختلافی مسئلہ کے مطابق اشربہ محرمہ کے علاوہ شرابوں کی احناف نے خارجی استعمال کی اجازت دی ہے، موجودہ دور میں انڈسٹری کے اندر احناف کے قول پر عمل کیا جاتا ہے اور اس بات کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ بہت سارے کام اس سے جڑے ہوئے ہیں اور امام صاحب کا قول آج بھی امت کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

### الکحل کے متعلق بنیادی اصول:

أساس يتعلق بالالكوحل:

### Basic principles about alcohol:

الکحل کی بہت ساری اقسام ہیں:

There are many types of Alcohol

کیا ہر الکحل حرام ہے؟

Is every alcohol Haram??

الکحل کی ہر قسم حرام نہیں ہے بلکہ ایک قسم جس کا داخلی اور خارجی استعمال ناجائز ہے جسے ایتھائیل الکحل (Ethyl Alcohol) اور ایتھونول (Ethanol) بھی کہتے ہیں۔

وجہ:

ایتھائیل الکحل عام طور پر انگوری یا کھجوری شراب سے بنتا ہے، لہٰذا اس کا فارمولا (formula) حرمت کا فارمولا ہے،اس لئے اس کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔

☆ اس کے علاوہ جو الکحل ہیں جو مختلف قسم کی خوشبوؤں (essences)، پرفیومز (perfumes)، رنگوں (colours) اور ذائقوں (tastes) میں ڈالے جاتے ہیں، وہ عام طور پر وہ والے الکحل نہیں ہوتے جو حرام ہوتے ہیں، لہٰذا ان کے استعمال میں دیکھا جائے گا کہ اگر ان سے سکر آرہا ہے تو اس کا داخلی استعمال منع ہوگا اور خارجی استعمال جائز ہوگا، اور اگر سکر نہیں آرہا تھا تو استعمال جائز ہے۔

الکحل سے متعلق کچھ بنیادی اصول:

مبادئ الالکوحل: Some basic rules about alcohol

① اشربہ اربعہ محرّمہ سے بننے والے الکحل کا داخلی استعمال (Internal use) ممنوع ہے۔

② اشربہ اربعہ محرمہ سے بنے ہوئے الکحل کا خارجی استعمال (External use) ممنوع ہے۔

③ اشربہ اربعہ محرمہ کا داخلی استعمال اس بیماری میں جائز ہوگا جس کا علاج اس کے علاوہ ممکن نہ ہو اور وہ ضرورت کے درجہ میں ہو۔

④ اشربہ اربعہ محرمہ کے علاوہ شرابوں کا خارجی استعمال اور خرید و فروخت جائز ہے۔

⑤ اشربہ اربعہ محرمہ کے علاوہ باقی شرابوں کا بطور جزو غیر مقصود (additive ingredient) کے کسی بھی پروڈکٹ کا استعمال اتنی مقدار میں کرلینا جائز ہے جس سے سکر نہ ہوتا ہو۔

☆ ایک (active ingredient) ہوتا ہے اور ایک (additive ingredient) ہوتا ہے، (Active) کو جزو مقصود کہتے ہیں اور (Additive) کو جزو غیر مقصود کہتے ہیں، مثال کے طور پر کسی چیز میں اس لئے داخل کیا جارہا ہے کہ وہ دیر تک رہے، بطور محلل کے استعمال ہوا، بطور محافظ جز (preservative) کے استعمال ہوا تو اس کا استعمال اتنی مقدار میں کرلینا جائز ہے جس سے سکر نہ آرہا ہو۔

⑥ اشربہ محرمہ اربعہ کے علاوہ جو دوسری شراب ہیں ،اس کے بنے ہوئے الکحل کے جزو غیر مقصود میں وہی اختلاف ہے جو احناف اور جمہور کا ہے۔

# تمرین ⑥

خالی جگہ مکمل کریں۔

① کوئی چیز اگر ____ ہو تو اس کا استعمال جائز نہیں اگرچہ پاک ہو۔

② ہر ایسی چیز جو عقل کو ڈھانپ لے شرح میں ____ کہلاتی ہے۔

③ ایتھائیل الکوحل صرف ____ سے بنتا ہے لہذا اس کے استعمال کی اجازت نہیں۔

④ باذق، منصف، مثلث ____ کی اقسام ہیں۔

⑤ اشربہ اربعہ محرمہ کا استعمال ہر اعتبار سے ____ ہے چاہے خارجی ہو یا داخلی۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① نشہ آور اشیاء کی حرمت حدیث مبارک سے ثابت ہے۔

② احناف کے نزدیک خمر میں دو ( 2 ) بنیادی صفات کا ہونا ضروری ہے۔

③ طلاء کی وہ قسم جائز ہے جو مسکر نہ ہو اور میٹھی ہو جائے۔

④ دور حاضر میں الکحل کے خارجی استعمال کے جواز پر حنابلہ کے قول کے مطابق فتوی دیا جاتا ہے۔

⑤ اشربہ اربعہ محرمہ کے علاوہ شرابوں کا خارجی استعمال اور خرید و فروخت جائز ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① نشہ سے کیا مراد ہے؟ احناف اور صاحبین رحمہما اللہ کے قول کے ساتھ وضاحت کریں۔

② خمر میں کتنی صفات کا پایا جانا ضروری ہے کہ وہ خمر کہلائے؟

③ الکحل کی ضرورت کہاں ہوتی ہے؟

④ الکحل سے متعلق بنیادی اصول تحریر کریں۔

# سبق نمبر ۷

## اسباب حرمت میں تیسرا سبب، مضرت

## السبب الثالث من اسباب التحریم هي المضرة

## .The third reason of prohibition, Harmfulness

شریعت کے مقاصد خمسہ

تین مضر اشیاء کے احکام

☆ سُمّیات (Poisonous)

☆ مفترات (Drugs)

☆ مخدرات (Narcotics)

یہ سبق اسباب حرمت میں سے تیسرے سبب حرمت یعنی مضر (harmful) سے متعلق اصولی احکام کا ہے۔

کسی چیز کا مضر (harmful) ہونا، یہ اسباب حرمت میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے، یعنی نقصان دہ ہونا، ضرر رساں (baneful) ہونا، تکلیف دہ ہونا، قرآن کریم میں بھی ایک عام حکم ہے اور اس کا تعلق بھی اسی چیز سے ہے کہ اپنے آپ کو نقصان سے بچاؤ، ہر قسم کے، ظاہری اور باطنی، جسمانی اور روحانی، ضرر سے بچاؤ، ارشاد ہے: وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرة: 195) کہ تم اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت ڈالو۔

اللہ رب العزت نے انسان کو اس کائنات کا مخدوم (employer) بنا کر بھیجا ہے، شہزادہ بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ انسان بڑا محبوب ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس انسان کے ساتھ جو چیزیں لگی ہوئی ہیں ان میں سے پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کی خصوصی حفاظت کروائی ہے۔

① دین (Religion)

② جان (Life)

③ عقل (Wisdom)

④ سلسلہ نسب (Family tree)

⑤ مال (Wealth)

شریعت کے جتنے احکامات ہیں وہ ان پانچوں کے تحفظ کے گرد ہی گھومتے ہیں، ان پانچوں کے تحفظ کو مقاصد شریعت بھی کہا جاتا ہے، یعنی شریعت اس چیز کی کوشش کرتی ہے کہ جو بھی حکم آرہا ہے، اس کے توسط سے ان سب کی حفاظت ہو، اور ان کو نقصان نہ ہو، چنانچہ اسی لئے کفر وشرک (disbelief and peganism) کو حرام قرار دیا گیا کہ اس کے اندر انسان کے دین کا نقصان ہے، قتل نفس اور خودکشی (suicide) اسی لئے حرام کی گئی کہ اس میں انسانی جان کا نقصان ہے، شراب اور دوسری نشہ آور اشیاء (wine and other drugs) اسی لئے حرام کی گئیں کہ اس میں انسان کی عقل کا نقصان ہے، زنا اور بدکاری (adultery) اسی لئے حرام کی گئی کہ اس میں سلسلہ تناسب و تناسل (chain of proportion and lineage/ generation) کا نقصان ہے، اور چوری، ڈاکہ (robbery)، فضول خرچی (squander)، اسراف (wastefulness)، کسی کا مال چھین لینا، غصب کرلینا (usurping) وغیرہ اسی لئے حرام ہے کہ اس میں انسانی مال کا نقصان ہے۔

ان پانچوں کی حفاظت شریعت میں سب سے اہم ہے اور اگر پوری شریعت کا دائرہ کار دیکھا جائے تو ان پانچوں کے گرد ہی گھومتا ہے، گویا شریعت مطہرہ انسان کو نقصان سے محفوظ رکھنا چاہتی ہے، اس کے دین، جان، عقل، نسل اور مال ہر اعتبار سے، اب جن چیزوں سے انسان کو نقصان پہنچ سکتا ہے ان میں تو بہت تفصیل ہے، جو مختلف ابواب (chapters) میں آتی ہے، ہم یہاں پر چونکہ کھانے پینے کے احکامات سے متعلق پڑھ رہے ہیں تو اس کو اگر ہم سامنے رکھیں تو تین قسم کی ایسی چیزیں ہیں جس سے انسان کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

1. سمیات (زہریلی اشیاء) (poisonous things) وہ چیزیں جو زہر کے قبیل سے ہوں۔
2. مفترات (مشیات) (drugs)
3. مخدرات (narcotics)

یہ تینوں چیزیں انسان کی صحت کے لئے نقصان کا ذریعہ بنتی ہیں، تینوں کے متعلق کچھ اصولی چیزیں ہم آج کے سبق میں پڑھیں گے۔

## ☆ سمیات (زہریلی اشیاء) (Poisonous things)

زہریلی اشیاء میں وہ ساری چیزیں شامل ہیں جو انسان کے لئے یقینی طور پر یا غالب گمان کے طور پر جان لیوا ثابت ہو سکتی ہیں، چاہے فوری طور پر اس کی جان چلی جائے، جسے ہم زہر کہہ لیں،

یا آہستہ آہستہ انسانی جان کو نقصان پہنچے جسے ہم آہستگی سے اثر کرنے والا زہر (slow poison) کہتے ہیں، اسی طرح ہر وہ چیز جو انسان کی صحت کے لئے نقصان دہ ہو، اس کا استعمال یا تو مفید نہ ہو یا بہت ہی زیادہ ضرر رساں ہو، کسی بھی قسم کا انسانی صحت کو نقصان پہنچاتا ہو تو وہ سمّیات کے قبیل میں سے ہے، اس کا استعمال کرنا منع ہے، حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: من تحسى سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا۔(بخاری : 5778) جس آدمی نے اپنے آپ کو زہر دے کر مار ڈالا، اس کا وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا، اس حال میں کہ کل قیامت والے دن جہنم کی آگ میں اس کو گھونٹ گھونٹ پیتا رہے گا۔

چنانچہ شریعت کا اصول ہے:

الأصل في المضار التحريم۔

جو چیزیں نقصان دہ ہیں ان میں اصل یعنی ضابطہ (regulation) یہ ہے کہ وہ حرام ہوتی ہیں۔

## سمیات کا مصداق کون کون سی اشیاء ہیں؟

Which things are corroborative of poisonous?

ما هو مصداق السميات؟

زہر (poison)، موذی حشرات الارض (vexatious insects)، زہریلی جڑی بوٹیاں (vexatious, poisonous herbs) اور اس کے علاوہ وہ معدنیات (minerals) بھی شامل ہیں جو انسان کے لئے نقصان کا ذریعہ بنیں جیسے پتھر، مٹی، چونا، شیشہ وغیرہ جو مختلف درجات میں جا کر انسان کے لئے نقصان کا سبب بنتی ہیں، فقہاء کرام نے اس کے تحت ایک اصول لکھا ہے کہ ایسی اشیاء جو اپنی ذاتی (personal) اور طبعی (physical) اشیاء کے خواص (properties) کے لحاظ سے انسانی بدن یا انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہوں، وہ سب کی سب استعمال کرنا انسان کے لئے مضر ہیں، اور ایسی اشیاء کو اگر انفرادی (individual) استعمال کیا جائے تو اس سے تکلیف ہوگی تو اس کا استعمال کرنا ممنوع ہے، اور اگر ان کو کسی چیز کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے یا بطور دوا کے استعمال کیا جائے تو اس کا استعمال علاج کی غرض کے لئے جائز ہے، یعنی علاج کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

## ☆ مفترات (Drugs)

دوسری چیز مضر اشیاء میں مفترات ہے جس کو ڈرگ کہتے ہیں، مفترات کا لفظ تفتیر یا افتار سے نکلا ہے، اس کا معنی ہے کمزور کرنا، ڈھیلا کردینا، ٹھنڈا کردینا، اور یہ لفظ عام طور پر سکر (intoxication) کی ابتدائی کیفیت کو کہا جاتا ہے، یعنی وہ کیفیت جو انسان کے عقل و حواس (wisdom and senses) پر سوار ہو کر اس میں فتور (tepidity) پیدا کردے، خواہ اس فتور میں لہو و لعب (amusement) کی کیفیت پیدا ہو یا نہ ہو، جیسے افیون (opium)، ہیروئین (heroine)، چرس (hashish) اور یہ ساری چیزیں اردو میں منشیات کہلاتی ہیں، انگریزی میں ان کو (drugs) کہا جاتا ہے، ان کو بعض کتب کے اندر مخدرات (narcotics) بھی کہا گیا ہے لیکن مخدرات اور مفترات میں تھوڑا سا فرق ہے، عام کتب کے اندر جب بعض اوقات بات کی جاتی ہے تو عربی عبارات میں مفترات سے مراد خشک (dry) چیزیں ہوتی ہیں، جامد (static) ہوتی ہیں، سیال (liquid/ fluid) اور مائع (solid) نہیں ہوتیں، بعض جگہ عربی عبارات میں ان کو مسکرات (intoxicants) بھی کہا گیا ہے، اردو میں عام طور پر ان کو خشک نشہ آور اشیاء (dry narcotics) کہتے ہیں، یہ جامد شکل میں ہوتی ہیں، مائع شکل میں نہیں ہوتیں۔

علماء کرام کا اس معاملے میں فقہی اختلاف ہے کہ آیا مسکرات اور مفترات دونوں شرعاً ایک ہی حکم رکھتے ہیں یا دونوں میں فرق ہے؟

إختلاف العلماء في المسكرات والمفترات

هل حكمهما سواء أم فيه اختلاف؟

بعض علماء جیسے امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم، امام ذہبی رحمہم اللہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ مفترات بھی ایسے ہی حرام ہیں جیسے مسکرات یعنی شراب وغیرہ حرام ہیں اور ایسے ہی ناپاک ہیں جیسے شراب وغیرہ ناپاک ہیں اور ان کے استعمال کرنے پر ایسے ہی حد (punishment) جاری ہوگی جیسے شراب وغیرہ پر جاری ہوتی ہے۔

جمہور علماء، ائمہ احناف، مالکیہ، شوافع اور دوسرے بڑے ائمہ فرماتے ہیں کہ ان چیزوں کا استعمال بقدر ضرر کے، گرچہ حرام ہے لیکن یہ اس طرح ناپاک نہیں ہے جس طرح مسکرات ہیں، وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان چیزوں کے استعمال کرنے والے پر حد نہیں لگائی جائے گی، البتہ

قاضی وقت (judge of the time) کو اس کا اختیار ہے کہ وہ اس کے استعمال پر تعزیر (Aiming at punishment) کردے، سزا دیدے اور ان چیزوں کا اتنی مقدار میں استعمال کرنا جو انسانی صحت کے لئے نقصان کا ذریعہ نہ بنے یا علاج معالجہ کی غرض سے ہو تو اس کا استعمال جائز ہے، شرط یہ ہے کہ لہو ولعب مقصود نہ ہو، اس سے کوئی اور مقصد نہ ہو، چنانچہ مسکرات اور مفترات میں تین بڑے فرق ہیں:

❶ حد کے اعتبار سے فرق ہے کہ مسکرات پر حد ہے مفترات پر حد نہیں۔

❷ پاکی اور ناپاکی کے اعتبار سے فرق ہے کہ مسکرات چیزیں ناپاک ہوتی ہیں جبکہ مفترات ضروری نہیں کہ وہ ناپاک ہوں، یہ پاک ہوتی ہیں جیسا کہ جڑی بوٹیاں زہریلی ہوتی ہیں مگر ناپاک نہیں۔

❸ مفترات (drugs) کا قلیل استعمال بسا اوقات جائز ہوتا ہے، لیکن مسکرات مائعات (solid intoxicants) کا استعمال جائز نہیں ہوتا۔

ایک اختلاف آج کے دور کے اندر تمباکو (tobacco) کے حوالے سے ہے کہ تمباکو نوشی مفترات، مخدرات یا مسکرات میں سے کس کے تحت داخل ہے؟

علماء نے اس کو مفترات میں شامل کیا ہے کیونکہ تمباکو جامد ہوتا ہے مائع نہیں ہوتا اور پاؤڈر فارم کے اندر ہی یہ جسم میں داخل ہوتا ہے، یا دھوئیں کی شکل میں یہ اندر جاتا ہے، اگرچہ علماء عرب نے اس کو مائعات میں شامل کر کے اس کو حرام قرار دیا ہے لیکن عام علماء اس کو مکروہ تحریمی (Prohibited as per Shari'ah) قرار دیتے ہیں، سگریٹ نوشی اسی لئے حرام نہیں کہی جاتی بلکہ مکروہ تحریمی قرار دی جاتی ہے، اس کا استعمال گرچہ صحت کے لئے نقصان دہ ہے لیکن اس کے پینے پر وہ احکامات لاگو (applies) نہیں ہوں گے جو احکامات شراب پینے کے اوپر لاگو ہوتے ہیں کیونکہ شراب ایک مائع چیز ہے اور یہ مائع نہیں بلکہ جامد چیز ہے یا دھوئیں کی شکل میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

## ☆ مخدرات (Narcotics)

یہ وہ چیزیں ہیں جن کے استعمال سے انسان اپنے ہوش وحواس کھو دیتا ہے اور انسان کی عقل کے اوپر ایک چادر آجاتی ہے، پردہ آجاتا ہے، اندھیرا آجاتا ہے، انسان کی عقل بالکل بند ہو جاتی ہے، بعض کتب میں اس کے لئے مرقّدات کا لفظ بھی استعمال ہوا ہو جو سُلا دینے والی اشیاء (tranquilizers) کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اور بعض کتابوں کے اندر اس پر مفترات کا لفظ

بھی استعمال کیا گیا ہے، لیکن مفترات اور مخدرات میں فرق ہے اور وہ یہ کہ مخدرات انسانی عقل و حواس کو بالکل معطل (inoperative) کر دیتی ہیں جبکہ مفترات سے ہوش و حواس بالکل معطل نہیں ہوتے بلکہ مختل (disrupted) ہوتے ہیں، خلل پڑ جاتا ہے، بالکل بند نہیں ہوتے۔

مخدرات کا کیا حکم ہے؟

What is the order of narcotics?

ما ھو حکم المخدرات؟

مخدرات اشیاء کا استعمال بھی فقہاء کے نزدیک جائز نہیں ہے، ان کا استعمال بھی منع ہے، لہٰذا ان کو انتہائی مجبوری کی حالت میں استعمال کرنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں، مثال کے طور پر کوئی ایسا آپریشن کرنا ہے جس میں مریض کو سلانا ضروری ہے تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو کہ وہ درد برداشت نہ کر سکے گا یا وہ شور مچائے گا یا آپریشن کرنا مشکل ہوگا، ایسی صورت میں انسان کو پورا کا پورا یا اس عضو خاص کو جہاں پر آپریشن کرنا ہے معطل کرنے کی گنجائش ہے اور اصول پہلے ذکر کیا گیا تھا کہ الضرورۃ تتقدر بقدر الضرورۃ کہ ضرورت جہاں تک ضرورت ہے وہیں تک ہی ہوگی، لہٰذا یہ شرط فقہاء نے رکھی ہے کہ اس کے استعمال کی اجازت ہے مگر ایک حد تک ہے۔

آج کل ایک مسئلہ اس کے اندر آتا ہے جس پر ہم بات کریں گے کہ جانوروں کو بھی اسی طرح معطل کیا جاتا ہے ذبح سے پہلے جس کو شریعت میں (stunning) کہا جاتا ہے تو اس کے مسائل ذبیحہ کے احکام کے تحت آئیں گے۔

چنانچہ جو ہم نے یہ تینوں چیزیں پڑھیں، اس کو سامنے رکھتے ہوئے شریعت کے کچھ احکامات اور ضابطے سمجھ میں آتے ہیں:

① ایسی مضر اشیاء (اس میں تینوں قسمیں شامل ہیں) جن کا استعمال کرنا یقینی طور پر نقصان کا ذریعہ بنے مثلاً انسان کی جان ہی چلی جائے یا انسان کسی مہلک بیماری کا شکار ہو جائے جیسے سمیات، یا انسان کی عقل کام کرنا ہی چھوڑ دے جیسے مخدرات، یا انسان کی عقل تو کام کرے مگر اس میں فتور آجائے جیسے مفترات ہے، تو جب ان کے استعمال سے یقینی طور پر یہ بات سامنے آجائے کہ نقصان ہوگا تو استعمال شرعاً جائز نہیں، بعض صورتوں میں یہ حرام ہوں گی اور بعض صورتوں میں مکروہ تحریمی ہوں گی۔

② جن چیزوں میں یقین تو نہ ہو لیکن غالب گمان ہو کہ جان چلی جائے گی، یا عقل ضائع ہو جائے گی یا عقل میں فتور آجائے گا، غالب گمان ہے کہ یہ (slow poison) ہے تو اس کا حکم بھی وہی ہے جو پہلی قسم کا ہے۔

③ وہ اشیاء جن کے استعمال سے فوراً جان جانے کا خطرہ ہو، ان کا استعمال بھی جائز نہیں ہے۔

④ جن اشیاء میں مضرت کا پہلو ختم ہو جائے، مثال کے طور پر جڑی بوٹی تھی اور اس کے استعمال سے تکلیف ہو سکتی تھی، لیکن اس کے اندر ایسی چیزیں ملا دی گئیں کہ اس کا ضرر جاتا رہا اور اب اس سے نقصان نہیں ہوتا، یا پھر کسی ایسی چیز کے ساتھ اس کو حل کر لیا گیا کہ اس کے اثرات ختم ہو گئے تو پھر اس کا استعمال جائز ہو جائے گا۔

⑤ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو اشخاص کے اعتبار سے ضرر رساں ہوتی ہیں، اور بعض افراد کو اس سے ضرر نہیں ہوتا، تو اس چیز کو اشخاص کے اعتبار سے دیکھا جائے گا، اور اس کی پہچان اطباء (physicians, practitioners, doctors) سے ہو گی کہ فلاں چیز فلاں کے لئے مضر ہے، جیسے کہ نمک، شوگر، سگریٹ وغیرہ، ایسی چیز جس کا ضرر تفاوت (difference/ dissimilarity) کے ساتھ ہو کہ کسی کو ہو اور کسی کو نہ ہو تو اس کا علم اطباء کے ذریعے ہو گا، اور پھر آدمی کو اس کی صحت کے حوالے سے بتایا جائے گا۔

⑥ جمہور فقہاء کے نزدیک خشک نشہ آور اشیاء یعنی مفترات اور مخدرات کی قلیل مقدار جو کہ غیر مسکر ہو حرام نہیں ہے، شریعت کے اصول کل مسکر حرام کے متعلق جمہور فقہاء فرماتے ہیں کہ یہ صرف مائعات سے متعلق ہے۔

⑦ مسکرات کی ناپاکی کا حکم مائع اشیاء کے ساتھ خاص ہے، چنانچہ جو اشیاء خشک ہیں اور نشہ آور ہیں ، ان کا ناپاک ہونا ضروری نہیں، ممکن ہے کہ ان کا داخلی استعمال نقصان پہنچاتا ہو، لیکن خارجی استعمال میں ممکن ہے کہ اس کا استعمال مفید ہو، جیسا کہ بہت سی دوائیاں لگائی جاتی ہیں، تو ایسی چیزوں کا استعمال خارجی طور پر جائز ہو گا۔

⑧ حد لگانے کا حکم صرف مائعات مسکرات کے ساتھ خاص ہے، خشک نشہ آور اشیاء کے استعمال پر اگر اس میں سکر موجود بھی ہو، حد جاری نہ ہو گی البتہ قاضی وقت کو تعزیر کا اختیار ہے۔ **الموسوعة الكويتية** میں اہم عبارت موجود ہے:

الحكم الفقهي أن نجاسة المسكرات مخصوصة بالمائعات منها وهي الخمر اللتي سميت رجسا في القرآن الكريم وما يلحق بها من سائر المسكرات.

**وفي تكملة رد المختار:** أما الجامدات فلا يحرم منها إلا الكثير المسكر، ولا يلزم من حرمته نجاسته كالسم القاتل فإنه حرام مع أنه طاهر.

**وفي الدر:** في البنج والحشيشة إن أكل من ذلك لا حد عليه وإن سكر، بل يعزر بما دون الحد.

**وقال إبن العابدين رحمه الله:** بأن الشرع أوجب الحد من المشروب، لا المأكول.

# تمرین ۷

خالی جگہ پر کریں۔

① ___ چیزوں کی اللہ تعالی نے خصوصی حفاظت فرمائی ہے۔

② ___ اشیاء اس لئے حرام کی گئی ہیں کہ اس میں عقل کا نقصان ہے۔

③ سمّیات کا معنی ___ ہے۔

④ شریعت کا اصول ہے کہ جو چیزیں نقصان دہ ہیں ان میں اصل یہ کہ وہ ___ ہوتی ہیں۔

⑤ عام علماء کرام تمبا کو کو ___ میں شامل کرتے ہوئے اسے ___ قرار دیتے ہیں۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① سمیات نشہ کے قبیل سے کہلائی جانے والی اشیاء ہیں۔

② مفترات عام طور پر خشک چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

③ مفترات کے استعمال کرنے والے پر حد جاری نہیں ہوتی۔

④ سلا دینے والی اشیاء کے لئے عربی کتب میں مخدرات کا لفظ آیا ہے۔

⑤ مسکرات اور مفترات میں ایک بڑا فرق ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① مسکرات اور مفترات میں فرق بیان کریں۔

② مخدرات اور مفترات کی تعریف مع ان کے حکم بیان کریں۔

③ سمّیات کی تعریف اور اس کا مصداق بیان کریں۔

④ شریعت مطہرہ کے تمام احکام کا دائرہ کار جن مخصوص اشیاء کے گرد گھومتا ہے ان کو تفصیلا بیان کریں۔

## اسباب حرمت میں چوتھا سبب، استخباث/استقذار

Fourth reason of prohibition Filthiness

السبب الرابع من أسباب التحريم هو الإستخباث/الإستقذار

### طیب کا لغوی معنی

Lexical meaning of Tayyib

معني الطيب لغة

### طیب معنی کا لغت وشرع میں مصداق

Corroboration of Tayyib meaning in the dictionary and Shari'ah

مصداق الطيب لغة وشرعا

### طبیعت سلیمہ کا استخباث میں کیا دخل ہے؟

What is the contribution of Unblemished nature in Filthiness?

ما دور الطبع السليم في الإستخباث؟

آج کا سبق اسباب حرمت کے چوتھے سبب سے متعلق ہے، اسے استخباث بھی کہتے ہیں اور استقذار بھی کہتے ہیں، یعنی کسی چیز کا طبعی طور پر (physically) ناپسندیدہ ہونا، اور اس ناپسندیدہ چیز سے بچنے کو استخباث کہتے ہیں، قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے: وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ( الاعراف:157) خبیث کا لفظ ہر طبعی ناپسندیدہ چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے، قرآن کریم نے طیبات اختیار کرنے اور خبائث سے اجتناب برتنے کا حکم دیا ہے، لہذا اس سبق میں یہ جاننا ضروری ہے کہ طیب کسے کہتے ہیں، اس کا مصداق (corroborative) کیا ہے، اور اس کے متعلق شرعی احکام کیا کیا ہیں؟

طیب کا معنی:

Meaning of Tayyib

معنى الطيب:

طیب کا لفظ عربی لغت کے اعتبار سے ہر اس چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے جو انسان کی طبیعت کو پسند ہو، اور انسان اسے اختیار کرنا اپنے لیے بہتر سمجھے۔ اس لفظ کے لغوی معنی میں اہل لغت اور علماء نے مختلف معانی ذکر کیے ہیں۔

☆ علامہ ابن جریر طبری (224ھ-310ھ) اور علامہ ابن عاشور مالکی (1296ھ-1393ھ) نے طیب بمعنی پاک اور طاہر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: أصلُ معنَى الطيِّبِ الطَّاهِرُ والزَّكَاة (التحرير والتنوير:111/6)

☆ علامہ فخر الدین رازی (544ھ-606ھ) نے طیب کا معنی قابل لذت (tasteful) ہونا بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: الطيِّبُ في اللُّغةِ هُوَ المُستَلَذ۔ (التفسير الكبير: 490/11)

☆ بعض علماء نے اسے اباحت (purity) کے معنی میں لیا ہے، جیسے علامہ ابن عاشور نے بھی نقل کیا ہے۔

☆ علامہ ابو بکر جصاص (305ھ-370) نے طیب کے معنی کو حلال کے معنی میں ذکر کیا ہے۔ (احکام القرآن: 370/3)

خلاصہ یہ کہ طیب کا لفظ عام طور پر تین معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

① چیز حلال ہو۔

② عقل اور بدن کے لئے نقصان دہ نہ ہو (غيرُ مضرٍّ للعُقُوْلِ والأبْدَان) {harmless for wisdom and bodies}۔

③ طبیعت سلیمہ اسے پسند کرے۔

ان چیزوں کا علم کیسے ہوگا؟

How will get the knowledge of these things?

كيف يعلم هذه الأشياء؟

☆ حلت کا ماہرین شریعت (Shari'ah experts) سے معلوم ہوگا۔

☆ غیر مضر (harmless) ہونے کا سائنسدانوں (scientists) سے معلوم ہوگا۔

☆ طبیعت سلیمہ کی پسندیدگی کا فطرت سلیمہ (Unblemished nature) والوں سے پتہ چلے گا۔

☆ طیب کا مصداق: Corroborotive of Tayyib

مصداق الطیب:

اس کے مصداق میں لغت کا کتنا دخل ہے، اور شریعت کا کتنا دخل ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے، مالکیہ فرماتے ہیں کہ طیب کا لفظ جہاں پر بھی استعمال ہوا ہے، وہ سب طیبات ہیں، اسی طرح جہاں کسی چیز پر نص (Text of Qur'an and Sunnah) وارد نہیں ہوئی تو وہ بھی طیب ہے، اور استعمال جائز ہوگا، گویا ان کے نزدیک نفس حلال کے لئے طیب کا لفظ استعمال ہوتا ہے، چاہے وہ طبیعت کو مرغوب (likeable) ہو یا نہ ہو۔

جمہور فقہاء فرماتے ہیں کہ طیب کے لفظ میں لغوی اور شرعی دونوں معانی کو دیکھا جائے گا۔ قرآن نے طیبات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ۔ (المائدۃ:4)

آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا کیا چیزیں حلال ہیں؟ تو آپ کہہ دیجیے کہ پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں، یہاں اگر طیبات سے مراد حلال لیا جائے، تو معنی یوں بنے کہ حلال چیزیں حلال کی گئی ہیں، تو مضمون ایک ہو جائے گا اور غیر واضح ہوگا، لوگوں کے مزاج میں ہے کہ بہت سی حلال چیزوں کو ناپسند کرتے ہیں، چنانچہ کیڑے مکوڑے اور انسان کے ناک اور منہ سے نکلنے والی رطوبات (fluids) کی حرمت پر اگرچہ کوئی نص صراحت کے ساتھ موجود نہیں، لیکن اسے کراہت (disgust) کا درجہ دیا گیا ہے، کیونکہ طبیعت سلیمہ (healthy instinct) اسے پسند نہیں کرتی۔ جمہور کے قول کو علماء نے راجح قرار دیا ہے۔

کسی چیز کے خبیث ہونے کا ضابطہ:

The regulation to be filthy of something

قاعدۃ استخباث شيئ

کسی چیز کے خبیث ہونے کا فقہاء کرام کے نزدیک کیا ضابطہ ہے؟

کیا اس کا اعتبار صرف خارجی طور پر ہوگا، یا داخلی طور پر بھی ہوگا؟

اگر اس میں کراہت ہو تو کراہت کا مدار کس کے ذوق (taste) پر ہوگا؟

طبیعت سلیمہ کونسی مراد ہے؟

کسی چیز کے استخباث پر اطلاق کا اعتبار:

Trust of releasing on filthiness of anything

اطلاق الإستخباث علي شيء:

کسی چیز پر استخباث اور طبعی کراہت کا اطلاق اس کے ذاتی اوصاف (qualities) کے اعتبار سے ہوگا، کہ وہ چیز اپنی ذات کے اعتبار سے مستخبث (insidious) ہو۔ چنانچہ اگر کوئی چیز ذاتی عوارض سے مستخبث نہ ہو تو اسے خبیث نہیں کہا جائے گا، اور نہ کراہت کا حکم ہوگا۔ جیسے دودھ پاک ہے اور اس میں مکھی گر جائے، تو مکھی نکالنے کے بعد اس میں کوئی کراہت نہ رہے گی کیونکہ دودھ اپنی ذات میں پاک ہے، اور مکھی خارجی عوامل میں سے تھی جو اس میں شامل ہوگئی۔

طیب کا اطلاق داخلی چیزوں کے اعتبار سے ہے۔

قرآن کریم میں حلالا طیبا مذکور ہے، حلال کا لفظ عام ہے اور طیب کا لفظ حلال کی بنسبت خاص ہے، لہٰذا کسی چیز کے طیب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ حلال ہو، بہت سی چیزیں حلال تو ہیں لیکن طیب بھی ہوں یہ ضروری نہیں، جیسا کہ شیر کی کھال دباغت (tanning) کے بعد پاک ہو جاتی ہے، لیکن اس کا خارجی استعمال جائز ہے، داخلی نہیں، شریعت مطہرہ نے انسانی ذوق کا خیال رکھا ہے، لہٰذا حلال کے اندر تو داخلی اور خارجی دونوں موضوع آ جاتے ہیں، لیکن طیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ چیز داخلی استعمال کے لئے ہو، لہٰذا اس کا پاک ہونا اور انسانی صحت کے لئے غیر مضر ہونا ضروری ہے۔ جو چیز پاک نہ ہوئی یا انسانی صحت کے لئے مضر ہوئی اگرچہ حلال بھی ہے لیکن اس کا استعمال جائز نہیں ہوگا۔

طبیعت سلیمہ کس کی معتبر ہے؟

Whose Unblemished nature is respected?

من نثقه في الطبع السليم؟

طیب میں دار و مدار طبیعت سلیمہ کا ہے، تو طبیعت سلیمہ میں کس کی طبیعت معتبر ہے؟ کن لوگوں کا ذوق معتبر ہے؟

علماء نے نقل کیا ہے کہ ذوق ان لوگوں کا معتبر ہے جو اخلاق حسنہ سے متصف ہوں، معاشرے میں اچھے رہن سہن والے ہوں اور شہری مزاج کے حامل ہوں۔ چنانچہ دیہاتی مزاج کے لوگوں کا ذوق معتبر نہیں۔

☆ علامہ فخر الدین رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: العبرةُ في الإستِلذَاذِ والإستِطَابة لأهل المُرُوءةِ والأخلاق الجميلة فإنَّ أهلَ البَادِية يستَطِيبُونَ أكلَ جميعِ الحَيوَانَات. لہٰذا اس میں اعتبار شہر والوں کا ہو گا۔

☆ علامہ شامی نے بھی لکھا ہے کہ ولَم يُعتَبَرْ أهلُ البوَادِي کہ اہل بوادی کا اعتبار نہیں۔
یہاں کچھ اختلاف آتا ہے کہ شہری لوگ کون سے ہیں، اور کن کا ذوق معتبر ہے؟

☆ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اہل عرب کا ذوق معتبر ہو گا، کیونکہ قرآن کے اول مخاطب وہی ہیں، اور عرب ایک معتدل (temperate / moderate) قوم ہے، ان کا ذوق اعلیٰ ہے، اور ان میں اس حوالے سے ہر دور میں تمیز رہی ہے۔

☆ مذکور بالا قول کو جمہور نے رد کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس قول میں ہر قوم کے اہل ذوق لوگوں کا، اور طبائع سلیمہ رکھنے والوں کا ذوق معتبر ہو گا، اسی کو علامہ جصاص اور ابن تیمیہ رحمہااللہ (621ھ-728ھ) نے راجح قرار دیا ہے۔ انہوں نے یہ بات اصولی طور پر لکھی ہے کہ شریعت مطہرہ کا خطاب ساری دنیا کے لوگوں سے ہے، کسی ایک قوم کو متعین کرنا گویا باقیوں کے ذوق کی نفی ہے اور اس پر دار و مدار نہیں رکھا جا سکتا۔

دوسری بات اس حقیقت سے انکار نہیں کہ عربوں میں بہت سی ایسی قومیں تھیں جن میں ناپسندیدہ جانوروں اور کھانوں کا رواج تھا، جاہلیت میں بھی ایسی بہت سی چیزیں تھیں، جن سے اسلام نے آکر منع کیا، گویا کہ ان کے ذوق کا اعتبار نہیں، مشہور واقعہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گوہ (iguana) کا گوشت پیش کیا گیا، تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ کو اس سے روک لیا، حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں، لیکن یہ ہم لوگوں میں نہیں پایا جاتا۔

حضور اکرم ﷺ کو اس سے طبعی کراہت ہوئی، اور اس وقت دستر خوان پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ موجود تھے، انہوں نے اپنے قریب کیا اور گوشت تناول فرمایا۔

حضور اکرم ﷺ نے نہ تو اسے حرام قرار دیا، اور نہ خود اسے اختیار کیا، تو ذوق کا اندازہ ہوا، کہ عربوں میں بھی بہر حال ذوق مختلف رہے ہیں، ذوق میں بھی فرق ہوتا ہے، کہ مختلف علاقوں کے لوگوں کا ذوق مختلف ہو۔

☆ علماء فرماتے ہیں کہ خباثت اور استطابت کا تعلق امورِ نسبتیہ سے ہے، کچھ چیزیں بعض لوگوں کے ذوق کے اعتبار سے ہیں تو ان کی گنجائش ہے، اور کچھ چیزیں دوسرے لوگوں کے

مزاج کی ہیں، لہٰذا ایک ہی قاعدہ لاگو نہیں کیا جا سکتا، البتہ جن کے ذوق اور طبیعت کو معیار بنایا جائے، ضروری ہے کہ وہ معتدل مزاج ہوں، اور کوئی چیز ایسی شامل نہ کی جائے جو شریعت کے احکام کی خلاف ورزی ہو۔

چنانچہ جب ہم کسی چیز کے متعلق بات کرتے ہیں کہ یہ طیب ہے، تو اس میں دو جہت سے نگاہ رکھنا ضروری ہے۔

① کوئی ایسی چیز نہ ہو جس کے متعلق شریعت کا کوئی قول حرمت یا کراہت کا موجود ہو، اگر شرعی حکم موجود ہے تو چاہے کتنا ہی سلیم الطبع انسان (Unblemished nature) پسند کرے، اسے اختیار کرنا جائز نہیں، کیونکہ نص موجود ہے، البتہ جہاں نص خاموش ہو اور مجتہد فیہ مسئلہ ہو تو وہاں بہر حال مختلف قوموں اور ذوق کا اعتبار ہوگا، جیسا کہ ایک مسئلہ جھینگے (prawn) کا آتا ہے۔ اس میں ایک تعریف کا اختلاف ہے کہ یہ مچھلی میں شامل ہے یا نہیں، دوسرا ذوق کا مسئلہ ہے۔ یعنی کچھ اقوام کے نزدیک مچھلی کی قسم میں داخل ہو کر مفید سمجھا جاتا ہے، اور جائز ہے اور بعضوں کے نزدیک مچھلی نہیں لہٰذا عدم جواز (impermissibility) ہے، جھینگے کے حوالے سے نص خاموش ہے، اور تعریف کے فرق کی وجہ سے دونوں اقوال موجود ہیں۔

② جس چیز کو طبیعت سلیمہ پسند کرے، وہ اپنی ذات میں نجس نہ ہو، اور وہ چیز انسانی صحت، اخلاق اور روح کے لئے بھی مضر نہ ہو۔

جب ہم حلال اور طیب کی بات کرتے ہیں تو طیب کو بعض لوگ حفظان صحت (hygiene) کی طرف لے جاتے ہیں، اسی کے ساتھ مخصوص کر دیتے ہیں، اور یہ اس شرعی اصطلاح (terminology) کے ساتھ زیادتی ہے۔ طیب کا لفظ بہت وسیع ہے، اس لیے صرف حفظان صحت کے ساتھ مخصوص کرنا اور یہ کہنا کہ جو چیز حفظان صحت کے اصولوں سے ہٹ کر ہے وہ حرام ہے، شرعاً ناپسندیدہ بات ہے، بیشک شریعت اس کی داعی ہے کہ ان چیزوں کو اختیار کیا جائے جو پاک صاف اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہوں، لیکن آج کل جو چیز حفظان صحت کے معیارات پر پوری نہیں اترتی، اسے طیب نہیں کہا جاتا، اگر ہم ایسی چیزوں کو نکال دیں تو سب سے پہلے ہمارا باورچی خانہ اور چھوٹی انڈسٹریز متاثر ہوں گی، لہٰذا یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ حفظان صحت ضروری ہے لیکن طیب کا معنی وسیع ہے۔

کسی چیز کی حلت اور حرمت کا علم نص کے ذریعے ہوتا ہے، پھر اس کے بعد طیب کا اعتبار ہوگا، بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو کسی انسانی طبیعت کو فی الوقت اچھی نہ لگیں، لیکن شریعت نے

اسے حلال قرار دیا ہو، لہٰذا اسے حرام نہیں کہا جا سکتا، جیسے انڈسٹری میں اگر دودھ میں مکھی گر جائے تو اسے حفظان صحت کے اصولوں کے خلاف قرار دیا جائے گا، لیکن شریعت اسے طیب سے خارج نہیں کرتی، لہٰذا اس بحث میں اعتدال کی ضرورت ہے۔

بعض لوگوں نے اسے ایک اور معنی میں بیان کیا ہے، اس میں بھی مغالطہ ہے، بعض جگہ دکھانے کے عمل (presentation) کے دوران منظر دکھایا جاتا ہے کہ قربانی ہو رہی ہے، خون پھیلا ہوا ہے، اطراف میں لوگ بیٹھے ہیں، اور ایک دوسرا منظر دکھاتے ہیں کہ خوبصورت پلانٹ ہے صاف ستھری جگہ ہے وہاں خنزیر (pork / pig) ذبح ہو رہا ہے، اب تو ایسا نہیں ہوتا، لیکن جب لوگوں میں آگہی (awareness) نہیں تھی، تب ایسا کیا جاتا تھا، پھر پوچھا جاتا تھا کہ ان دونوں مناظر میں حفظان صحت اور طیب کیا ہے؟ لوگ پہلے منظر میں گندگی دیکھتے تو اسے حفظان صحت کے خلاف قرار دیتے، اور دوسرے منظر کو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق سمجھتے، لیکن یہ غلط ہے، یہاں دھوکہ دہی سے کام لیا جا رہا ہے، طیب کے مصداق کا رخ موڑا جا رہا ہے۔

طیب کا لفظ شرعی اصطلاح ہے، اسے اس کے دائرہ کار تک رکھنا ضروری ہے، چونکہ ہم علماء ہیں اور دین کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں اس لیے اس کی ہر اصطلاح کی حفاظت بھی ضروری ہے، ہم ایک بات اور کہتے ہیں کہ اگر آپ کو حفظان صحت کی بات کرنی ہے تو بالکل کریں، لیکن اس کے لیے لفظ نظیف (clean / pure) ایجاد کر لیں، نظیف صفائی ستھرائی کو کہتے ہیں، اور یہ عام ہے شریعت نے اسے پسند کیا ہے، لہٰذا جب حفظان صحت کی بات کریں تو یہ لفظ استعمال کریں، تاکہ طیب کا لفظ اپنے مصداق پر رہے اور نظیف کا لفظ جو بعض معنوں کے اعتبار سے بہت وسیع ہے، اور بعض معنوں کے لحاظ سے مختصر مفہوم رکھتا ہے، اس سے طیب کی اصطلاح الگ ہو جائے گی۔

## خلاصہ سبق

☆ اسباب حرمت کا چوتھا سبب خباثت ہے، خباثت کے مقابل طیب ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ کسی بھی چیز کے طیب ہونے کے احکامات مذکور کر دیے گئے ہیں۔

☆ یہ بھی ذکر کیا گیا کہ طیب وہ چیز ہو گی جو پہلے حلال ہو گی پھر طیب کہلائے گی۔

☆ لفظ طیب کا استعمال داخلی استعمال کی چیزوں میں ہوتا ہے، خارجی استعمال تو بطریق اولی جائز ہو گا۔

☆کوئی طاہر چیز خارجی استعمال کے لئے ہو اور طیب نہ ہو تو بھی اس کا خارجی استعمال جائز ہے۔

مثال: E120 یہ ایک کیڑا ہے، جس کے متعلق آئندہ اسباق میں بتایا جائے گا، یہ ان کیڑوں میں سے ہے جن میں خون ہی نہیں ہوتا، اور یہ عام طور سے رنگوں میں استعمال کیا جاتا ہے، اب اس کیڑے کی وجہ سے داخلی استعمال جائز نہیں، لیکن اس میں بہنے والا خون نہیں اس لیے خارجی استعمال جائز ہے، ایسی چیز جو خارجی استعمال کی ہو اور اس میں یہ کیڑا شامل ہو حلال شمار کی جائے گی، لیکن داخلی استعمال کی اجازت نہیں ہو گی۔

# تمرین ⑧

خالی جگہ پر کریں۔

① طیب کی ضد ___ ہے اور اس کی حرمت ___ سے ثابت ہے۔

② کسی چیز پر خباثت اور طبعی کراہت کا اطلاق اس کے ___ کے اعتبار سے ہوگا۔

③ کسی چیز کے طیب ہونے کا فیصلہ اس کی ___ کے بعد ہی کیا جائے گا۔

④ E120 کا استعمال اس کی ــــ ___ ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

⑤ جھینگے کے حوالے سے ___ خاموش ہیں اور اس میں علماء کا اختلاف اس کی ___ کے فرق کی وجہ سے ہے۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① لفظ طیب عموماً تین معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

② کسی چیز کا غیر مضر ہونا سائنسدانوں سے معلوم ہوتا ہے۔

③ کوئی چیز طیب ہو تو وہ لازمی حلال ہے۔

④ جن کے ذوق کو معتبر مانا جائے ان کا معتدل مزاج ہونا ضروری ہے۔

⑤ کسی چیز کے طیب ہونے میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ hygiene ہو۔

سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① طیب کا مفہوم تفصیل سے بیان کریں۔

② طبیعت سلیمہ کن لوگوں کی معتبر ہے۔

③ طیب کے متعلق کن دو جہات پر نگاہ ضروری ہے۔

④ کیا کسی چیز کا طیب ہونا اور حفظان صحت کے اصولوں پر اترنا ایک ہی بات کے دو رخ ہیں؟ مثال سے وضاحت کریں۔

# سبق نمبر ۹

## طاہر، حلال، طیب، نظیف (THTN)

## کابیان ومصداقات

## تعریف الطاهر و الحلال والطيب والنظيف في موسوعة صناعة الحلال و أمثلته

## Definitions and corroborations of Taahir, Halal, Tayyib, Nazif (THTN) in the Halal field

طیب کی اہم مثالیں

الأمثلة المهمة للطيب:

Important examples of Tayyib

فقہ الحلال میں اب تک ہمارے سامنے چار الفاظ مذکور ہوئے!

1. طاہر Taahir
2. حلال Halal
3. طیب Tayyab
4. نظیف (Nazif) صاف Clean

☆ان چاروں کے معانی مندرجہ ذیل ہیں:

الطهارة لغة وشرعا

① طہارت کا لغوی معنی: پاک کرنا۔
شرعا: کسی ناپاکی کو دور کرنا چاہے حقیقی ہو یا حکمی۔
② نظیف: کسی چیز سے گندگی کو دور کرنا۔

گویا

طاہر: حقیقی اور حکمی یعنی معنوی گندگی سے پاک چیز کو کہتے ہیں۔
نظیف: کسی چیز کا عیب اور نقصان سے پاک ہونے کو کہتے ہیں۔

طاہر اور نظیف کے درمیان کی نسبتیں:

النسبة بين الطاهر والنظيف:

Affinities between Taahir and Nazif

عرف عام کے اندر طاہر اور نظیف دو مترادف (synonyms) الفاظ ہیں لیکن لغت کے اعتبار سے دونوں کے اندر تین طرح کی نسبتیں ہیں:

❶ مساوات (Equality): دونوں کا معنی ایک جیسا ہے یعنی کہ پاک ہونا۔

❷ عموم خصوص مطلق (General specific absolute): ایک لفظ عام ہوتا ہے اور ایک لفظ خاص ہوتا ہے چنانچہ جو عام ہوتا ہے وہ خاص کے معنی کو بھی شامل کر لیتا ہے لیکن جو خاص لفظ ہوتا ہے وہ عام کے سارے معانی کے اندر نہیں پایا جاتا، اس اعتبار سے طاہر کا لفظ عام (common) ہے اور نظیف کا لفظ خاص (proper) ہے۔

طاہر کا معنی: حسی اور معنوی صفائی (Sensory and meaningful cleansing)۔

نظیف کا معنی: صرف حسی صفائی (Only sensory cleansing)۔

تو گویا کہ نظیف کے اندر ایک معنی تو پایا جا رہا ہے (یعنی حسی صفائی) لیکن دوسرا معنی نہیں پایا جا رہا (یعنی معنوی صفائی)۔

☆ مثال: میلا کپڑا طاہر ہے لیکن نظیف نہیں ہے.

❸ عموم خصوص من وجہ (General and special reasons): اس میں ایک مادہ (substance) اجتماعی (collective) ہوتا ہے اور دو مادے افتراقی (disaffiliative) ہوتے ہیں، طاہر اور نظیف ان دونوں کا معنی ہے: صاف ہونا، ایک جہت سے ایک چیز پائی جا رہی ہے اور ایک جہت سے ایک چیز نہیں پائی جا رہی، ظاہراً صاف ہو باطناً صاف نہ ہو، باطناً صاف ہو ظاہراً صاف نہ ہو، اسی طرح صاف ستھرا کپڑا جس پر ایسی ناپاکی لگی ہو جو غیر مرئیہ ہو (آنکھوں سے نظر نہ آتی ہو) {Not visible to the eye} اس کو ہم نظیف کہیں گے لیکن طاہر نہیں کہیں گے۔

☆ اسی طرح حلال اور طیب بھی لغوی اعتبار سے مختلف المعانی ہیں:

قرآن کریم کے اندر طیب کا لفظ خبیث کی ضد واقع ہوا ہے اور اس کے معنی حلال کے بھی ہیں (يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ) اور لفظ طیب حلال کی بھی صفت واقع

ہوا ہے (كُلُوا مِمَّا فِي الأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّبًا) جس سے پتہ چلتا ہے کہ حلال اور طیب میں فرق ہے، حلال اور طیب میں بھی تین نسبتیں پائی جاتی ہیں!!!

❶ مساوات: حلال ہونا

❷ عموم خصوص مطلق: حلال عام ہے اور طیب خاص ہے، ہر وہ چیز جو قابل لذت (likeable) یا قابل لذت نہ (unlikeable) ہو، وہ چیز ظاہری اعتبار سے مضر (harmful) ہو یا نہ ہو حلال ہو سکتی ہے لیکن طیب صرف وہی چیز ہو گی جو قابل لذت ہو اور غیر مضر ہو۔

❸ عموم خصوص من وجہ: اس میں ایک مادہ اجتماعی اور دو مادے افتراقی ہیں۔

اجتماعی: مرغوب (desirable) ہونا، حلال چیز بھی مرغوب ہوتی ہے اور طیب بھی مرغوب ہوتی ہے۔

افتراقی: حلال ہونا پاک نہ ہونا، جیسے حلال گوشت پر پیشاب گر جائے تو حلال تو ہے پاک نہیں ہے، پاک ہونا حلال نہ ہونا۔

جیسے غیر شرعی ذبیحہ جو ظاہراً پاک ہے لیکن حلال نہیں ہے۔

اسی طرح شیر کی کھال دباغت سے پاک ہے لیکن کھانا حلال نہیں، راکھ اور مٹی پاک ہے لیکن کھانا مکروہ ہے!!

ان سب باتوں سے طاہر، حلال، طیب اور نظیف کی نسبتیں واضح ہو گئیں!!

اگر ان چاروں کو ایک خانے میں بٹھائیں تو فقہ الحلال میں اس کی ترتیب اس طرح بنتی ہے۔

طاہر حلال طیب نظیف اور اس کو یاد اس طرح رکھ سکتے ہیں (THTN)

طاہر اعم العام ہے، حلال عام ہے، طیب خاص ہے، نظیف اخص الخاص ہے۔

گویا کہ جو جتنا عام ہو گا اس کا دائرہ اتنا وسیع ہو گا اور جو جتنا خاص ہو گا اس کا دائرہ اتنا محدود ہو جائے گا۔

## طاہر اور حلال ہونے کا علم کیسے ہو گا؟

## كيف يعلم طهارة الشئ و حلته ؟

How do you know is it Taahir and Halal?

- طاہر اور حلال کا علم نص سے ہو گا۔

It will known by the Text of Quran and Sunnah

- طیب کا علم طبیعت سلیمہ سے ہوگا۔

Tayyib will known by Unblemished nature/ Sound hearted nature

- نظیف کا علم عرف سے ہوگا۔

Nazif will known by agname

① جو چیز عرف کے اندر صاف سمجھی جارہی ہے،اس کا استعمال اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک یہ طاہر اور حلال نہ ہو۔(یعنی ان کے پیچھے طاہر اور حلال کی back نہ ہو)۔

② چاروں الفاظ پاکی کے معنی کو بیان کررہے ہیں ،اگر ہم پاکی کا معنی دیکھیں تو طاہر اور حلال ظاہری اور باطنی پاکی کو بھی بیان کرتے ہیں اور داخلی اور خارجی پاکی کو بھی بیان کرتے ہیں، جبکہ طیب کا لفظ صرف باطنی پاکی پر اور داخلی صفائی پر دلالت کرتا ہے، جبکہ نظیف کا لفظ ظاہری اور خارجی صفائی پر دلالت کرتا ہے۔نظیف میں پاکی کا مفہوم نہیں آتا۔

عام حالات میں طاہر کا لفظ اکل(کھانا){Food} اور کسب(کمانا){earning} میں استعمال ہوتا ہے. جبکہ حلال کا لفظ زیادہ تر کسب کے اندر ملتا ہے جبکہ اکل میں بھی ہے،جب حلال کا لفظ اکل میں آتا ہے تو اس کے ساتھ طیب کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو طیب کا لفظ اکثر ہمیں اکل میں ملتا ہے، حلال کا لفظ امور ذاتیہ (personal affairs) میں سے ہے اور طیب کا لفظ امور صفاتیہ (attributes) میں سے ہے ۔

وبضدها تتبين الأشياء

چیزیں اپنی ضد سے سمجھ آتی ہیں۔

Things are understood by their opposite

❶ طاہر کی ضد نجاست۔

❷ حلال کی ضد حرام۔

❸ طیب کی ضد خبیث۔

❹ نظیف کی ضد وسخ/غیر نظیف (گندا ہونا/میلا ہونا)

جب کوئی چیز طاہر نہیں ہے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کیا تبدیلی پیش آئی کہ یہ طاہر نہ رہی، کونسا سبب پیش آیا؟

طاہر میں تبدیلی کا سبب اذواق ثلاثہ (three tastes) ہیں ۔

(اذواق،ذوق کو کہتے ہیں)

① رنگ (لون) {colour}

② بو (رائحۃ) {smell}

③ مزہ (طعم) {taste}

جب یہ بدل جائیں تو وہ چیز طاہر نہیں رہتی!

حلال کے اندر تبدیلی حرمت سے ہوگی اور اسباب حرمت ہم پڑھ چکے ہیں!

طیب کی تبدیلی خبث سے ہوتی ہے اور خباثت ایک مستقل ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے کوئی چیز حرام ہو جاتی ہے یا حرام کے بالکل قریب آجاتی ہے۔

**اب ان اصطلاحات کا عام طور پر استعمال کہاں کہاں ہوتا ہے؟**

أين تستعمل هذه الإصطلاحات في عامة الأحوال؟

Now where are these terms have commonly used?

☆ طاہر کا استعمال دینی امور (Religious affairs) میں ہوتا ہے، یہ بہت عام ہے۔

☆ حلال کا استعمال شرعی اور فقہی امور (Shariah and Jurisprudential matters) میں ہوتا ہے جہاں پر کوئی حکم بیان کیا جا رہا ہو (گویا طاہر کا لفظ آداب میں بھی چلا جاتا ہے جب کہ حلال کا لفظ احکامات کے اندر آتا ہے)

☆ طیب کا استعمال طبعی امور (physical affairs) میں آتا ہے جس کا تعلق انسان کی خاص طبیعت کے ساتھ ہے۔

☆ نظیف کا لفظ انتظامی امور (administrative matters) میں استعمال ہوتا ہے۔

بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو حلال بھی ہیں اور طیب بھی ہیں لیکن ہمارے ہاں حفظان صحت (hygiene) کے مسائل کو لے کر ان چیزوں کو جو انتظامی امور ہیں جو نظیف کے تابع ہوتے ہیں ،ان کو طیب کے زمرے (category) سے نکال دیتے ہیں جبکہ شریعت نے ان کو طیب قرار دیا ہے۔ ہم یہ اتنا بڑا فرق اس لیے کرتے ہیں کہ اسے طیب کے دائرہ سے نہ نکالیں جبکہ قرآن اور حدیث اور شریعت مطہرہ کسی چیز کو حلال اور طیب کہہ رہی ہے اور وہ حفظان صحت کے بیان کردہ عالمی معیارات (World Standards) پر پورا نہیں اترتی تو اسے حرام نہیں کہا جائے، بلکہ صفائی کی ترغیب دی جائے کہ صفائی کا خارجی اور انتظامی امور میں خیال رکھو، لیکن حفظان صحت کے لیول پر نہ ہونے کی وجہ سے کسی چیز کو طیب سے خارج کرنا یہ زیادتی ہے اور شریعت کے حکم کے اندر تبدیلی کرنا ہے۔

## مثال نمبر ①:

کھلی دکانوں پر بکنے والا گوشت اور مرغی کا گوشت جو ہمارے علاقوں میں قصائی ذبح کر کے بیچتے ہیں جس میں ذبح کی تمام شرائط کا خیال رکھتے ہیں تو وہ گوشت حلال بھی ہے اور طیب بھی لیکن اگر اس میں صفائی ستھرائی اور انتظامی صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا تو اسے عالمی معیار کے مخالف سمجھ کر حرام کرنے کی شریعت اجازت نہیں دیتی، یہ گوشت شرعاً حلال اور طیب ہے !!!

## مثال نمبر ②:

دودھ میں مکھی گر جائے تو ڈبو کر نکالنے کا حکم حدیث میں وارد ہے مگر جس غذا میں مکھی گری ہے اور وہ نکال کر پھینک دی گئی تو مباح غذا مباح ہی رہے گی، مکھی گرنے کی وجہ اس کا استعمال نہ ممنوع ہوگا نہ مکروہ ہوگا اور حدیث شریف میں یہ حکمت بیان کی گئی ہے کہ مکھی کے ایک پر میں موجود بیماری زہر کا سبب بن سکتی ہے تو دوسرا پر بھی ڈبونے سے شفا ہو جائے گی، لہٰذا مکھی کا کسی دودھ میں گر جانا اور یہ کہنا کہ یہ حفظان صحت کے خلاف ہے، درست نہیں، کیونکہ انسان کے لیے احتراز ممکن نہیں ہوتا، اِلّا یہ کہ کوئی گرم دودھ میں مکھی گر جائے اور اس کے اجزاء حل ہو جائیں اور دودھ کی مقدار بھی کم ہو یعنی ایک کپ کے بقدر تو اس سے طبعی کراہت ہو سکتی ہے، پھر بھی حرام نہیں کہیں گے اس کا حکم یہ ہوگا کہ اس کو نکال لے اور اگر صاف ہے تو استعمال کر لے کیونکہ یہ طیب کا دائرہ ہے اور انسانی طبیعت اسے پسند نہیں کر رہی تو اسے منع کر دیں گے لیکن اس پر حرمت کا حکم نہیں لگائیں گے۔ البتہ واضح رہے کہ یہ بات عام حالات کی ہے، اگر انڈسٹری میں اس کا اہتمام نہ کیا جائے تو اس سے مسائل ہو سکتے ہیں، جس کے لئے ملکی قوانین موجود ہیں۔

## مثال نمبر ③

انسان کے منہ کا لعاب (تھوک Saliva) پاک ہے، اگر وہ کوئی چیز کھالیتا ہے، یا پانی پی لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ ہمارے ہاں تو مشائخ کا جھوٹا پینا حصول برکت کے لیے یا میاں بیوی کا ایک دوسرے کا جھوٹا پینا محبت کے لیے جائز ہے۔

لہذا کوئی کسی کا جھوٹا پانی پی لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر وہ ہائیجین کے معیارات کے خلاف ہوتا ہے تو اسے انتظامی امور میں کہیں گے کہ الگ گلاس رکھ لیں لیکن اس کو طیب کی لسٹ سے خارج نہیں کریں گے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے۔

## مثال نمبر ۴:

زمین پر لقمہ گر جائے تو شریعت میں حکم ہے کہ صاف کر کے کھالیا جائے اور حضور اکرم ﷺ نے تو حکم دیا ہے کہ اسے چھوڑو نہیں بلکہ کھالو کیونکہ یہ چھوڑنا شیطان کے لیے ہے، ہاتھوں پر کھانے کے دوران کھانا لگ جاتا ہے تو اسے چاٹنے کا حکم ہے اور یہ ایک سنت ہے اور بعض روایات میں آتا ہے کہ انگلیوں کو نہ چاٹنا اور اسے ایسے ہی دھولینا متکبرین کی عادت ہے، لہذا کوئی یہ کہے کہ انگلیاں چاٹنا ہائیجین کے خلاف ہے تو شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔

## مثال نمبر ۵:

کنویں میں چھوٹے جانور کے گرنے پر شریعت نے کچھ مقدار میں ڈول نکالنے کا حکم دیا ہے اب اگر کنویں میں کوئی جانور پھول کر پھٹ جائے اور اس کے جسم پر کوئی ناپاکی لگی ہو تو اس صورت میں کنواں ناپاک ہو جائے گا اور اسے پاک کرنے کے لیے پورے کنویں کا پانی نکالا جائے گا لیکن اگر ایسا جانور ہو جو پھولا یا پھٹا نہ ہو اور اس پر کوئی ظاہری نجاست بھی نہ ہو تو متعین مقدار میں پانی نکالنے سے وہ کنواں پاک بھی ہو گا اور طیب بھی ہو گا، اس کو ناپاک کہنا یا پورا پانی نکلوانا یہ ضروری نہیں ہے۔

## مثال نمبر ۶:

گندم گاہتے وقت بیل گندم پر پیشاب کر دے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

① گندم متعین تھی اور اس پر پیشاب کر دیا تو پوری گندم ناپاک ہے اور غیر طیب ہے!

② اگر بیل نے اس وقت پیشاب کیا جب اسے کھیت میں چلایا جارہا تھا اور گندم گاہتے وقت کیا تھا تو یہ نہیں پتہ کہ کس حصہ پر کیا تھا تو جب ساری گندم جمع ہو جائے گی اور تصرف (تقسیم) کیا جائے گا تو وہ خود پاک ہو جائے گی کیونکہ گندم بذات خود پاک ہے اور اس کا استعمال جائز ہو گا۔

## مثال نمبر ۷:

وہ مرغی جو جلالہ ہے تو شریعت مطہرہ میں اس کی تین صورتیں ہیں:

① ایسا جانور جس کی گندگی کا اثر اس کے گوشت، پسینہ اور بدبو میں ظاہر ہو رہا ہو تو ایسا جانور کھانا مکروہ ہے اور غیر طیب ہے۔

② گندگی کھانے والی گائے، بکری، مرغی کے متعلق شریعت کا یہ حکم ہے کہ مخصوص دنوں تک صاف غذا کھلائی جائے جب تک اس کے بدن سے بدبو زائل نہ ہو جائے چنانچہ اصل بدبو کا زائل ہو جانا ہے!

فقہاء نے تجربہ کی بنیاد پر کچھ ایام بھی لکھے ہیں، ضروری نہیں ہے کہ یہی دن ہوں کیونکہ ہر جگہ کا اپنا عرف ہے، چنانچہ

مرغی کے لیے 2 دن کی مقدار ہے۔

بکری کے لیے 4 دن کی مقدار ہے۔

گائے کے لیے 10 دن کی مقدار ہے۔

اونٹ کے لیے 10 دن یا 1 مہینہ کی مقدار ہے علی اختلاف الاقوال۔

بعض کتب میں یہ بھی لکھا ہے کہ

مرغی کے لیے 3 دن۔

بکری کے لیے 10 دن۔

گائے کے لیے 20 دن۔

اونٹ کے لیے 1 مہینہ۔

ان ایام میں صاف غذا کھلائی جائے تو وہ جلالہ نہیں رہیں گے۔

③ ایسا جانور جس کی غذا مخلوط (mixed) ہو لیکن اس کا اثر اس کے گوشت اور پسینہ میں ظاہر نہ ہو تو اس کا کھانا بلا کراہت جائز ہے۔

ان مثالوں میں نظیف ہونے کے ظاہری معیارات (standards) اختیار (follow) نہیں ہو رہے لیکن شریعت نے انہیں طیب قرار دیا ہے، لیکن بعض جگہوں پر ظاہری صفائی کے معیارات اختیار کیے جا رہے ہوتے ہیں لیکن وہ طیب کے دائرہ میں نہیں آتے، لہٰذا اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

مثال: کسی جگہ خنزیر ذبح ہو رہا ہو یا کسی جگہ شراب بن رہی ہو اور وہ صاف کارخانہ (plant) ہو اور عالمی حفظان صحت (International hygiene) کے معیارات پر پورے اترتے ہوں تو ہم ظاہری صفائی کی وجہ سے حلال اور طیب نہیں کہہ سکتے کیونکہ قرآن و سنت اور اجماع امت

کے قطعی دلائل کے ہوتے ہوئے ان حرام چیزوں کے حفظان صحت کے معیارات پر ان کو حلال قرار دینا یہ شریعت کے ساتھ زیادتی ہے، خنزیر اور شراب تو سراپا نجاست (filthiness) اور نجس العین (unclean or impure by nature) ہیں لہٰذا اس کے استعمال کی قطعا اجازت نہیں ہے اگرچہ وہ عالمی حفظان صحت کے معیارات پر پورا کیوں نہ اترتے ہوں!!!

# تمرین نمبر ۹

خالی جگہ مکمل کریں۔

① طاہر کا لفظ ___ اور ___ دونوں میں استعمال ہوتا ہے، جب کہ حلال کا استعمال صرف ___ میں ہوتا ہے۔

② حلال کا لفظ ___ میں جب کہ طیب کا لفظ ___ میں مستعمل ہوتا ہے۔

③ ناپاکی دور کرنے کو طہارت کہتے ہیں، چاہے ___ ہو یا ___۔

④ شریعت کا ضابطہ ہے کہ جو چیز جتنی ___ ہو گی، اس کا دائرہ کار اتنا ہی وسیع ہو گا۔

⑤ حلال اور طیب کے درمیان ___ نسبتیں ہیں۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① طاہر عام ہے۔

② نظیف چیز کا استعمال جائز ہے اگرچہ حلال نہ ہو۔

③ طاہر کا معنی حسی اور معنوی صفائی ہے۔

④ میلا کپڑا طاہر ہے لیکن نظیف نہیں۔

⑤ حلال کا استعمال طبعی امور میں ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① طہارت کی لغوی اور شرعی تعریف بیان کریں۔

② طاہر اور نظیف کے درمیان مثال کے ساتھ فرق بیان کریں۔

③ اذواق ثلاثہ کیا ہیں؟

# پانچواں سبب حرمت، احترام انسانیت کا بیان

# السبب الخامس للتحريم، تعظيم الأنسانية

# The fifth reason of prohibition, Human Dignity

## انسانی اعضاء کو پروڈکٹ میں استعمال کرنا

## استخدام اعضاء الإنسانية فى المنتجات

## Using human organs in the product

## چار مستثنیٰ صورتیں

## أربعة الأقسام الإستثنائية

## Four exceptions

## اصول وضوابط

## المبادئ والقواعد

## Rules and regulations

آج ہمارا سبق اسباب حرمت میں احترام انسانیت ہے، اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوق بنایا ہے، فرمایا: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ (الاسراء:70) اور ایک جگہ قرآن کریم نے فرمایا: لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيم (التین:4) چنانچہ انسان معزز و محترم و مکرم ہے، اس حوالے سے کسی بھی قوم (nation)، ملت (nation) مذہب (religion)، قبیلہ (tribe)، جنس (gender)، کا کوئی فرق نہیں ہے بلکہ عرب ہو یا عجم، مسلم ہو یا غیر مسلم، مرد ہو یا عورت، زندہ ہو یا مردہ بہر حال انسان من حیث الانسان قابل احترام ہے اور اس کے احترام کا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے، چونکہ انسان دنیا میں مخدوم (served) بن کر آیا ہے، خادم (servant) بن کر نہیں آیا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو اس کی خدمت کے لیے بنایا، اور اسے موقع دیا کہ وہ ساری کائنات سے استفادہ کرے، انسان کھانے والی چیز نہیں ہے،

انسان لگائی جانے والی چیز نہیں ہے، یہ نہ اطعمہ (Food) میں سے ہے، نہ ملابس (clothing) میں سے ہے، نہ اسے کسی اور مصرف میں استعمال کیے جانے کی شریعت نے اجازت دی ہے، عام ضابطہ یہی ہے اور اسی عام ضابطے کے تحت انسانی اعضاء سے بنی ہوئی ہر قسم کی چیز کا داخلی و خارجی استعمال ممنوع ہے، اس ممانعت کی وجہ یہ نہیں کہ انسان ناپاک ہے بلکہ انسان کے احترام کی وجہ سے اس کو یہ مقام ملا ہے۔ پچھلے اسباق میں کہیں پر نقصان تھا، کہیں ضرر (harmfulness) اور کہیں خبث (filthiness) تھا، کہیں ناپاک (impure/ najis) تھا اور کہیں پر سکر (intoxication) تھا، لیکن انسان پاک ہے اور قابل احترام ہونے کی وجہ سے اس کا کسی قسم کا عضو کسی چیز میں استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

چنانچہ اس حوالے سے ہمارے فقہاء نے کچھ اصول ذکر کیے ہیں :

Therefore, our Jurists have mentioned some principles in this regard

① انسان کے پاک اعضاء کی خرید وفروخت کی ممانعت ہے۔

امتناع بيع وشراء الأعضاء الإنسانية۔

The sale and purchase (transaction) of human organs is prohibited

یعنی انسان کے تمام اعضاء کو خریدنا اور فروخت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، اور اسی کے متعلق ہماری کتب میں لکھا ہوا ہے جیسا کہ النہر الفائق (428/3) کی عبارت ہے ولم يجز ايضا بيع شعر الانسان ولا الانتفاع به لان الآدمی غير مبتذلٍ فلا يجوز ان يكون شيئ من اجزائه مهانا و هذا الاطلاق يعم الكافر۔ یہ حکم مسلمان و کافر دونوں کو شامل ہے۔

② انسانی عضو سے بنی مصنوعات جائز نہیں ہیں۔

المنتجات المكونة من شلو الإنسان الممنوعة

Products made from human organs are not allowed

البحر الرائق (185/8) کی عبارت ہے: و سئل عن سن الآدمی اذا طحن فی الحنطلة فالمنصوص عليه ان لا يؤكل کہ انسان کا دانت اگر کسی چیز میں پس جائے مثلاً آٹے وغیرہ میں تو اس آٹے کو نہیں کھایا جائے گا اور یہاں تک لکھا ہے کہ اس آٹے کو حیوانات کو بھی نہیں کھلایا جائے گا، چنانچہ جانوروں کی فیڈ میں بھی انسانی جزء کا استعمال جائز نہیں۔

③ انسانی عضو کا استعمال بوجہ کرامت ممنوع ہے، نہ یہ کہ بوجہ ناپاک ہونے کے۔

استخدام عضو الإنسان ممنوع لاجل التعظیم لا لاجل النجاة

Use of Human organ is forbidden because of its Virtue, not because of its Impurity

جیسا کہ ہماری کتب میں موجود ہے: فالصحیح أن الآدمي لا ینجس بالموت ولکن لان اکلہ محرم احتراما لا استقذارا۔(کتاب الحلال والحرام:93/2)تو استقذار کی وجہ سے نہیں بلکہ احترام کی وجہ سے ممنوع ہے۔

④ حالت اضطرار میں بھی زندہ انسان کا عضو ممنوع الاکل ہے۔

عضو الإنسان الحيّ ممنوع الأكل حتى نفى حالة الإضطرار

Even in a state of emergency, the organ of a living person is forbidden

ایک انسان اضطرار (exigency/emergency) کی حالت میں ہے اس کے لیے کچھ کھانے پینے کو نہیں ہے، تو وہ اپنے عضو یا کسی انسان کے کسی عضو کو کھا نہیں سکتا، جیسا کہ ہماری کتابوں میں یہ مسئلہ مذکور ہے کہ اگر کسی انسان کو بھوک لگی ہو، اور اس کو یہ خوف ہو کہ مجھے کچھ نہیں ملے گا یہاں تک کہ مردار بھی نہیں ملے گا، اور اس کو یہ خوف ہے کہ موت آجائے گی، اور کوئی آدمی اس کو کہے کہ تم میرا ہاتھ کاٹ کر کھالو، تو شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اس کو کاٹ کر کھالے، شریعت نے اس کو بھی منع فرمایا ہے۔(عالمگیری:338/5)

⑤ جو چیز حدث ہے وہ چیز نجس ہے۔

الشیئ الذی حدث نَجِس

If something is Hadas, it is najis

ایک عام اصول ہے کہ کل ما لیس بحدث، لیس بنجس۔(الدر المختار:130/1) لہٰذا اس سے ساری وہ چیزیں نکل آتی ہیں جو پاک ہیں یعنی جو وضو کو توڑنے والی نہیں ہوتیں، لہٰذا وہ ناپاک بھی نہیں ہوتیں۔

یہ تمام اصول انسان کے اعضاء کے متعلق ہیں، چنانچہ کسی بھی پروڈکٹ میں انسانی اعضاء کو استعمال میں لانا شرعاً ناجائز اور حرام ہے، اور اگر انسان کے کسی پاک جزء کو استعمال کر بھی لیا گیا تو وہ بھی حرام ہے۔

☆ چنانچہ انسان کا دانت اگر کسی گندم میں پس جائے، تو اس کو نہ کھایا جا سکتا ہے اور نہ ہی کھلایا جا سکتا ہے۔

☆ اگر مردہ انسان کے اعضاء میں سے کوئی جزء ہانڈی میں گر جائے تو وہ چاہے مختصر و قلیل ہی کیوں نہ ہو، اس صورت میں پوری ہانڈی حرام ہو جائے گی۔

☆ اگر کسی کے ناخن برابر کھال پانی میں گر جائے اور وہ پانی تھوڑا سا ہو، تو وہ پانی بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے، اور اس سے احتیاط ضروری ہے۔ (البحر الرائق:410/2)

انسان کے بدن پر اگر کوئی ظاہری ناپاکی نہیں لگی ہوئی، تو اس کا بدن پاک ہے، چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر بدن سے ایسی کوئی چیز نکلے جس سے غسل واجب ہو جاتا ہے، تو وہ چیز ناپاک ہے، جیسے پیشاب (urine) پیپ (pus) یا بہتا ہوا خون (flowing blood)، منہ بھر کر قے (vomiting with full mouth)، اور بدن سے نکلنے والی مختلف نجاست جیسے منی، مذی، ودی یہ سب ناپاک ہیں۔ انسانی جسم سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اگر وہ ناقض وضو نہیں ہے تو وہ ناپاک نہیں ہے لیکن ان کا کسی بھی پروڈکٹ میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے، جیسے انسان کا پسینہ (sweat)، تھوک (saliva) یا بلغم (sputum) یا آنسو (tear)، یہ سب کسی بھی پروڈکٹ میں استعمال کرنا جائز نہیں ہیں۔

چند صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں :

Few conditions are excepted from this

جہاں پر شریعت نے خود اجازت دی ہے کہ ان چیزوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

❶ رضاعت (breastfeeding) یعنی انسان کے بدن سے نکلنے والا دودھ جو بچہ پیتا ہے اور وہ بچے کے بدن کا جزء بنتا ہے اس کا استعمال جائز ہے، لیکن شریعت نے شرط رکھی ہے کہ بچے کے دودھ پینے کی مدت جو کہ علی اختلاف الاقوال دو سال یا ڈھائی سال ہے، اس مدت کے اندر جائز ہے، اور اس مدت کے بعد جائز نہیں اور اس بات کی شریعت اجازت نہیں دیتی کہ ملک بینک (Milk bank) میں ماؤں کے دودھ کو محفوظ کیا جائے اور اس کو فروخت کیا جائے، جیسا کہ کچھ کیسز سامنے آئے ہیں، اس کی ممانعت آئی ہے۔ اور ممانعت اس لیے ہے کیونکہ اس کی وجہ سے آگے مسائل کھڑے ہوں گے کہ کس عورت کا دودھ کس بچے نے پیا، لہٰذا اب تک ہمارے فقہاء کی رائے اس بات پر نہیں کہ ملک بینک بنایا جائے، ہاں ویسے اگر کوئی بچہ کسی عورت کا دودھ پی

لے تو اس کی اجازت ہے، اور وہاں حرمت رضاعت مدت رضاعت کے اندر قائم ہو گی اس کے بعد نہیں۔

❷ کسی انسان کا علاج کروانا مقصد ہو، اور اس کے لیے انسانی دودھ شفاء کا ذریعہ بنے، تو اس صورت میں اجازت ہے کہ اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو، اور کوئی ماہر، دیندار، حاذق طبیب (dexterous doctor) اس پر کہے کہ کسی انسان کا دودھ ان کو پلا دیا جائے یا ٹپکا دیا جائے تو اس صورت میں ان کی رائے پر بغرض علاج جائز ہے۔

❸ فقہائے کرام نے خون کو کسی انسان کے بدن میں منتقل کرنے کی اجازت دی ہے انسانی دودھ کے اوپر قیاس کرتے ہوئے اور اس حوالے سے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے بہت ہی اچھا مضمون لکھا ہے:

اس زمانے میں ایک ابتلائے عام کا معاملہ ہے، اور مسئلہ کتب فقہ میں منصوص نہیں، جب اس کے متعلق پاکستان وبیرون پاکستان سے متعدد سوالات آئے، حضرتؒ نے اکابر کے طریقے کے مطابق مناسب سمجھا کہ اس پر انفرادی رائے کے بجائے ماہر علماء کی ایک جماعت میں غور و فکر اور بحث و تمحیص کر کے کوئی رائے متعین کریں، چنانچہ اس کے لیے ایک سوالنامہ مرتب کر کے مختلف علاقوں میں حضرت نے بھیجا، اور اس کے بعد چند اصولی نکات حضرت نے تحریر فرمائے، ان نکات کو سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم کچھ اصولی چیزیں سمجھ لیں:

① ہر حرام چیز انسانیت کے لیے مضر ہے: خدائے حکیم و برتر ﷻ نے جن چیزوں کو بندوں کے لئے حرام اور ممنوع قرار دیا ہے خواہ بظاہر ان میں کتنا ہی فائدہ نظر آئے، حقیقت میں وہ انسان اور انسانیت کے لیے مضر ہے، اور نفع کے بجائے ان میں نقصان کا پہلو غالب ہے، یہ نقصان کبھی جسمانی ہوتا ہے، کبھی روحانی پھر کبھی تو اتنا واضح ہوتا ہے کہ ہر خاص و عام اسے جانتا ہے، اور کبھی ذرا مخفی ہوتا ہے، حاذق طبیب اور ماہر ڈاکٹر ہی جان سکتے ہیں، چنانچہ ان کی رائے کی روشنی میں یہ معاملہ کیا جائے گا۔

② تکریم انسان اور اس کے دو پہلو: اللہ ﷻ نے اپنی مخلوق میں سے انسان کو ظاہری و معنوی شرف و امتیاز بخشا ہے، وہ شکل و صورت میں سب سے حسین اور علم و ادراک میں سب سے فائق پیدا کیا گیا، اسے کائنات کا مخدوم اور مکرم بنایا گیا، اس تکریم اور شرف کا ایک پہلو یہ ہے کہ تمام کائنات اس کی خدمت پر مامور ہے، بہت سی چیزوں کو اس کی غذا اور دوا کے لیے حلال کر دیا

گیا، اور اضطراری حالت میں حرام چیزوں کے استعمال کی بھی اسے شرائط کے ساتھ اجازت دے دی گئی۔

③ علاج میں شرعی سہولتیں :اسلام کی نگاہ میں انسانی جان درحقیقت امانت الٰہیہ ہے۔ جسے تلف (destruct) کرنا سنگین جرم ہے، اس کی حفاظت کے لیے بڑے سامان تیار کیے گئے ہیں، جن کے استعمال کا حکم ہے اور ایسی تدابیر اور علاج کو ضروری قرار دیا ہے جس سے مریض کی جان بچ سکے، مریض کی سہولت کے لیے نماز، روزہ، طہارت وغیرہ کے احکام الگ موجود ہیں، اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اضطرار کی حالت میں جان بچانے کے لیے کلمہ کفر بکنے کی جو اسلام کی نظر میں بدترین جرم ہے، اس کی اجازت دے دی گئی، اسی طرح جو شخص بھوک سے مر رہا ہو، اس کے لیے سدِّ رمق تک خنزیر اور مردار کھانے کو مباح بلکہ ضروری قرار دیا گیا۔

④ اضطرار کا صحیح درجہ: بعض ناواقف حضرات ہر معمولی حاجت کو اضطراری حالت کا نام دیتے ہیں، اس لیے ضروری ہوا کہ اس کی تنقیح (inquiry) کردی جائے، اور پھر حضرت نے اس کے ذیل میں اضطرار کی بحث کی ہے اور پھر اس کے بعد حضرت نے لکھا ہے کہ ہماری بحث چونکہ صرف اضطرار کی حالت سے ہے اس لیے یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اضطرار کی حالت میں کسی حرام چیز کے استعمال کی تین شرطیں ہیں:

❶ مریض کی حالت واقعتاً ایسی ہو کہ حرام چیز کے استعمال نہ کرنے سے جان کا خطرہ ہو۔

❷ یہ خطرہ محض وہمی نہ ہو بلکہ کسی معتمد (trustful) حکیم یا ڈاکٹر کے کہنے کی بناء پر یقینی ہو اور کسی حلال چیز سے علاج ممکن نہ ہو۔

❸ اس حرام چیز سے جان کا بچنا بھی کسی معتمد حکیم یا ڈاکٹر کی رائے میں عادتاً یقینی ہو۔

ان شرائط کے ساتھ حرام چیز کا استعمال مباح ہو جاتا ہے، مگر پھر بھی بعض صورتیں اس سے مستثنیٰ رہیں گی، مثلاً ایک شخص کی جان بچانے کے لیے، دوسرے کی جان لینا جائز نہیں، کہ دونوں کی جان یکساں ہے۔

⑤ غیر اضطراری حالت میں علاج کی شرعی سہولت: اگر اضطرار کی حالت تو نہ ہو (جس میں جان کا خطرہ ہوتا ہے) مگر بیماری اور تکلیف کی شدت سے مریض بے چین ہے (اسی حالت کو اوپر حاجت سے تعبیر کیا گیا) تو اس صورت میں حرام اور نجس دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں چونکہ اس کا حکم قرآن وسنت میں صراحتاً مذکور نہیں اس لئے فقہاء امت کا اس میں اختلاف ہے، بعض حضرات کے نزدیک جائز نہیں، اور جمہور فقہاء مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ اس کی اجازت دیتے

ہیں، یعنی کسی معتمد ڈاکٹر یا حکیم کی رائے میں اس کے علاوہ کوئی علاج نہ ہو، اور اس حرام چیز سے شفا حاصل ہونے کا پورا وثوق ہو۔

اس کے بعد حضرتؒ نے خون کے مسئلے پر گفتگو فرمائی ہے اور اس کے موضوع میں چند سوالات کا ذکر فرمایا ہے، وہ سوال اور جواب کی صورت میں عرض کر دیتا ہوں:

سوال ①: ایک انسان کا خون دوسرے کے بدن میں داخل کرنا جائز ہے؟

جواب: خون انسان کا جزء ہے اور جب بدن سے نکال لیا جائے تو ناپاک ہے، انسان کا جزء ہونے کی حیثیت سے اس کی مثال عورت کے دودھ کی ہوگی، جس کے استعمال کے لیے فقہاء نے بطور علاج اجازت دی ہے، خون کو بھی اگر اس پر قیاس کر لیا جائے، تو یہ قیاس بعید نہ ہوگا، البتہ اس کی ناپاکی کے پیش نظر اس کا حکم وہی ہوگا جو حرام و ناپاک چیزوں کے استعمال کا ہے، یعنی جب مریض اضطراری حالت میں ہو اور ماہر ڈاکٹر کی نگاہ میں خون دیے بغیر اس کی جان بچانے کا کوئی راستہ نہ ہو تو خون دینا جائز ہے۔

۲۔ جب ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دینے کی حاجت ہو، یعنی مریض کی ہلاکت کا خطرہ تو نہ ہو، لیکن اس کی رائے میں خون دیے بغیر صحت کا امکان نہ ہو تو خون دینا جائز ہے۔

۳۔ خون نہ دینے کی صورت میں ماہر ڈاکٹر کے نزدیک مرض کی طوالت کا اندیشہ ہو، اس صورت میں خون دینے کی گنجائش ہے، مگر اجتناب بہتر ہے۔

٤۔ جب خون دینے سے محض منفعت (benefit) یا زینت (adornment/ beauty) مقصود ہو، یعنی ہلاکت و مرض کی طوالت کا اندیشہ نہ ہو بلکہ محض قوت بڑھانا یا حسن میں اضافہ کرنا مقصد ہو تو ایسی صورت میں خون دینا ہرگز جائز نہیں۔

۵۔ غیر اضطراری حالت میں علاج کی شرعی سہولتا گر اضطرار کی حالت تو نہ ہو (جس میں جان کا خطرہ ہوتا ہے) مگر بیماری اور تکلیف کی شدت سے مریض بے چین ہے (اسی حالت کو اوپر حاجت سے تعبیر کیا گیا) تو اس صورت میں حرام اور نجس دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں چونکہ اس کا حکم قرآن وسنت میں صراحتاً مذکور نہیں اس لئے فقہاء امت کا اس میں اختلاف ہے، بعض حضرات کے نزدیک جائز نہیں، اور جمہور فقہاء مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ اس کی اجازت دیتے ہیں، یعنی کسی معتمد ڈاکٹر یا حکیم کی رائے میں اس کے علاوہ کوئی علاج نہ ہو، اور اس حرام چیز سے شفا حاصل ہونے کا پورا وثوق ہو۔

سوال②: کیا کسی مریض کو خون دینے کے لیے خون کی خرید و فروخت اور قیمت لینا بھی جائز ہے؟

جواب: خون کی بیع تو جائز نہیں لیکن جن حالات میں، جن شرائط کے ساتھ نمبر اول میں مریض کو خون دینا جائز قرار دیا ہے، ان حالات میں اگر کسی کو خون نہ ملے تو قیمت دے کر خون حاصل کرنا صاحب ضرورت کے لیے جائز ہے، مگر خون دینے والے کو اس کی قیمت لینا درست نہیں۔

سوال③: کسی غیر مسلم کا خون مسلمان کے بدن میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نفس جواز میں کوئی فرق نہیں لیکن بہتر نہیں ہے، کیونکہ کافر و فاسق و فاجر انسان کے خون میں جو اثراتِ خبیثہ ہیں ان کے منتقل ہونے اور ان پر اثر انداز ہونے کا قوی خطرہ ہے، اسی لیے صلحائے امت نے فاسقہ عورت کا دودھ پلوانا بھی پسند نہیں کیا، اس لیے کافر اور فاسق فاجر انسان کے خون سے حتی الوسع اجتناب بہتر ہے۔

سوال④: شوہر اور بیوی کے باہم تبادلہ خون کا کیا حکم ہے؟

جواب: میاں بیوی کا خون اگر ایک دوسرے کو دیا جائے تو شرعاً نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا، نکاح بدستور قائم رہتا ہے۔ (مستفاد فتاویٰ بینات: 278،272/4)

خالی جگہیں مکمل کریں۔

① انسان من حیث الانسان___ ہے۔

② ___ سے بنی ہر چیز کا داخلی و خارجی استعمال ممنوع ہے۔

③ انسان کے بدن پر اگر ظاہری ___ نہ ہو تو اس کا بدن پاک ہے چاہے وہ ___ ہی کیوں نہ ہو۔

④ اگر خون دینے سے محض ___ یا ___ ی مقصود ہو تو خون دینا جائز نہیں۔

⑤ خون کی ___ جائز نہیں۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① انسانی جسم سے نکلنے والی رطوبات اگرچہ ناپاک نہ ہوں ان کا استعمال کسی پروڈکٹ میں بھی جائز نہیں۔

② اضطراری صورت میں جزء انسان اباحت الاکل ہے۔

③ ملک (milk) بینک سے چونکہ انسان کے لئے انتفاع عام ہے لہٰذا فقہاء نے اس کے بنانے کی اجازت دی ہے۔

④ غیر مسلم کا خون بھی کسی مسلمان کو دیا جا سکتا ہے۔

⑤ جو چیز شریعت نے حرام قرار دی ہے وہ ہر صورت انسانیت کے لئے مضر ہے۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① انسانی اعضاء کے استعمال کی ممانعت کے تحت جو اصول ذکر کیے گئے ہیں وہ مختصر تحریر کریں؟

② مسئلہ رضاعت تحریر فرمائیں؟

③ کسی غیر مسلم کا خون مسلمان کے بدن میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

④ حرام چیز کے استعمال کے لیے کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟

# سبق نمبر ⑪

## چھٹا سبب حرمت سبعیت یعنی درندگی کا بیان

## السبب السادس للتحريم، السبعية

## The fifth reason of prohibition, Brutality.

### جانوروں میں حلت وحرمت کے اصول

### مبادئ الحلة والحرمة في الحيوانات

### Principles of Permission and Prohibition in animals

### جانوروں کی اقسام

### أنواع الحيوانات

### Types of animals

### جلالہ کا حکم

### حكم الجلالة

### The rule of Jalaalah (filth-eating animal)

اسباب حرمت میں سے آخری سبب سبعیت یعنی درندگی Brutality ہے، یعنی کسی جانور کا درندہ ہونا، اور اسی طرح پرندے کا شکاری (the hunter) {شکار کرنے والا ہونا}۔

سبعیت کے لفظ کو بعض علماء نے الگ سے شمار کیا ہے اور اس کی بنیاد پر جانوروں کے متعلق فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کون سا جانور حلال ہے اور کون سا حرام ہے اور یہیں سے یہ بات سمجھ آئے گی کہ کس جانور کی قربانی اور اس کا کھانا جائز ہے اور کس جانور کا کھانا جائز نہیں۔ اس سبب میں دو قسم کے جانوروں کا ذکر ہے:

① وہ چوپائے جنہیں بہائم کہتے ہیں جو اپنے دانتوں سے شکار کرتے ہیں (animals that hunt with their teeth) جیسے: شیر، چیتا، لومڑی، کتا، بلی یہ سب کے سب جانور جو اپنے دانتوں سے شکار کرتے ہیں، ان کو درندہ کہا جاتا ہے، جیسے: شیر، چیتا، بھیڑیا، لومڑی، ریچھ، بندر، ہاتھی، کتا وغیرہ۔

④ وہ پرندے جو اپنے پنجوں سے زخم لگاتے ہیں اور شکار کرتے ہیں ( birds that bite and hunt with their claws) جیسے: باز، شکرہ، چیل وغیرہ۔

یہ سب پرندے اور جانور (درندے) فقہائے احناف، شوافع، مالکیہ، حنابلہ سب کے ہاں حرام ہیں، ان کے حرام ہونے کی وجہ حضور اکرم ﷺ کے واضح ارشادات ہیں جو اس بارے میں موجود ہیں۔

☆ بخاری شریف میں حضرت ابوثعلبہ کی روایت ہے:

" نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع."

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ذی ناب من السباع کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

☆ اسی طرح مسلم شریف کی روایت ہے جس میں پرندوں کا بھی ذکر ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا: عن کل ذي ناب من السباع وعن کل ذي مخلب من الطیر. یعنی ہر اس جانور کے کھانے سے جو درندہ ہو اور ہر اس پرندے کے استعمال سے جو پنجے کے ذریعے شکار کرتا ہو۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے موقع پر حمر اهلیه (مانوس حمار یعنی گدھے/familiar donkeys) اور خچروں (mules) کے گوشت اور کچلی والے درندے/جانوروں ( beasts/animals having canine teeth) اور پنجے والے پرندوں (birds having claws) کو حرام فرمایا۔

مالکیہ کے ہاں تفصیل ہے اور امام مالک رحمہ اللہ سے اس بارے میں تین روایتیں منقول ہیں راجح وہی ہے جو جمہور کی روایت ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ سے ایک روایت ہے جو ابن القاسم سے منقول ہے کہ درندہ جانوروں کا کھانا مکروہ ہے۔

دوسری روایت کے مطابق وہ جانور جو حملہ کرنے والے ہیں یعنی شیر، چیتا وغیرہ وہ تو حرام ہیں اور جو حملہ نہیں کرتے جیسا کہ ریچھ (bear) وغیرہ، وہ مکروہ ہیں۔

تیسری روایت وہی ہے جو جمہور کی ہے اور اس کی تائید مؤطا امام مالک کے عنوان سے ہوتی ہے جہاں پر تحریم اکل کل ذی ناب من السباع کا باب قائم کیا گیا ہے۔

چنانچہ سارے فقہاء گویا اس بات پر متفق ہیں۔

احناف کے نزدیک تفصیل ہے:

جانوروں کی چار اقسام ہیں:

① بہائم (چوپائے){squadruped}

② حشرات الارض (کیڑے) {insects}

③ طیور (ہوا میں اڑنے والے پرندے) {flying birds}

④ الحیوانات المائیة (آبی جانور / سمندر میں رہنے والے جانور){ Sea/ acuatic animals}

حشرات الارض کو فقہاء نے و یحرم علیھم الخبائث کے تحت داخل کر کے سب کو حرام کہا ہے۔

پنجوں سے شکار کرنے والے پرندے سارے حرام ہیں۔

آبی جانور اور بہائم میں تفصیل ہے، جو آگے مذکور ہے۔

فقہاء نے جانوروں میں ایک تقسیم دم (یعنی خون کے اعتبار سے) بھی کی ہے کہ ان کی تین اقسام ہیں:

❶ ما لیس له دم

وہ جانور جس کے اندر خون نہیں

An animal without blood

جیسے ذباب (مکھی){bee}، ٹڈی {Locust} ، زنبور (hornet)، مچھر (mosquito)، مکڑی (spider)، بچھو (scorpion) وغیرہ۔

ان جانوروں میں ٹڈی حدیث کی روشنی میں حلال ہے، باقی سب حرام ہیں ان کا کھانا جائز نہیں البتہ خارج میں اگر کہیں ہاتھ پر لگ جائیں اور مر جائیں تو چونکہ خون نہیں ہے تو پاک ہیں اور خارجی استعمال جائز ہے۔

❷ ما له دم غیر سائل

خون تو ہے مگر بہنے والا نہیں۔

Having blood, but it does not flow

یعنی دم مسفوح نہیں۔ ان کا حکم بھی پہلی قسم والا ہے، جیسے سانپ (snake)، گرگٹ (chameleon)، چوہا (mouse)، نیولا (mongoose)، گوہ (iguana) اور یہ وہ

حشرات الارض ہیں کہ ان کا داخلی استعمال جائز نہیں مگر خارجی استعمال جائز ہے۔(فتاویٰ دار العلوم زکریا:6/591تا770)

☆انہیں دو اقسام میں کیڑوں کا مسئلہ آتا ہے، کوچنیل (cohineal) کیڑا جس کا کوڈ(E-120) ہے اس کا مسئلہ اسی کے تحت آتا ہے اور اسی کی روشنی میں اس کو دیکھا جاتا ہے۔

❸ ما له دم سائل

جن میں بہنے والا خون ہو۔

In which there is flowing blood

اس میں تفصیل ہے اور اس کے اصول درج ذیل ہے:

فقہائے احناف کے ہاں جانوروں کے حوالے سے چند ضابطے معروف ہیں:

❶ وہ جانور جن کی حرمت قرآن اور حدیث سے منقول ہے وہ بلا شبہ حرام ہیں، جیسا کہ خنزیر اس کی حرمت قرآن سے ثابت ہے اور پالتو گدھا اس کی حرمت حدیث سے ثابت ہے۔

❷وہ جانور جو پانی میں پیدا ہوتے ہیں اور پانی میں زندگی گزارتے ہیں اور وہ پانی کے باہر بھی زندگی گزار لیتے ہیں، کبھی کبھی پانی سے باہر بھی آجاتے ہیں، یہ سارے جانور حرام ہیں، انگریزی میں ایسے جانوروں کو (amphibians) کہا جاتا ہے۔

❸وہ جانور جو پانی میں زندگی گزارتے ہیں اور پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے، ان میں فقہائے احناف کے نزدیک صرف مچھلی حلال ہے اور جو مچھلی کی تعریف کے ذیل میں آجائیں وہ حلال ہیں، باقی سب حرام ہیں، ان کو آبی جانور(aquatic animals) کہا جاتا ہے۔

❹وہ جانور جو خشکی میں رہتے ہیں اور ان میں بالکل خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی، بھڑ، چیونٹی یہ سب حرام ہیں البتہ ٹڈی بغیر ذبح کے حلال ہے، کیونکہ ایک ہی حدیث میں مچھلی اور ٹڈی کو حلال کہا گیا، باقی سب حرام ہیں۔

❺ جن جانوروں میں خون تو ہے مگر بہنے والا نہیں ہے جیسے سانپ، گرگٹ چھپکلی، چوہا وغیرہ یہ سب حرام ہیں ان کے خارجی استعمال کی اجازت ہے۔

❻وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون موجود ہو اور وہ درندہ نہ ہو، گھاس وغیرہ کھاتا ہو، اپنے دانتوں سے وہ شکار نہ کرتا ہو، وہ سب کے سب حلال ہیں، جیسے بیل، اونٹ، گائے، ہرن، دنبہ، بکرا۔

حمر اهلیه حرام ہیں حدیث کی روسے، لیکن حمار وحشی حلال ہیں چونکہ اس کے اوپر نص نہیں ہے۔

ایک مسئلہ گھوڑے کے متعلق ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول کراہت کا ہے اور صاحبین کا قول حلت کا ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس میں رجوع ثابت ہے، لہذا ہمارے فقہاء اس کو اب حلال کہتے ہیں اور حرمت کی وجہ اس کا درندہ ہونا نہیں بلکہ وہ آلات جہاد میں سے ہے، اس لیے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے منع فرمایا کہ اس سے تقلیل آلات جہاد لازم آئے گا لہذا اس کو بطور غذا استعمال کرنا جائز نہیں، لیکن اب چونکہ اور بھی آلات آگئے ہیں تو اب فقہاء اس کی اجازت دیتے ہیں، بعض مسلم ملکوں میں اس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور وہاں پر بہت سارے احناف رہتے ہیں۔

❼ وہ پرندے جو پنجوں سے زخم لگاتے ہیں اور شکار نہیں کرتے، صرف دانہ اٹھاتے ہیں، وہ شکاری نہیں ہیں تو وہ سب حلال ہیں جیسے مرغی، کبوتر، چڑیا، بٹیر یہ سب حلال ہیں۔

(یہ جو اصول ذکر کیا، اس میں پنجے سے شکار کرنا مراد نہیں بلکہ پنجے سے پکڑنا مراد ہے، وہ شکار نہیں کرتے بلکہ چیز کو پکڑتے ہیں، یہاں لوگوں کو مغالطہ ہوتا ہے کہ مرغی بھی تو پاؤں سے پکڑتی ہے تو یہ جھپٹا مارنا ہوتا ہے، اس سے شکار مراد نہیں ہوتا، کسی چیز کو پکڑنا مراد ہوتا ہے لہذا دونوں میں فرق ہے۔)

❽ وہ پرندے جو پنجے سے زخم لگاتے ہیں اور اپنی چونچ سے شکار کرتے ہیں یعنی وہ شکاری قسم کے ہیں تو وہ سارے حرام ہیں جیسے باز(hawk)، شکرہ(falcon)، چیل (kite) وغیرہ۔

❾ وہ درندے جو دانتوں سے زخم لگاتے ہیں اور شکار کرتے ہیں، وہ سارے حرام ہیں جیسے شیر، چیتا، کتا وغیرہ۔

❿ ایک صورت "جلالہ" جانور کی ہے، یعنی وہ جانور جو صرف گند کھاتے ہیں اب چاہے وہ مرغی ہو یا بکری ہو، ان کو کھانا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک ان کے پسینے سے اور ان کے گوشت سے بدبو ختم نہ ہو جائے، اور اگر ان کی خوراک ٹھیک ہو جاتی ہے تو پھر ان کا کھانا جائز ہے، یعنی جلالہ سے مراد وہ حلال جانور ہیں جو ناپاکی اور گندگی کھاتے ہیں، حرام جانور پھر بھی حلال نہیں ہوگا اگرچہ وہ اچھی خوراک کھائے، حرام حرام ہی رہے گا، حلال جانور جو گندگی کھاتا ہے وہ کھانا مکروہ ہو جاتا ہے، آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

ایک مسئلہ کوے کے متعلق ہے تو اس کی تین قسمیں ہیں:

① ایک کوا وہ ہے جو دانہ بھی کھاتا ہے اور گندگی بھی کھاتا ہے تو اس کا کھانا بالکل جائز نہیں کیونکہ یہ مختلط ہے، دونوں چیزیں کھا رہا ہے۔

②دوسرا وہ ہے جو دانہ کھاتا ہے اور گندگی نہیں کھاتا تو اس کا کھانا جائز ہے۔

③ایک وہ ہے جو صرف گندگی کھاتا ہے اس کا کھانا جائز نہیں،اس کی کراہت پہلے سے زیادہ سخت ہے۔

جلالہ کا مسئلہ بھی اسی کے اندر آتا ہے اور احناف کے ہاں یہ ایک مستقل اصول ہے۔

اب اگر کوئی جانور جلالہ ہے وہ کب تک پاک ہو جائے گا؟

تو اس کے حوالے سے فقہائے کرام نے اگرچہ مختلف باتیں لکھی ہیں لیکن اصولی بات یہ ہے کہ جب تک اس کے گوشت اور پسینے سے بدبو ختم نہ ہو جائے اس کا استعمال جائز نہیں ،اب اس کو سمجھنے کے لیے ہر جگہ کا عرف اور عادت الگ ہے،ایک عرف فقہاء نے لکھا ہے کہ اونٹ کو تیس دن اچھی خوراک کھلائی جائے تو وہ جلالہ نہیں رہتا، گائے کو بیس دن، بکری کو دس دن اور مرغی کو تین دن، لیکن اس کا تعلق عرف کے ساتھ ہے۔

● وہ جانور جن کے نر اور مادے میں یعنی ماں اور باپ میں سے ایک حلال جانور ہو اور ایک حرام جانور ہو، اس میں کیا اصول ہے؟ اس میں شریعت کا اصول یہ ہے کہ ماں کا اعتبار ہو گا، اگر ماں حلال ہے تو بچہ حلال ہے اور اگر ماں حرام ہے تو بچہ حرام ہو گا چنانچہ خچر حرام ہے کیونکہ اس کی ماں حمارن (گدھی) ہے، اور اگر اس کی ماں گھوڑی ہوتی (خیل) تو وہ حلال ہوتا کہ صاحبین کے نزدیک وہ حلال ہے۔

☆ لوگ امریکن گائے (American cow) کا سوال کرتے ہیں کہ وہ گائے اور خنزیر کے ملاپ سے پیدا ہوئی ہے تو اگر ماں یعنی مادہ گائے ہے تو وہ حلال ہو گی اور اگر مادہ خنزیر ہے تو وہ حرام ہو گی، یہ تمام وہ اصول ہے جو احناف کے ہاں عام طور پر جانوروں کی حلت اور حرمت کے حوالے سے دیکھے جاتے ہیں۔

حلال جانور کے اندر ہمیں جو تفصیل معلوم ہوئی ،اس سے ہم نے تین باتیں سمجھ لی :

① جو نص کی وجہ سے حرام ہو۔

Which is haraam because of the Text

② وہ جانور جو شکار کرتے ہوں درندے ہوں۔

The animals that hunt / beasts

③ جلالہ ہوں۔

Jalaalah .

☆جلالہ کے تحت بعض علماء نے یہ بات بھی لکھی ہے کہ وہ جانور جس سے طبیعت سلیمہ گھن کھاتی ہو تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں، جیسا کہ سیہ خارپشت ( Thorny hedgehog animal) ایک جانور ہے جس کے اوپر کانٹے ہوتے ہیں اور وہ درندہ بھی نہیں اور اس کے متعلق نص بھی نہیں لیکن طبیعت سلیمہ اس سے گھن کھاتی ہے تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں ہے۔

جو حلال پرندے ہیں ان میں سے کچھ کے نام یہ ہے:

أبابيل/ابابیل (Swallow bird)

عندليب/ بلبل (Nightingale)

الدجاجة/مرغی (Chicken)

الدجاج/مرغا (Rooster)

أبيض ناصع/بگلا (Heron)

عصفورة/چڑیا (Sparrow)

سودانیہ (Sudanesebird)

ديک حَبَشي (نرچکور) (Narcissistic bird)

چکاوگ (Larks bird)

حَجَلة /چکور(تیتر کی ایک خوشنما قسم ہے) (Partridge)

تُدرُج /سرخاب (Ruddy shelduck)

ببغاء/طوطا (Parrot)

يمامة/فاختہ (Dove)

الحمامة/کبوتر (Pigeon)

هُدهُد/ہدہد (Woodpecker)

وزّه/مرغابی (Goose)

البطة/بطخ(Duck)

سارس (Crane bird)

یہ سارے پرندے حلال ہیں۔

☆الو (owl) کے متعلق فقہائے احناف کی دونوں رائے ملتی ہیں البتہ راجح قول حرمت کا ہی ہے، اگرچہ بعض عبارات اس کی حلت پر ہیں، لیکن ہمارے اکابر نے فتاوی میں اس کو حرام لکھا ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ اور امداد الاحکام میں اس کو حرام لکھا ہے۔

**شوافع اور حنابلہ کے ہاں جانوروں کی حلت اور حرمت کے متعلق اصول:**

وہ فرماتے ہیں کہ ہر جانور اصل میں حلال ہے البتہ جس میں چار ضابطوں میں سے کوئی ضابطہ پایا جائے وہ حرام ہے۔

① قرآن اور حدیث میں اس کی حرمت کا ذکر ہو۔

② جس کے مارنے کا حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا ہو جیسے چیل، چوہا۔

③ جس کے مارنے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت ہو اس کو بھی استعمال نہیں کر سکتے۔

④ اہل عرب جس جانور کو خبیث سمجھتے ہوں تو اس کا استعمال بھی ممنوع ہوگا، اور اگر اہل عرب کا عرف نہ ملے تو وہ یہ فرماتے ہیں کہ قریش کا عرف دیکھیں گے، اگر وہ حلال سمجھتے ہوں گے تو اختیار کریں گے ورنہ نہیں اور اگر وہاں پر بھی کوئی بات نہیں ملے گی تو سکوت اختیار کریں گے، حلت و حرمت کا حکم نہیں لگائیں گے۔

شوافع اور حنابلہ کے ہاں الو حرام ہے، وہ اس کو خبیث تصور کرتے ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ کے ہاں جانوروں کی حلت اور حرمت کے متعلق جو اصول ہیں وہ یہ ہیں:

① وہ جانور جن کی حرمت قرآن اور حدیث سے ثابت ہو وہ حرام ہیں۔

② اس کے علاوہ باقی جانوروں میں جو دانتوں سے شکار کریں یعنی درندے اور وہ پرندے جو پنجوں سے شکار کریں، اس کو وہ مکروہ قرار دیتے ہیں اس کا استعمال بھی جائز نہیں ہے۔

لہٰذا ان کے ہاں یہ دو بنیادی اصول ہیں، اسی وجہ سے عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ باقی فقہ کے اندر مطعومات (Foods) میں توسع ہے، اور احناف کے نزدیک مشروبات (beverages /drinks) میں توسع ہے، لہٰذا باقی فقہاء کے ہاں سمندری جانور میں سارے حلال ہیں اور احناف کے نزدیک صرف مچھلی حلال ہے اور مشروبات دیکھیں تو الکوحل میں بات آچکی ہے کہ وہاں احناف کے مسلک میں توسع ہے اور باقی فقہاء کے نزدیک اس میں توسع نہیں۔

خالی جگہ مکمل کریں۔

① ٹڈی ___ کی رو سے حلال ہے۔

② وہ کوا جو دانہ بھی کھاتا ہے اور گندگی بھی ___ ہے۔

③ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ___ کے زمانے میں حمر اہلیہ کی حرمت بیان فرمائی۔

④ وہ حشرات ___ کا خارجی استعمال تو درست ہے مگر داخلی نہیں۔

⑤ وہ پرندے جو پنجوں سے پکڑتے ہیں اور دانہ چگتے ہیں ___ ہیں۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① دانتوں سے شکار کرنے والے جانوروں کو درندہ کہا جاتا ہے۔

② مالکیہ کے نزدیک درندہ جانوروں کے متعلق پانچ اقوال مذکور ہیں۔

③ وہ جانور جو مالہ دم سائل کی قبیل سے ہیں، ان کا داخلی، خارجی دونوں استعمال درست نہیں۔

④ فقہاء سے گھوڑے کے متعلق اب جواز کا قول منقول ہے۔

⑤ امریکن گائے کے حلال ہونے میں مادہ کا اعتبار ہوگا۔

سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① فقہاء نے جانوروں کی کتنی اقسام بیان کی ہیں؟ ان اقسام کی قابل فہم تفصیل بیان کریں۔

② پرندوں اور درندوں کی حرمت کسی حدیث سے ثابت ہے۔ حدیث بعینہ (عربی، اردو، انگریزی میں) بیان کریں۔

③ کوے کی حلت و حرمت کے متعلق فقہاء کا مسلک ذکر کریں۔

④ گھوڑے کے متعلق حکم بیان کریں۔

# سبق نمبر ۱۲

## اشیاء کے داخلی اور خارجی استعمال کا بیان

## أحكام إستخدام الأشياء داخلياً وخارجياً

## Commands for internal and external use of items

### غذائی مصنوعات کی تیاری میں اہم ہدایات

### التعليمات المهمة لإعداد المنتجات الغذائية

### Important guidelines in the preparation of Food products

### مصنوعات کی حلت و حرمت کے بنیادی ضابطے

### القواعد الأساسية لحلّ المنتجات و حرمتها

### Basic rules of Permissibility & Prohibition of Products

سابق میں کچھ اصولی باتیں گذری ہیں، جن کے تناظر میں کچھ اور اصول ہمارے سامنے واضح ہوئے ہیں جس سے ہمیں اشیاء کے مختلف استعمال جیسے کہ خارجی استعمال داخلی استعمال سمجھ میں آئے گا۔

وہ اشیاء جن میں سکر ہوتا ہے یعنی جو نشہ آور اشیاء ہوتی ہیں، ان کی دو قسمیں ہوتی ہیں: ایک وہ اشیاء جو بہنے والی ہوتی ہیں اور ایک وہ جو بہنے والی نہیں ہوتیں بلکہ خشک ہوتی ہیں پہلی کو مائع (liquid) اور دوسری کو جامد (solid) کہتے ہیں۔

☆ مائع کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

① چار حرام شرابیں جنہیں اشربعہ اربعہ محرمہ کہا جاتا ہے، یعنی خمر (انگور کا کچا شیرہ) {Raw grape wine}، طلاء (انگور کا پکا شیرہ) {Ripe grape wine}، نقیع التمر (کھجور کا شیرہ) {Palm/date wine} جس کو سکر بھی کہا جاتا ہے، نقیع الزبیب (منقی کا شیرہ) {dried seedless grape wine}۔

④ جو ان چاروں کے علاوہ ہو وہ بھی شراب ہوتی ہے چنانچہ جو اشربہ اربعہ محرمہ ہیں وہ ناپاک بھی ہیں حرام بھی ہیں، اس کے علاوہ جو باقی اشیاء ہیں، وہ اگر نشہ آور ہوں تو ان کا داخلی استعمال جائز نہیں ہے البتہ خارجی استعمال جائز ہے۔

جو خشک نشہ آور اشیاء ہیں جیسے کہ افیون (Opium) بھنگ (Cannabis)، یہ سب پاک ہیں ، اب ان کا خارجی اور داخلی استعمال کیسے ہوگا؟ تو اس کے کے لئے کچھ احکامات ہیں۔ شریعت مطہرہ میں چیزوں کے داخلی استعمال (internal use) اور خارجی استعمال (external use) کے احکامات میں کچھ فرق ہے اور وہ کچھ مختلف اصولی چیزیں ہیں:

❶ ناپاک چیز نجس کا داخلی اور خارجی استعمال دونوں ناجائز ہے۔

❷ متنجس چیز یعنی جو پہلے سے ناپاک نہ ہو، بعد میں ناپاک ہو جائے، اس کا خارجی استعمال جائز ہے، بشرطیکہ اس کی ناپاکی غالب نہ ہو، اگر اس پر ناپاکی کا غلبہ ہے تو وہ نجس العین کے حکم میں ہوگا۔

❸ جو چیز مائع ہو اور وہ چیز نشہ آور ہو تو اس کا حکم تو واضح ہے، لیکن جو چیز مائع نہ ہو اور نشہ آور ہو جیسے کہ افیون اور بھنگ ہے تو ان کا اتنی مقدار میں کھالینا یعنی داخلی استعمال کرنا جو نشہ نہ کرے اور مقصد لہو ولعب نہ ہو تو ان کا استعمال جائز ہے، اسی طرح بطورِ دوا کے اس کے لگانے کی بھی شریعت نے اجازت دی ہے لیکن شرط یہی ہے کہ اس سے سکر نہ آئے۔

❹ اشربہ اربعہ محرمہ کے علاوہ باقی شرابوں کا خارجی استعمال جائز ہے، داخلی استعمال بھی اگر کسی معتد بہ غرض سے ہو تو اس کی اجازت ہے جیسے کہ علاج وغیرہ۔

❺ جمادات اور نباتات (minerals and plants) کا خارجی استعمال جائز ہے اور داخلی استعمال بھی جائز ہے اگر وہ مضر صحت نہ ہوں اور مسکر نہ ہوں۔

❻ حشرات الارض (insects) کا خارجی استعمال جائز ہے۔

❼ غیر ماکول اللحم جانور یا غیر مذبوح جانور (سوائے خنزیر کے) کے وہ اعضاء جن میں حیات سرایت نہیں کرتی جیسے بال، ہڈی، ناخن وغیرہ ان کا خارجی استعمال جائز ہے، اسی طرح مردار کی کھال، آنتیں اور جھلیاں دباغت کے بعد پاک ہیں اور ان کا خارجی استعمال جائز ہے۔

❽ حلال جانور اگر مرجائے تو اس کے تھنوں میں جو دودھ ہے وہ پاک اور حلال ہے۔

⑨ حرام جانور جس میں بہنے والا خون ہو، وہ اگرچہ ذبح سے پاک ہو جاتا ہے مگر اس کا انڈہ پھر بھی ناپاک رہتا ہے۔

وہ اشیاء جن کا خارجی استعمال ضرورت کی وجہ سے جائز ہے:

مبادئ: الاشیاء التی یجوز استعمالها الخارجی عند الضرورة:

Those items whose external use is Permissible due to necessity

① مچھلی کے علاوہ باقی تمام آبی حیوانات اوران کے اجزاء کا خارجی استعمال جائز ہے۔

② حشرات الارض یعنی کیڑے مکوڑے، جن میں خون ہی نہ ہو۔

③ خشکی کے وہ تمام جانور جن میں بہنے والا خون نہ ہو۔

④ وہ تمام جانور جن کو شرعی طریقہ پر ذبح کیا جائے،ان کے تمام اعضاء سوائے دم مسفوح کے یعنی بہنے والے خون کے سب پاک ہیں۔

⑤ مردار کے بال، ناخن، سینگ وغیرہ کا خارجی استعمال جائز ہے۔

⑥ کھال کے حکم میں جانور کے اوجھڑی (carbage)، مثانہ (bladder) اور پرندے کا پوٹا (craw/ stomach) جس کو سنگدانہ بھی کہتے ہیں، آنتیں (intestines) اور جھلیاں (membranes) یہ سب کھال کی طرح ہیں، اگر دباغت سے پاک ہو جائیں تو ان کا خارجی استعمال بھی جائز ہے اور جو اعضاء ناپاکی کا محل ہیں جیسے پوٹا وغیرہ اگر ان کو صاف کر لیا جائے تو ان کا استعمال جائز ہوگا لیکن دھونا ضروری ہے۔

⑦ سانپ اور چھپکلی جس میں بہنے والا خون نہ ہو۔

⑧ حلال پرندوں کا فضلہ جس سے احتراز مشکل ہو تو عموم بلویٰ کی وجہ سے اس کی اجازت ہے۔

⑨ حلال پرندوں کا لعاب پسینہ اور میل۔

⑩ انسان کا لعاب، پسینہ، میل اور آنسو پاک ہیں، لیکن اس کو قصداً استعمال کرنا درست نہیں جیسا کہ پہلے گزرا ہے۔

⑪ کیڑوں کا لعاب جس سے گھن آتی ہو تو وہ استعمال نہیں کر سکتے، لیکن اگر گھن نہ آتی ہو تو پھر اس کے خارجی استعمال کی اجازت ہے۔

⑫ جامد چیزیں جن میں کسی قدر نشہ ہو۔

⑬ نباتات جن میں کسی قدر نشہ ہو، نشہ معمولی ہے تو اس کی اجازت ہے اور پاک ہے، اگر بہت زیادہ ہو اور اس کا اثر انسان کو داخل میں محسوس ہو تو اس کی اجازت نہیں ہے۔

⑭ غیر ماکول اللحم زندہ جانور سے الگ کیا ہوا ایسا عضو جس میں حس اور جان نہ ہو۔

⑮ وہ الکحل جو انگور اور کھجور سے نہ لیا گیا ہو۔

⑯ عورت کا دودھ شیر خوار بچے کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر کبھی کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے تو مجبوری کے درجے میں جس کے احکامات الگ ہیں اس کا استعمال جائز ہو گا۔

⑰ ذبح کے بعد جو خون رگوں اور گوشت کے اندر رہ جاتا ہے اور بہنے والا نہیں ہوتا وہ بھی پاک ہے۔

کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو شریعت نے ناپاک رکھا ہے۔

There are some things that considered unclean/impure by the Shari'ah

① وہ جانور جو شکار کر کے کھاتے ہیں، وہ ناپاک بھی ہیں اور حرام بھی ہیں۔

② وہ حلال جانور جو شرعی طریقہ سے ذبح نہ کیے گئے ہوں، ناپاک بھی ہیں اور حرام بھی ہیں۔

③ ساری حرام شرابیں یعنی اشربعہ اربعہ محرمہ۔

④ زندہ جانور سے علیحدہ کیا گیا ایسا عضو جس میں زندگی ہو اور خون سرایت کرتا ہو۔

⑤ مردار یعنی وہ جانور جو شرعی طریقہ پر ذبح نہ کیا گیا ہو، اس کے تمام اجزاء ناپاک ہیں سوائے ان اجزاء کے جن میں خون سرایت نہیں کرتا جیسے ہڈی بال وغیرہ۔

⑥ خنزیر بجمیع اعضاء۔

⑦ ان جانوروں کا دودھ جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔

⑧ حرام جانور کا انڈا اگرچہ وہ جانور ذبح کیا گیا ہو۔

⑨ حلال جانور کا گندا انڈا جب خون بن جائے۔

یہ سب چیزیں ناپاک اور حرام ہیں۔

ایسی بنیادی چیزیں جن کا غذائی مصنوعات کی تیاری میں لحاظ رکھنا ضروری ہے، یہ صرف کچھ اصولی چیزیں ہیں، یہاں اسٹینڈرڈ بیان نہیں کیا جارہا، مقصد یہ ہے کہ بنیادی شرعی احکام سے

آگہی ہو، اور اسٹینڈرڈ بھی تقریباً ان چیزوں کی رعایت رکھتے ہیں، یعنی علی اختلاف المذاہب الفقہیہ میں جہاں جہاں جس کی جو گنجائش ہے، اس کے اعتبار سے اپنی فقہ کی اتباع کرتے ہیں اور اس کی رعایت رکھتے ہیں۔

**غذائی مصنوعات کی تیاری میں چند امور قابل لحاظ ہیں:**

الأمور التي تلزم مراعاتها عند إعداد المنتجات:

So some rules are respectable in the preparation of Food products:

① حرام جانور کا کوئی جزء نہ ہو۔

② غیر شرعی طور پر ذبح کیے گئے حلال جانور کا کوئی جزء نہ ہو۔

③ حلال جانور کے حرام اجزاء میں سے کوئی جزء نہ ہو۔

④ زندہ حلال جانور کا کوئی ذی حس جزء، اگر استعمال ہوگا تو وہ ناجائز ہوگا۔

**مصنوعات بناتے ہوئے جن چیزوں سے اجتناب لازم ہے وہ درج ذیل ہیں:**

الأمور التي يلزم الاجتناب منها في إعداد المنتجات:

During the preparation of products those things must be avoided are below

❶ حرام اجزائے ترکیبی (ingredients) شامل نہ کیے جائیں۔

❷ وہ غذا براہ راست مضر صحت نہ ہو۔

❸ انسانی عضو کا کوئی حصہ یا اس سے کشید کردہ (distilled) کوئی حصہ شامل نہ ہو۔

❹ اس مصنوع کی تیاری میں شروع سے لیکر آخر تک حلال کی رعایت رکھی جائے، ساتھ ساتھ اس کی پیکنگ کے عمل (packaging)، محفوظ کرنے کے عمل (storage) اور نقل و حمل (transportation) میں بھی کوئی حرام جزء شامل نہ ہو۔

❺ ایسے برتن، پلانٹ، اوزار اور وہ سارے آلات جس میں مصنوعات تیار ہوتی ہیں تو وہ سارے کے سارے حلال غذا کے لیے ہی استعمال ہوتے ہوں، اس میں کسی اور حرام چیز کی تیاری نہ کی جاتی ہو۔ مثال کے طور پر کہ ایک پلانٹ ہے جہاں پر جوس بنایا جاتا ہے تو اب اس پلانٹ میں جوس ہی بنے اس میں شراب کی تیاری نہ کی جاتی ہو، اگر شراب بنتی ہو تو اس کے پلانٹ الگ ہوں اور وہ چونکہ جن کے نزدیک مال متقوم ہے یعنی غیر مسلموں کے یہاں تو وہ ان کے احکامات بھی الگ ہوں گے۔

**فوڈ انڈسٹری کے لئے کچھ اہم ہدایات ہیں جن کی رعایت رکھنا ضروری ہے:**

التعليمات المهمة التي يجب مراعاتها للصناعات الغذائية

Here are some key guidelines for the Food industry

❶ عموم بلویٰ ایک شرعی اصطلاح ہے جس میں شریعت نے اس کی وجہ سے طہارت اور ناپاکی کے اندر کچھ تخفیف کی ہے، لہٰذا عموم بلویٰ کی وجہ سے کبھی کبھی حلت اور حرمت بھی باعث تخفیف ہوتی ہے جیساکہ تبدیل ماہیت کے مسائل آتے ہیں اور اس کی ان شاء اللہ تفصیل بعد میں پڑھیں گے۔

❷ ذبیحہ صرف مسلمان کا ہو یا کتابی کا ہو تو حلال ہے، البتہ غیر مسلم کوئی پھل وغیرہ کاٹے یا کوئی جوس بنائے تو اگر اس کے ہاتھ پاک ہیں اور کوئی اور حرمت کی وجہ نہیں ہے تو اس کے ہاتھ سے بنایا جانے والا جوس بہر حال حلال ہو گا، البتہ ذبیحہ صرف مسلمان اور کتابی کا معتبر ہے۔

❸ جن اشیاء میں صنعت کے دوران ہاتھ اور برتن کا براہ راست استعمال ہوتا ہے تو وہاں پاکی اور صفائی کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔

❹ اگر علم میں ہو کہ کسی پراڈکٹ کے اندر حرام اجزاء شامل ہیں یا کسی خاص پراڈکٹ کا علم نہ ہو لیکن یہ معلوم ہو کہ اس کا صانع (manufacturer) حرام اجزاء کو شامل کرتا ہے تو اس کا استعمال جائز نہیں ہو گا۔

❺ اگر کچھ بھی علم نہیں ہے لیکن معاملہ گوشت کا ہے یا گوشت سے بنی کسی چیز کا ہے، تو پھر وہاں پر اصل حرمت ہو گی اور اگر گوشت یا گوشت سے بنی ہوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہ اس کے علاوہ نباتات یا معدنیات سے بنی ہوئی ہے تو وہ چیز حلال کہلائے گی۔

❻ اگر کسی چیز میں الکحل کا ملایا جانا ثابت ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ وہ انگور یا کھجور سے کشید کی گئی ہے (یعنی ایتھائیل الکحل) تو وہ چیز ناپاک اور حرام ہو گی۔

❼ اگر الکحل انگور اور کھجور کے علاوہ کسی اور چیز سے کشید کیا گیا ہے تو وہ مصنوع (product) پاک ہو گی اس کا داخلی استعمال اس پر موقوف ہو گا کہ اس میں نشہ ہے یا نہیں۔

❽ اگر الکحل کا ماخذ معلوم نہ ہو لیکن قرائن کی بناء پر غالب گمان یہ ہو کہ وہ انگور اور کھجور سے نہیں بنایا گیا، جیساکہ آج کل بعض الکحل انگور اور کھجور کے علاوہ بنائے جاتے ہیں تو ایسی مصنوعات کو پاک تصور کیا جائے گا اور ان کا استعمال جائز ہو گا۔

❾ اگر کسی چیز کے بارے میں یقینی معلوم ہو کہ وہ حرام ہے یا ناپاک ہے، پھر شک پیدا ہو جائے کہ تبدیل ماہیت کے نتیجہ میں پاک اور حلال ہوا ہے کہ نہیں، چونکہ پہلے یقین تھا کہ وہ چیز حرام تھی اور ناپاک تھی، اب شک ہوا ہے کہ حلال اور پاک ہوئی کہ نہیں تو جو اصل ہے اس کا اعتبار ہو گا، کیونکہ یقین اس کا ہے کہ حرام تھی، لہٰذا یقین والی بات کو ترجیح ہو گی اور اس چیز کا

استعمال جائز نہیں ہوگا، جیسے آج کل بعض غیر مسلم ملکوں سے بڑی مقدار میں جیلیٹن آتی ہے اور وہ جانوروں سے بنتی ہے جہاں پر حلال ذبیحہ کا اہتمام نہیں ہے، بلکہ حرام جانوروں کا بھی استعمال ہے لہٰذا اس جیلیٹن میں احتیاط کی جائے گی، اور اس کو استعمال کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا یہاں تک کہ ہمیں یہ نہ پتہ چل جائے کہ تبدیل ماہیت ہوئی کہ نہیں، اور یہ ایک الگ سوال ہے کہ تبدیل ماہیت ہوتی ہے کہ نہیں؟ یہ سوال انڈسٹری میں ابھی تک کھڑا ہے لہٰذا فی الوقت اس پر یہی فتویٰ ہے کہ اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

⓾ اشیاء میں اصل حلت اور اباحت ہے اور گوشت میں اصل حرمت ہے چنانچہ گوشت اسی وقت حلال کہلائے گا، جب اس کا حلال ہونا کسی دلیل شرعی سے ثابت ہو، چنانچہ غیر مسلم ممالک سے درآمد کیے گئے گوشت کو اسی وقت حلال تصور کریں گے جب یقینی دلیل سے اس کا حلال ہونا ثابت ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان حلال سرٹیفکیشن باڈی (Halal Certification Body/HCB) اس کے اوپر مہر لگا دے اور کہہ دے کہ یہ حلال ہے، اور مسلم ملکوں سے جو ذبیحہ آتا ہے وہ حلال شمار ہوگا اور اگر کوئی دلیل حرمت آگئی تو پھر حرام تصور کیا جائے گا۔

⓫ حلت و حرمت اور طہارت و نجاست کا تعلق دیانات سے ہے اور دیانات میں خبر واحد قبول ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ خبر دینے والا مسلمان عاقل اور بالغ ہو، اگر مخبر فاسق ہو یا مستور الحال ہو تو پھر تحری اور اندازے کے بعد غالب گمان پر عمل واجب ہے۔ بچے اور کافر کی اور وہ آدمی جس کی عقل زائل ہو گئی ہو یا اس کی عقل پر پردہ ہے، اس کی خبر کا اعتبار نہیں، البتہ اگر کوئی بادشاہ کسی چیز کے متعلق اعلان کروادے اور اس کی خبر دینے والا کوئی فاسق ہو تو اس کی خبر کو قبول کیا جائے گا۔

آخری بات کہ اکثر لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ آپ نے حلال کو پڑھا ہے، آپ ہمیں فلاں پراڈکٹ کے متعلق بتادیں، آج یہ تربیتی بات ذہن میں رکھیں اور یہ بات ہم نے سیکھی حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم سے، حضرت زید مجدہم نے ابتدا میں جب ہمارے ادارے حلال آگہی و تحقیقاتی کونسل (HARC) نے کام شروع کیا تو اس وقت یہ بات فرمائی تھی کہ عوام کے اندر ہم کسی بھی پراڈکٹ کو لے کر تشویش نہ پھیلائیں جب تک پوری تحقیق نہ ہو جائے، تحقیق کے بعد اس کو بیان کیا جائے۔ لہٰذا ہم سے اگر کسی پراڈکٹ کے بارے میں کوئی سوال کرتا ہے تو اس کے جواب دینے کا کیا طریقہ ہے تو اس کی بھی

اصولی بات سمجھ لیں کہ ہم کسی بھی پراڈکٹ کے بارے میں واضح جواب اس وقت تک نہیں دے سکتے جب تک ہمیں ان کے اجزائے ترکیبی یعنی (ingredients) معلوم نہ ہوں، اس لیے ہم کلیات کے ذریعے جواب دیں گے جو کہ ہم پیچھے اصول پڑھ چکے ہیں اور اگر کوئی کسی پراڈکٹ کے اجزائے ترکیبی سامنے لائے گا تو ہم اس کی روشنی میں جواب دیں گے، اب بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ پراڈکٹ کے جو اجزاء ہوتے ہیں وہ تو حلال ہوتے ہیں لیکن جب بننے کا عمل (process) ہو رہا ہوتا ہے یعنی جب دو چیزوں کو ملایا جا رہا ہوتا ہے تو وہاں پر کہیں حرام آ رہا ہوتا ہے تو ہم اس کو پہلے چیک کروائیں گے اس کے بعد اس کا فیصلہ ہو گا، چنانچہ ایسی غذائی اشیاء جو غیر مسلم ملکوں سے آئی ہیں اور ان میں گوشت استعمال ہو رہا ہے تو ہم وہاں پر احتیاط کا اور گریز کا مشورہ دیں گے، جب تک کہ تحقیق سامنے نہ آ جائے۔

ساری تفصیل مختلف اشیاء کے متعلق بنیادی امور پر مشتمل تھی، جن سے اشیاء اور اشیاء سے بننے والی چیزوں کی تفصیل ہمارے سامنے آگئی۔

# تمرین ⑫

خالی جگہ مناسب الفاظ سے مکمل کریں۔

① متنجس چیز پر ناپاکی کا غلبہ ہو تو وہ ____ ہو گی۔

② ____ اشیاء کا داخلی استعمال بشرطیکہ سکر نہ ہو اور مقصد لہو ولعب نہ ہو تو جائز ہے۔

③ مردار کی کھال، آنتوں، اور جھلیوں کا استعمال ____ جائز ہے۔

④ دیانات میں خبر واحد قبول ہے، بشرطیکہ مخبر ____ ہو۔

⑤ اگر کسی چیز میں شک ہو کہ یہ حلال ہے یا حرام تو اعتبار اس کے ____ کا ہو گا۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① ناپاک چیز کا داخلی استعمال بغرض علاج جائز ہے۔

② حلال جانور اگر مر جائے تو اس کے تھنوں میں دودھ حلال اور پاک ہے۔

③ حرام جانور کا انڈا بھی اس جانور کے ذبح سے پاک ہو جاتا ہے۔

④ حلال پرندوں کا فضلہ، پسینہ پاک ہے۔

⑤ ذبح کے بعد جو خون جانور کی رگوں میں رہ جاتا ہے وہ پھر بھی ناپاک ہوتا ہے۔

سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① مصنوعات بناتے ہوئے جن چیزوں سے اجتناب ضروری ہے، وہ تحریر کریں۔

② گوشت کی خرید و فروخت کے وقت حلت و حرمت کا معیار کیا ہو گا۔

③ وہ چیزیں جنہیں شریعت نے ناپاک قرار دیا ہے، سبق کی رو سے بیان کریں۔

④ بعض چیزیں جن کے داخلی، خارجی استعمال کے احکام میں فرق ہے، وہ اشیاء ذکر کریں۔

# سبق نمبر ۱۳

## ذبح اور اس کا شرعی طریقہ کار کا بیان

## الطريقة المشروعية للذبح

## *Slaughtering and its Shara'i method*

### ذبح کی اقسام

أقسام الذبح

*Types of slaughtering*

### ذبح، نحر اور عقر کیا ہے؟

ما هو الذبح والنحر والعقر؟

*?What is slaughtering, Zabah, Nahar and Aqar*

### ذبح کے مختلف احکام مثلاً ذابح، ذبیحہ، آلہ، محل، وقت اور تسمیہ کے احکام

أحكام الذبح المختلفة مثل أحكام الذابح و الآلة والمحل والوقت والتسمية۔

*Different rules of slaughtering, such as slaughterer, those animal who is being slaughter, tool, place, time and Tasmiyah (Bismillah)*

### ذبح کے مستحبات و مکروہات

مستحبات الذبح ومكروهاته

*Desirables & abominations of slaughtering*

### ذبح کی اہمیت

أهمية الذبح

*Importance of slaughtering*

کسی حلال جانور کو ذبح کرنے کا مرحلہ آتا ہے تو شریعت کے احکامات کیا ہیں؟

ذبح اسلامی شعائر میں سے ایک اہم عمل ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا وأكل ذبيحتنا فذلك المسلم الذي له ذمة الله ورسوله (بخاری)

جو آدمی ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے جس کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے لی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ذبح سے متعلق احکامات جانتے تھے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذبح کی خدمت پر مامور تھے، جیسے حضرت زبیر، حضرت عمرو بن عاص، حضرت عامر بن کریز، حضرت خالد بن اسید، ابن درید (مدینہ منورہ میں) ابو شعیب (خادم حضرت ابن مسعود) رضی اللہ عنہم، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذبح کے حوالے سے نگرانی (*supervision*) بھی کیا کرتے تھے، چنانچہ جب ہم حلال کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو پہلی فکر یہ ہوتی ہے کہ جانور حلال ہو اور دوسری طرف یہ فکر ہوتی ہے کہ جانور کو شرعی طریقہ پر ذبح کیا گیا ہو، شرعی طریقے پر ذبح کرنا اللہ کا حکم ہے، اور قرآن میں ارشاد ہے: **فكلوا مما ذكر اسم الله عليه**۔ (الانعام:118) تم کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔

## ایک سوال:

جو جانور اپنی موت آپ مر جائے جس کو "حتف أنفه، مردار" (*dead*) کہتے ہیں، اسے آپ حرام قرار دیتے ہیں، اور جسے آپ خود ذبح کریں، اسے حلال کہتے ہیں، یعنی جسے اللہ کی طرف سے موت آگئی وہ حرام اور جسے آپ ذبح کریں، وہ حلال تو ایسا کیوں؟

## جواب:

اللہ تعالیٰ نے ہی یہ فیصلہ کیا ہے کہ مردار جانور کو کھا نہیں سکتے، یعنی جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے کھا نہیں سکتے، چنانچہ ذبح میں اللہ کا نام لینے کی وجہ سے اس جانور کو کھانا جائز ہوتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ذبح میں کچھ جانور حلال ہوتے ہیں جیسے اونٹ، گائے، بکرے وغیرہ، اور کچھ حلال نہیں ہوتے لیکن انہیں کسی اور مقصد میں استعمال کرنے کے لئے ذبح کیا جاتا ہے جیسے شیر یا چیتا یہ حرام جانور ہیں، لیکن ان کو خارجی استعمال کے لئے ذبح کیا جائے، یہ ذبح سے طاہر ہوں گے اور خارجی استعمال جائز ہوگا، اور اگر خود سے مر جائیں تو مردار شمار ہوں گے اور خارجی استعمال ناجائز ہوگا۔

شرعی ذبیحے کے نتیجے میں جانور کے جسم سے دم مسفوح (بہتا ہوا خون) {*flowing blood*} نکل جاتا ہے، جو انسانی صحت کے لئے مضر ہے، موجودہ دور کی سائنس اس بات کو

تسلیم کرتی ہے، اور اگر اس خون کو نہ نکالا جائے تو جاندار کے بدن میں جراثیم منتقل ہو جائیں گے اور اس کا معاشرہ میں بہت غلط اثر ہوگا کیونکہ اس میں ابتداء سے انتہا تک نقصان ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے واضح طور پر فرمادیا کہ اس کو نکالا جائے اور ذبح واحد ایسا طریقہ ہے جس سے صحیح طرح دم مسفوح نکلتا ہے، اسی وجہ سے شریعت میں اس جانور کو حرام قرار دیا گیا جو منخنقہ (دم گھٹنے سے مر جانے والا)(*strangled/suffocated*) ہو، کیونکہ اس کا خون نہیں نکلتا اور وہ اندر ہی مر جاتا ہے تو اس کا خون اس کے گوشت اور بقیہ اعضاء میں سرایت (*permeate*) کر جاتا ہے یعنی کہ ان اعضاء میں جہاں زندگی سرایت کر جاتی ہے، اس لئے شریعت نے ذبح کو اہمیت دی ہے۔

## ذبح کی تعریف:

تعريف الذبح:

*Definition of slaughtering*

اصطلاح شرعی میں ذبح کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں، الموسوعۃ الفقہیۃ میں اس کی تعریف یہ ہے کہ

❶ الذبح التام المبيح للأكل بقَطعِ الحُلقومِ والمَرِيءِ ،وعقر إذا تعذر قَطعُ الحُلقومِ والمَرِيءِ

کسی جانور کو اس طور پر ذبح کرنا کہ اس سے اس کا کھانا جائز ہو جائے اور اس کے حلقوم (*trachea/glottis*) اور مریٔ (*oesophagus*) کٹ جائیں یا عقر (ذبح اضطراری) (*impulsive slaughter*) کی صورت ہو جب حلقوم اور مریٔ کا کاٹنا مشکل ہو جائے۔

❷ هو إزهاق روح الحيوان بالطريق المشروع الذي يجعل لحمه حلالا للمسلم۔(بحوث قضايا:387/1)

ذبح سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ جانور کو مشروع طریقے سے ذبح کیا جائے جس سے اس کا گوشت مسلمان کے لیے حلال ہو جائے۔

ذبح اختیاری اور اضطراری کیا ہے؟

ماهو الذبح الإختياري و الإضطراري؟

*What is discretionary slaughtering & impulsive slaughtering?*

کسی بھی جانور کو ذبح کرنے کے لیے عام طور پر تین اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔

☆ذبح:(slaughtering)
جانور کے گلے کو اس کی گردن تک کاٹا جائے اور یہ گائے اور بکری میں کیا جاتا ہے۔
☆نحر:(Saerifice by Cutting the tugular Vain)
جانور کو کھڑا کر کے اس کی گردن میں موجود گڑھے میں جہاں چاروں رگیں جمع ہوتی ہیں چھری یا نیزہ لگایا جائے جس سے ایک بار میں ہی چاروں رگیں کٹ جائیں اور سارا خون نکل جائے اور یہ لمبی گردن والے جانور میں ہوتا ہے۔ جیسے اونٹ
☆عقر:(Slaying)
عقر کو سمجھنے کے لیے ذبح کی قسموں کو سمجھنا ضروری ہے:
ذبح کی دو قسمیں ہیں:

*There are two types of slaughtering*

**ذبح اختیاری:**

*Discretionary slaughtering*

جانور کا لبہ اور لحیین کے درمیانی حصہ سے جانور کا گلا کاٹا جائے کہ اس کی چاروں یا اکثر رگیں کٹ جائیں یعنی جانور ہاتھ میں ہے اور اس کے لبہ اور لحیین کے درمیانی حصہ کو کاٹ دیا جائے۔

لبہ: گردن اور سینے کے درمیان کا گڑھا۔

*The pit between the neck and the chest*

لحیین: جبڑوں کی وہ ہڈی جس پر جانور کے دانت وغیرہ ہوتے ہیں۔

*.The bone of the jaw on which there are teeth of an animal*

اور لَبہ کو (throat of an animal) بھی کہا جاتا ہے۔

**ذبح اضطراری:**

*Impulsive slaughtering*

جانور بدک جائے، قابو میں نہ رہے تو کسی دھاری دار آلے سے جانور کے اوپر دور سے بسم اللہ پڑھ کر حملہ کیا جائے، تاکہ اس کے بدن سے خون نکل جائے اور بہہ جائے، اس ذبح اضطراری کو

فقہاء کہ اصطلاح میں عقر کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ذبح اضطراری کے کچھ احکامات شریعت میں موجود ہیں۔

❶ جب جانور ہاتھ سے نکل جائے اور قابو میں نہ رہے، تو اس وقت ذبح اضطراری کی اجازت ہے، اگر جانور قابو میں ہے تو اس کی اجازت نہیں ہے۔

❷ چھوٹا جانور بکری وغیرہ اگر بھاگ جائے تو دیکھا جائے گا کہ اگر آبادی والے علاقے میں بھاگے ہیں تو ذبح اضطراری کی اجازت نہیں ہوگی، اگر صحرا میں بھاگے ہیں تو اجازت ہے۔

❸ اگر اونٹ، گائے یا بھینس بے قابو ہو جائیں تو آبادی ہو یا صحرا ہو ذبح اضطراری کی اجازت ہے۔

❹ اگر جانور نے کسی پر حملہ کر دیا اور اس نے بسم اللہ پڑھ کر اس کو ذبح کر دیا تو جانور حلال ہو جائے گا۔

### ذبح کا شرعی طریقہ:

*Shara'i method of slaughtering*

کوئی عاقل بالغ مسلمان یا کتابی جانور کو قبلہ رخ لٹا کر تیز چھری سے بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھتے ہوئے چار رگیں (حلقوم، مرئ، ودجان) کاٹ دے تو ذبح محقق (authentic) ہو جائے گا۔ کوئی بھی چار رگوں کا کٹنا مستحب ہے اور تین رگیں کاٹنا لازمی ہے، اگر ایک یا دو رگیں کٹی ہوں تو جانور حلال نہ ہوگا۔

### صحت ذبح کی شرائط:

*Conditions of validity of slaughtering*

☆ جانور سے متعلق:

*Related to the animal*

① جانور حلال ہو۔

② ذبح کے وقت اس میں حیات (زندگی) یقینی ہو، وہ زندہ ہو، اس کی علامت یہ ہے کہ ذبح کے وقت وہ حرکت کرے یا اس سے خون نکلے، اگر حیات کی کوئی علامت نہ پائی جائے تو وہ جانور حلال نہ ہوگا، خون نکلنے سے مراد عام انداز سے خون نکلنا مراد نہیں ہے بلکہ دم مسفوح کی صورت میں جو خون نکلتا ہے وہ مراد ہے۔

☆ ذابح سے متعلق شرائط:

*Terms relating to the slaughterer*

① عمل ذبح سے واقف ہو۔

*Be familiar with the slaughter process*

② مسلمان یا کتابی ہو۔

*Be a Muslim or a person of the Book*

اگر ذابح عورت ہے یا کوئی سمجھدار بچہ ہے یا کوئی ایسا مرد ہے جو ناپاکی کی حالت میں ہے یا ایسی عورت جو حیض و نفاس کی حالت میں ہے اگر وہ عمل ذبح سے واقف ہے اور بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے تو ان کا ذبیحہ حلال ہو گا اور اس کا کھانا جائز ہو گا۔

### ☆ عمل ذبح سے متعلق:

*Related to the slaughtering process*

① ذبح اختیاری میں جانور کی ساری یا اکثر رگیں کٹ جائیں۔

② ذبح اختیاری یا اضطراری سے پہلے بسم اللہ پڑھی جائے۔

جانور کے گلے کے اوپر ایک ابھری ہوئی ہڈی (raised bone) ہوتی ہے جسے **عقدہ** کہتے ہیں، یہ عقدہ جانور کے چہرے یا سر کی طرف ہو یا نیچے دھڑ کی طرف ہو دونوں کی اجازت ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ عقدہ سر کی طرف ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ عقدہ پر ساری رگیں جمع ہو رہی ہیں اور اوپر جا کر پھیل رہی ہیں تو جب عقدہ کے پیچھے سے کاٹا جائے جہاں رگیں آ کر مل رہی ہیں اور اوپر جا کر پھیل رہی ہیں تو اس صورت میں کاٹنا آسان ہو گا اور اگر اس کے اوپر سے کاٹا جائے گا تو ایک اضافی ہاتھ بھی پھیرنا ہو گا جس سے جانور کو تکلیف ہو گی۔

### ☆ محل ذبح سے متعلق

*Related to the slaughtering place*

اختیاری ذبح میں جانور کے گلے میں لبہ اور لحیین کا درمیانی حصہ چاہے وہ عقدہ سے اوپر ہو یا عقدہ سے نیچے ہو، یہ محل ذبح ہے۔

### ☆ آلہ ذبح سے متعلق

*Related to the tools of slaughtering*

جس آلہ سے ذبح کیا جا رہا ہے وہ دھاری دار (sharp) ہو چنانچہ ذبح کے آلہ کا دھاری دار ہونا ضروری ہے کہ وہ اپنی دھار (sharpness) سے جانور کو کاٹ رہا ہو نہ کہ بوجھ اور وزن سے کاٹے۔

### ☆تسمیہ سے متعلق

*Related to the Tasmiyah*

① اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی نام لیا جائے، بہتر یہ ہے کہ بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھا جائے۔

② تسمیہ لازمی طور پر عمل ذبح کو انجام دینے کی نیت سے پڑھا جائے۔

③ تسمیہ فعل ذبح کے ساتھ ہو، ایسا نہ ہو کہ بسم اللہ پڑھ لی اور تھوڑی دیر بعد کاٹنے آرہے ہیں۔

④ ہر ہر جانور پر الگ الگ بسم اللہ پڑھی جائے۔

⑤ بسم اللہ پڑھنے کے بعد مجلس تبدیل کرنے سے پہلے پہلے ذبح کرنا ضروری ہے اور جانور کو ذبح کرنے کی نیت سے بسم اللہ پڑھی ہو کسی اور کام کی نیت سے نہ ہو، مثلاً ذبح کرنے سے پہلے پانی پینے کی ضرورت ہوئی اور بسم اللہ پڑھ کر پانی پیا اور اب ذبح کر رہا ہے تو یہ بسم اللہ معتبر نہیں ہوگی۔

⑥ تسمیہ اور ذبح کے درمیان معتد بہ فاصلہ نہ ہو، اگر فاصلہ ہوگا تو اس کا بھی اعتبار نہیں ہوگا، اس کا بھی خیال رکھا جائے۔

## ذبح کی سنتیں اور مستحبات

## سنن الذبح ومستحباته

## *Sunnah and Desirables of slaughtering*

### ☆ذابح سے متعلق

*Related to the slaughterer*

① ذابح کا منہ قبلہ رخ ہو۔

② جانور کو سیدھی کروٹ پر لٹا کر قبلہ رخ کرکے اس پر اپنا پاؤں رکھ کر ذبح کرے۔

③ جانور کو خود ذبح کرے، یہ قربانی سے متعلق ہے (حلال انڈسٹری کے متعلق نہیں ہے)۔

④ ذبح کرنے میں جلدی کرے۔

### ☆ذبیحہ سے متعلق

*Related to those animal who is being slaughtered*

① ذبیحہ کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔

۲ بکری اور گائے میں ذبح کرنا سنت ہے اور اونٹ میں نحر کرنا سنت ہے۔
۳ حلق کی طرف ذبح کرنا۔
۴ خون کی دونوں رگوں کو کاٹنا۔
۵ ذبح کرتے وقت جانور کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرنا۔
۶ ذبح سے پہلے جانور کو کچھ کھلانا پلانا۔

### ☆ آلہ ذبح سے متعلق

*Related to the tools of slaughtering*

۱ چھری سے ذبح کرنا۔
۲ دھاری دار لوہے سے ذبح کرنا۔
۳ ذبح کرنے سے پہلے چھری تیز کرنا۔

### ☆ وقت ذبح سے متعلق

*Related to the time of slaughtering*

دن میں ذبح کرنا، اس سے مراد یہ ہے کہ اتنی روشنی میں کرنا کہ پتہ چلے کہ جہاں ہاتھ پھیر رہے ہیں وہ رگیں کٹ گئیں، چنانچہ اگر رات کے وقت میں ذبح کیا جائے اور روشنی تیز ہو تو اس کی بھی اجازت ہے۔

## ذبح کے مکروہات

## مکروهات الذبح

*Abominations of slaughtering*

### ☆ ذابح سے متعلق

۱ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا۔
۲ خون کی دو رگوں میں سے ایک کو کاٹنا اور ایک کو چھوڑنا۔
۳ پاؤں سے کھینچ کر ذبح کی جگہ کی طرف لے جانا۔
۴ ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال اتارنا۔
۵ حرام مغز تک چھری چلانا۔
۶ بکری اور گائے کو نحر کرنا اور اونٹ کو ذبح کرنا۔

☆ ذبیحہ سے متعلق:

① جانور کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کر دینا۔

② جانور کا رخ قبلہ سے ہٹا کر ذبح کرنا۔

③ گدی کی طرف سے ذبح کرنا (یعنی پیچھے کی طرف سے ذبح کرنا)۔

☆ آلہ ذبح سے متعلق:

جانور کے سامنے چھری تیز کرنا۔

☆ وقت ذبح سے متعلق:

رات کو ذبح کرنا البتہ خوب روشنی کا اہتمام ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

جب انڈسٹری میں کوئی ذبح کر رہا ہو اور وہ مسلمان ہو تو جب اس کے پاس تدقیق (Audit) پر جائیں تو اس سے ذبح سے متعلق احکام بھی پوچھیں، کلمہ پوچھیں، کچھ عقیدے کے مسائل پوچھیں مثلاً ختم نبوت سے متعلق کیا عقیدہ ہے؟ بعض اوقات انڈسٹری کے اندر ایسے لوگ ذبح کر رہے ہوتے ہیں نہ انہیں شرعی احکام کا پتہ ہوتا ہے، نہ عمل ذبح سے متعلق انہیں کسی چیز کی واقفیت ہوتی ہے، وہ کلمہ بھی نہیں جانتے اور بعض اوقات یہ بھی نہیں پتہ ہوتا کہ ہمارے آخری نبی ﷺ کون ہیں؟

جب جانور کو قبلہ رخ لٹایا جائے تو ایک آیت پڑھنا بہتر ہے اور وہ قرآن میں موجود ہے:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُۥ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُسْلِمِينَ (الانعام:69)

اگر ذابح کے ساتھ کسی اور نے بھی چھری پر ہاتھ رکھا ہوا ہے تو اس کا بھی بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

اسی طرح مشینی ذبیحہ میں ایک بسم اللہ اس وقت کافی ہو گی جب سارے پرندے ایک ساتھ ذبح ہو رہے ہوں، اگر کچھ ہو رہے ہیں اور کچھ نہیں ہوئے تو جو ذبح ہونے سے رہ گئے ہیں وہ حرام ہوں گے یا ان کو دوبارہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنا ہو گا۔

# تمرین ۱۳

## خالی جگہیں مکمل کریں۔

① ذبح ____ میں سے ایک عمل ہے۔
② ذبح سے حرام جانور بھی طاہر ہو جاتا ہے اور اس کا ____ درست ہے۔
③ جانور بدک جائے، اور قابو میں نہ رہے تو بسم اللہ پڑھ کر دور سے تیز دھاری دار آلے سے جانور پر حملہ کیا جائے یہ ____ یا ____ کہلاتا ہے۔
④ ____ پڑھنے کے بعد مجلس تبدیل کرنے سے پہلے ذبح کرنا ضروری ہے۔
⑤ رات کے وقت جانور کو ذبح کرنا ____ ہے۔

## صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① ذبح کے مستحبات میں سے ہے کہ جانور کو خود ذبح کرے۔
② ذبح شرعی دم بہنے سے متحقق ہوتا ہے، چاہے دم کہیں سے بھی بہے۔
③ کوئی کتابی بھی بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرتا ہے تو جانور حلال ہے۔
④ ذبح اضطراری سے پہلے بھی تسمیہ شرط ہے۔
⑤ آلہ ذبح کر(sharp) ہونا ضروری ہے۔

## سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① ذبح کی اقسام بمع تعریف بیان کریں۔
② مردار جانور حلال نہیں اور جبکہ انسان ذبح کرے تو حلال ہے، اس کی وجہ بیان کریں۔
③ تسمیہ کے متعلق ذبح کی سنتیں اور مکروہات بتائیں۔
④ ذابح سے متعلق سنتیں بتائیں۔

# سبق نمبر ۱۴

## مشینی ذبیحہ اور تدویخ (اسٹننگ/Stunning) کا بیان

ذبح کا شرعی تصور
مشینی ذبیحہ کی صورت اور حکم
اسٹننگ کی تین اقسام
اسٹننگ کی قباحتیں
اسٹننگ کی صورت میں شرعی و قانونی احتیاطیں
اسٹننگ شدہ گوشت کے احکام

## مشینی ذبیحہ اور اسٹننگ سے متعلق احکامات

### مبادئ ذبح الحیوان بالماکینۃ وتدویخہ

### Commands related to mechanical slaughtering and stunning

مشینی ذبیحہ میں جانور کو ذبح سے پہلے بے ہوش کیا جاتا ہے جس کو اسٹن (stun) کہتے ہیں، اور اس کے بعد جانور کے ذبح کا مرحلہ انجام دیا جاتا ہے، جس میں کبھی کبھار جانور کو ہاتھ سے ذبح کیا جاتا ہے جس کو (manual slaughtering) کہتے ہیں اور کبھی مشین سے ذبح کیا جاتا ہے جس کو (mechanical slaughtering) کہتے ہیں۔

ذبح شعائر اسلام (Rituals of Islam) میں سے ایک اہم شعار ہے اور اسلام میں اس کی اہمیت نماز، روزہ اور استقبال قبلہ کی طرح ہے، شریعت مطہرہ نے ذبح سے متعلق واضح اور تفصیلی احکام کو بیان کیا ہے اور اس کی سب سے بنیادی وجہ یہ ہے کہ اگر ذبح کے عمل میں کہیں بھی کوتاہی ہو جائے تو جانور حلال ہونے کے بجائے حرام ہو جاتا ہے، اس لیے شریعت مطہرہ نے اس کے بہت سارے احکامات بتائے ہیں جو ذبح کے شرعی طریقہ سے متعلق پچھلے سبق میں پڑھ چکے تھے، اس وقت دنیا میں ذبح سے متعلق کچھ کام انجام دیے جاتے ہیں ان میں کچھ دیسی طریقے یہ ہوا کرتے تھے۔

❶ جھٹکے سے ذبح کرنا (slaughter by shock) یعنی گردن کی طرف سے تیز دھار آلے کے ساتھ ایک ہی وار میں جانور کا سر بدن سے جدا کر دینا۔

❷ ہتھوڑے سے ذبح کرنا (slaughter with a hammer) یعنی جانور کے سر پر ہتھوڑے کی ضربیں لگا کر مار دینا یا اس کو بے ہوش کرنا پھر ذبح کرنا۔

❸ گردن مڑوڑنا (neck twisting) یعنی جو چھوٹا جانور ہے مثلاً مرغی، چڑیا، کبوتر، بطخ ان میں سے کسی کی بھی گردن کو مڑوڑ کر جان سے مار دینا۔

❹ سر پٹخنا یعنی چھوٹے جانور کے پیچھے کی دو ٹانگوں کو پکڑ کر اس کو اس زور سے زمین پر پٹخنا کہ جس سے وہ مر جائے۔

عام طور پر یہ دیسی طریقے بعض دیہات وغیرہ میں رائج ہیں۔

یہ سب ناجائز ہے اور شریعت کے مزاج کے خلاف ہیں اور اگر جانور اس طرح کرنے سے اس طرح مرا کہ اس کی کم از کم تین رگیں نہ کٹیں اور جانور کی موت واقع ہو گئی تو اس صورت میں جانور حلال نہیں ہوگا۔

❺ ایک طریقہ موجودہ دور میں اختیار کیا جاتا ہے اور وہ مشینی ذبیحہ ہے جس کو (mechanical slaughtering) کہا جاتا ہے۔

مشینی ذبیحے میں جانور کے ذبح سے متعلق تین بڑے مراحل ہوتے ہیں:

① پہلا مرحلہ جانور کو بے ہوش کرنے کا ہوتا ہے جس کو انگریزی میں (stunning) کہتے ہیں اور عربی میں " تدویخ " کہتے ہیں۔

② دوسرا مرحلہ جانور کو ذبح کرنے کا ہوتا ہے، ذبح کرنے کے مرحلے میں جانور کی گردن پر چھری پھیری جاتی ہے۔

چھری پھیرنے کا مسئلہ بسا اوقات مشین کے استعمال سے ہوتا ہے کہ صرف مشین ذبح کر رہی ہے اور بسا اوقات ہاتھ سے کاٹنے کا مرحلہ ہوتا ہے۔

③ تیسرے نمبر پر جو مرحلہ ہے وہ چھوٹے جانوروں کا ہوتا ہے جس میں ان کے جسم سے پر (feathers) کو جھاڑا جاتا ہے جس کو (defeathering) کہا جاتا ہے۔

پہلے زمانے میں جانوروں کو ہاتھ سے ہی ذبح کیا جاتا تھا یا کبھی کبھی دیسی طریقے اختیار کیے جاتے تھے، مشینی ذبیحہ کا طریقہ آج سے تقریباً نوے یا سو سال پہلے شروع ہوا اور یہ انگلینڈ (England) میں سنہ 1929ء میں متعارف (introduce) ہوا، اور پھر اس کے کچھ

عرصہ کے بعد 1979ء میں یورپ (Europe) نے انڈسٹری میں اس کو لازم قرار دیا کہ ممبر ملک (member country) جب جانور کو جب ذبح کریں گے تو وہ جانور کو اسٹن کریں گے یعنی کہ اسٹننگ کو لازم قرار دیا ،اور انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس کے ذریعے جانور کو راحت پہنچتی ہے ورنہ جانور کو تکلیف ہوتی ہے اور انہوں نے اس حد تک اسٹننگ کو لازم قرار دے دیا کہ اب دنیا کے اندر جن ملکوں میں اسٹننگ لازم ہے وہاں پر اگر کوئی گوشت کسی ملک سے برآمد (export) کیا جارہا ہے یا وہ ملک کہیں سے گوشت درآمد (import) کررہا ہے تو انہوں نے اس کے اوپر بھی لازم قرار دیا کہ وہ گوشت اسٹن کیا ہوا ہو گا۔

اس حوالے سے ایک چیز جو بہت اہم ہے، قبل اس کے کہ اس کے مراحل کو ہم سمجھیں اور پڑھیں، وہ یہ ہے کہ ذبیحے کا عمل امر تعبدی (devotional matter) ہے یعنی اللہ رب العزت نے حضور اکرم ﷺ کے ذریعے ہمیں ذبح کرنے کا طریقہ بتایا ہے، لہٰذا جو چیز امر تعبدی ہو، اس کو اس کے فرائض (Obligations)، سنن (Sunnah) اور مستحبات (Desirables) کی رعایت کے ساتھ ادا کرنا چاہیے، لہٰذا اسٹننگ کے ذریعے ذبح کا طریقہ کار خلاف شرع ہے اور اس کو بہت سے علمائے کرام نے منع فرمایا ہے، البتہ جن علاقوں میں یہ کیا جاتا ہے تو پھر کچھ شرائط کے ساتھ اس کی اجازت دی گئی ہے ،تاہم پاکستان کے حلال کے اسٹینڈرڈ (PS-3733) میں قانونی طور پر (4.6 پارٹ 4) یہ لکھا ہوا ہے کہ پاکستان کے اندر اسٹننگ کی اجازت نہیں ہے، لہٰذا اسٹن کیا ہوا جانور پاکستان میں نہ آسکتا ہے اور نہ یہاں سے اسٹن کر کے یہاں سے باہر بھیجا جاسکتا ہے، جن علماء نے اس کی شقوں (clauses) کو دیکھا ہے اس حوالے سے انہوں نے اس کی کچھ شرائط ذکر کی ہیں کہ جس جانور کی گردن مشینی عمل سے کاٹی جائے اس کے گوشت کے حلال ہونے کے لیے کچھ شرائط ہیں:

① جانور یا پرندہ ذبح سے پہلے زندہ ہو۔

② مشین کے ذریعے ذبح کرنے والا مسلمان ہو۔

③ مشین کی چھری جانور کی گردن تک پہنچاتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا ہو، یعنی اگر بسم اللہ پڑھ کر بٹن دبایا اور بٹن دبانے سے بیک وقت چھری نے سب جانوروں کی گردن کو ایک ساتھ ہی کاٹ دیا (اور یہ چھوٹے جانوروں میں ممکن ہے) اور کوئی آگے پیچھے نہ ہوئی، تو اس صورت میں تو ایک ساتھ بسم اللہ پڑھنا معتبر ہو گا، لیکن اگر کوئی ایک بھی اس میں سے بچ گیا تو اس پر بسم اللہ پڑھنا معتبر نہیں ہے اور وہ جانور حرام اور مردار ہو گا۔

④ جانور کی چار رگیں یا کم از کم تین رگیں کٹ گئی ہوں۔

⑤ جتنے جانور اور مرغیوں کی گردن پر چھری بیک وقت پڑی ہے، وہ جانور اور مرغیاں ممتاز اور الگ ہوں، ان دوسرے جانور اور مرغیوں سے جن پر چھری تو بعد میں چلی کہ وہ پھر بغیر بسم اللہ سے ذبح ہونے کی وجہ سے پہلے جانوروں کے ساتھ حلال نہیں ہوں گی اور ان کا گوشت اگر خلط ملط (mixed up) ہو گیا تو اس صورت میں باقی گوشت کو تلف (destroy) کرنا پڑے گا۔

⑥ سانس نکلنے سے پہلے مرغی وغیرہ کو گرم پانی میں نہ ڈالا گیا ہو، پر جھاڑنے کا مرحلہ نہ ہوا ہو۔

یہ جانور کے ذبح سے متعلق اصولی بات ہے جس کو ہمارے علمائے کرام نے ذکر کیا ہے۔

اگلی بات یہ سمجھنے کی ہے کہ جب جانور کو بے ہوش کیا جاتا ہے تو اس کے اندر کچھ خرابیاں بھی آتی ہیں۔

① جانور کو ذبح سے پہلے دوہری (double) تکلیف ہوتی ہے، ایک بے ہوش ہونے کی اور پھر ذبح کی۔

② سٹننگ کی وجہ سے جانور ذبح سے پہلے بسا اوقات مر جاتے ہیں اور خاص کر چھوٹا جانور یعنی مرغی وغیرہ کہ یہ کمزور جانور ہوتا ہے، جب اس کو اسٹن کیا جاتا ہے تو جانور خوف سے ہی مر جاتا ہے اور ایک جائزے/معائنے (survey) کے مطابق پانچ فیصد مرغیاں اس اسٹننگ کے مرحلے میں مر جاتی ہیں، لہٰذا اگر یہ دو خرابیاں ہوں یعنی اذیت دوہری ہونا اور جانور کا اس عمل کی وجہ سے مر جانا اس صورت میں اس کی اجازت نہیں ہے، البتہ اگر ماہرین یہ بات ثابت کر دیں کہ مذکورہ طریقے سے جانور کی تکلیف میں تخفیف (کمی) {reduction} ہوتی ہے اور جانور کو اذیت نہیں ہوتی اور اس عمل سے جانور کی موت واقع نہیں ہوتی تو اس صورت کی علماء نے گنجائش دی ہے لیکن واضح رہے کہ یہ گنجائش صرف ان علاقوں کے لیے ہے جہاں پر قانونی طور پر اسٹننگ کو لازم قرار دیا گیا ہے، جبکہ عام علماء اس کی اجازت نہیں دیتے اور شریعت کا بھی بہر حال جو ضابطہ ہے وہ یہی ہے کہ اس کی کھلے عام اجازت نہ دی جائے اور یہ بات زیادہ بہتر ہے اس کی بنیاد یہ ہے کہ جب مسلمان ذبح کرتے ہیں تو وہ اس کو ایک عبادت کی بنیاد پر کرتے ہیں اور عبادت کے اندر کسی ایسی چیز کو داخل کرنا جو اس عبادت کے مزاج کو خراب کر دے، اس کو

شریعت نے پسند نہیں کیا اور پھر جبکہ یہودی اپنے ذبیحے کے اندر اسٹننگ کو قبول نہیں کرتے تو مسلمانوں کو تو بطریق اولی اس عمل کو قبول نہیں کرنا چاہیے۔

اب جو تین مراحل پڑھے، اس کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب جانور کے اسٹننگ کا مرحلہ آتا ہے تو اسٹننگ کی کیا کیا صورتیں ہوتی ہیں؟؟

☆ عام طور پر اسٹننگ کی صورتیں تین قسم کی ہوتی ہیں:

يكون للتدويخ ثلاث طرق في عامة الأحوال

There are usually three types of stunning

① گن کے ذریعے کسی جانور کو اسٹن کیا جائے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ بڑا جانور مثلاً گائے وغیرہ کے ماتھے پر ایک پستول (pistol) نما آلہ رکھا جاتا ہے اور بٹن دبایا جاتا ہے اس میں سے ایک سوئی نکلتی ہے اور وہ اس کے سر پر لگتی ہے جس سے وہ جانور بے ہوش (unconscious) ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس میں کوئی دوائی ہوتی ہے اور وہ دوائی اس کے سر میں سرایت کر جاتی ہے جس سے وہ بے ہوش ہو جاتا ہے، بعض اوقات اس میں سے ربڑ کی گولی نکلتی ہے جو اس کے سر پر جا کر لگتی ہے اور وہ چونکہ مخصوص جگہ پر لگتی ہے اور لگانے والا ماہر ہوتا ہے تو اس سے جانور کو دماغ میں چوٹ لگتی ہے اور وہ بے ہوش ہو جاتا ہے اور یہ چوٹ اتنی شدید ہوتی ہے کہ اگر دو تین منٹ کے اندر جانور کی گردن پر چھری نہ پھیری جائے تو بسا اوقات جانور کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے لیکن بڑے جانور میں موت کا اندیشہ بہر حال کم ہوتا ہے، یہ بولڈ گن اسٹننگ (Bold gun stunning) ہوتی ہے۔

② کرنٹ کے ذریعے جانور کو بے ہوش کرنا، یہ صورت چھوٹے جانور (بکری، دنبے) وغیرہ میں اپنائی جاتی ہے، بعض اوقات یہ مرغی وغیرہ میں بھی کیا جاتا ہے، چمٹا نما دو راڈیں (Rods) ہوتی ہیں اور ان راڈوں کو جانور کے سر پر رکھا جاتا ہے جس میں کرنٹ (current) ہوتا ہے اور وہ مخصوص جگہ پر رکھتے ہیں جس کی وجہ سے اس کے سر میں کرنٹ لگتا ہے اور چند سکینڈ کے لیے وہ بے ہوش ہو جاتا ہے اور اس کے رکھنے کا دورانیہ بھی محدود ہوتا ہے، اور اس طرح اس کا والٹ (volt) (یعنی کرنٹ کتنے والٹ کا ہوگا) یہ بھی نپا تلا ہوتا ہے اور اس حوالے سے یہ بات انڈسٹری سے معلوم ہوئی ہے کہ بجلی کا کرنٹ بسا اوقات تین سو سے چار سو والٹ بھی ہوتا ہے اور کبھی کبھی اس کا والٹ اعشاریہ پچھتر کے قریب بھی ہوتا ہے، بہر حال اس کے اوپر دنیا بھر میں اسٹینڈرڈ بنے ہوئے ہیں اور مختلف ضابطے انہوں نے مقرر کیے ہوئے ہیں۔

③ جانور کو گرم پانی کے اندر ڈبویا جاتا ہے، ڈپ (dip) کیا جاتا ہے اور یہ مرغی وغیرہ میں ہوتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اوپر ایک چین (chain) چل رہی ہوتی ہے، اس میں جانور کو الٹا لٹکایا جاتا ہے اس کے پاؤں اوپر ہوتے ہیں اور سر نیچے ہوتا ہے، چین چل رہی ہوتی ہے مرغیاں لٹکی ہوئی ہوتی ہیں، ایک خاص مرحلے پر پہنچ کر جانور نیچے آتا ہے، نیچے پانی میں کرنٹ ہوتا ہے اس میں اس کا صرف سر جاتا ہے اور سر پر کرنٹ لگنے کی وجہ سے وہ جانور بے ہوش ہو جاتا ہے پھر وہ آگے نکل جاتا ہے اور اس کو ذبح کیا جاتا ہے۔

یہاں پر سب سے بڑا مسئلہ یہ آتا ہے کہ مرغی کے اندر عام طور پر پانچ فیصد مرغیاں مر جاتی ہیں لہٰذا اسٹننگ کے عمل کو مرغی کے ذبح میں علماء نے مطلقاً منع کیا ہے، پاکستان کے علماء نے اور پاکستان کے حلال کے اسٹینڈرڈ میں یہ بات منع ہے، الحمدللہ اب عرب دنیا کے اندر بھی اس بات کی آواز لگ چکی ہے اور وہاں پر بھی چھوٹے جانور کے ذبح میں اسٹننگ کو ممنوع (banned) کرتے جارہے ہیں، وہاں اس کی اب اجازت نہیں ہے۔

دوسرا مرحلہ ذبح کا مرحلہ ہوتا ہے اب جانور بے ہوش ہو گیا، اب ذبح کی کیا صورت ہے؟ چھوٹے جانور کے اندر ذبح کی دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو یہ ہوتا ہے کہ جانور بے ہوش ہوا، اب وہ چین سے جب آگے گیا تو آگے جا کر مشین کے ذریعے ذبح ہو رہا ہے اور اس وقت بسم اللہ پڑھی جارہی ہے تو اس کے متعلق تفصیلی باتیں عرض کر دی ہیں کہ کس طرح اس کو ذبح کیا جاتا ہے اس میں بھی یہ مسائل آتے ہیں کہ جانور کو جب ذبح کیا جارہا ہوتا ہے تو کچھ مرغیاں جو بے ہوش ہونے سے بعض اوقات رہ جاتی ہیں، وہ بلیڈ (blade) کے اوپر نہیں آتیں اور پھر وہ ایسے ہی نکل جاتی ہیں، لہٰذا اس کی وجہ سے وہ حلال نہیں ہوتیں، اس لیے چھوٹے جانور میں مشین کے ذبح کی اجازت نہیں۔ البتہ ایک اور طریقہ یہ اختیار کیا جاتا ہے کہ جب جانور بے ہوش ہو کر آیا تو آگے لائن سے ذابحین کھڑے ہوتے ہیں، اور وہ ہر مرغی کو ذبح کر رہے ہوتے ہیں اور اگر کوئی رہ جاتی ہے، تو آخر میں ایک ذابح اور کھڑا ہوتا ہے وہ اس کو ذبح کر دیتا ہے ،اس صورت میں جانور ذبح ہو جاتے ہیں اور حلال ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک گائے اور بکرے کا تعلق ہے جب یہ بے ہوش ہو جاتے ہیں اور ان کی چاروں رگیں اس کے بعد کاٹ دی جاتی ہیں یہ ذبح عام طور پر ہاتھ سے ہی ہوتا ہے چاہے وہ کسی بھی جگہ ہو اور وہ ہاتھ سے ذبح ہونے کے بعد پھر چین کے اوپر ٹانک دیا جاتا ہے اور پھر چین ہی اس کی کھال بھی اتارتی ہے اور اندر کی غلاظتیں اور مادہ باہر نکالا جاتا ہے اور جانور کے سارے ٹکڑے (pieces) چین پر چلتے ہوتے ہیں اور ذبیحہ حلال ہو جاتا ہے، الحمدللہ

پاکستان کے اندر اور بہت سارے مسلم ملکوں میں ذبح کا جو عمل ہے وہ ہاتھ سے ہی انجام دیا جارہا ہے یعنی (manual slaughtering) ہو رہی ہے اور مشینی ذبیحہ نہیں ہو رہا۔

تیسرا مرحلہ جب آتا ہے (اور وہ مرحلہ ہے چھوٹے جانوروں کا) کہ مرغی کو جب ذبح کر دیا جاتا ہے تو اس کے بعد جب اس کے پر جھاڑنے ہوتے ہیں، تو ہمارے ہاں اس کے پر ہاتھ سے جھاڑے جاتے ہیں، بعض مذبح خانوں (slaughter house) میں یہ ہوتا ہے کہ ایک پانی کا ٹب (tub) ہوتا ہے اور اس میں اندر پنکھے لگے ہوتے ہیں مرغی کو اس کے اندر پھینک دیا جاتا ہے، اس ٹب میں گرم پانی بھی ہوتا ہے، اس گرم پانی میں جب مرغی کو ڈپ کرتے ہیں تو مرغی کے پیٹ کے اندر جو غلاظت ہوتی ہے، وہ بعض اوقات اس کے گوشت میں مل جاتی ہے، جس کی وجہ سے وہ گوشت گندا ہو جاتا ہے، ناپاک ہو جاتا ہے اور پھر حلال نہیں رہتا اور اس میں جو پنکھے ہوتے ہیں اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ ان پنکھوں کے ذریعے اس کے تمام بال صاف کر دیے جاتے ہیں، تو اس حوالے سے علماء نے یہ بات فرمائی ہے کہ جو پر جھاڑنے کا عمل ہے اور جو صفائی کا عمل ہے اس میں ضروری ہے کہ جانور کی غلاظت صاف کرنے سے پہلے اس کو گرم پانی میں نہ ڈالا جائے یا گرم پانی اتنا تیز گرم نہ ہو کہ اس کی وجہ سے غلاظت گوشت میں سرایت کر جائے جس کی وجہ سے گوشت ناپاک ہو جائے لہٰذا پر جھاڑنے (defeathering) کے عمل کے اندر اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اس کی غلاظت گوشت میں سرایت نہ کرے جس کی وجہ سے اس کا گوشت بدبودار اور ناپاک ہو جائے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ اسٹننگ کے عمل کی شریعت میں مطلقاً اجازت نہیں ہے اور اگر اجازت دی گئی ہے تو اس کے لیے شریعت نے شرائط رکھی ہیں۔

اس وقت دنیا کے اندر جن ملکوں میں اسٹننگ ہو رہی ہے، انہوں نے علمائے کرام کی رائے کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر کچھ اصول متعین کیے ہیں اور اس کی روشنی میں وہ اسٹننگ کرتے ہیں اور وہ امور یہ ہیں۔

### اسٹننگ کے متعلق اصول:

### Rules related to the stunning

1. کرنٹ کے منفی اور مثبت جو راڈ ہے (یعنی دائیں اور بائیں ہاتھ میں جو راڈ ہوتی ہیں وہ منفی اور مثبت راڈ کہلاتی ہیں) اس کو جب جانور کی کنپٹی پر لگایا جائے یا جانور کی سر اور پیشانی پر لگایا

جائے تو اس بات کا یقین ہو کہ اس کے لگانے سے جانور مر نہ جائے اور اس کی اجازت مرغی میں نہیں ہے، بڑے جانور کے اندر ہے یعنی گائے اور بکرے کے اندر۔

❷ وولٹیج (voltage) کی مختلف نوعیت ہے، ہر جانور کے اعتبار اور ہر جگہ اور موسم کے اعتبار سے کہ 100 سے لے کر 400 تک ہو اور بعض حضرات نے یہ بھی لکھا ہے اور بعض اسٹینڈرڈ کے اندر 300 تک کو لکھا ہے کہ اس سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

❸ کرنٹ کی شدت 75 .0 سے لے کر 1 ایمپیئر (برقی رو کے بہاؤ کی شرح کو ناپنے کی اِکائی) {ampere} تک ہو اور یہ چھوٹے جانور یعنی بکری کے لیے ہے، گائے وغیرہ کے لیے 2 سے لے کر 2.5 ایمپیئر تک ہو، اس سے زائد نہ ہو۔

❹ بجلی کا جھٹکا تین سے چھ سیکنڈ تک دیا جائے، اس سے زیادہ نہ ہو اور بعض اسٹینڈرڈ کے اندر دو سے تین سیکنڈ کو بھی لکھا گیا ہے۔

❺ جس جانور کو ذبح کرنا مقصد ہو اُسے ایسے اسٹن کیا جائے کہ جس سے جانور کی موت واقع نہ ہو، اس بات کو یقینی بنایا جائے، اس کے اندر ایک کام یہ ہوتا ہے کہ جب جانور کو لے کر آتے ہیں تو اسٹن کرنے سے پہلے اس کو ایک ڈبے (box) میں قید کر دیتے ہیں جس میں اس کا سر باہر ہوتا ہے اور جانور کا پورا دھڑ اندر ہوتا ہے اور اس میں چوٹ سر پر لگائی جاتی ہے اس باکس کو ناکنگ باکس (knocking box) کہتے ہیں، ناکنگ باکس کے اندر اس کو بند کیا جاتا ہے، پھر اس کے بعد ذبح کا پراسس شروع ہوتا ہے، ایک کام پہلے ہوتا تھا اور اب اس کو منع کیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ جانور کو کسی کمرے میں بند کر دیا جائے اور گیس (gas) چھوڑ دی جس سے وہ بے ہوش ہو جائے تو اس کی اجازت نہیں ہے۔

❻ مرغیوں کو بجلی کے جھٹکے سے بے ہوش کرنا جائز نہیں کیونکہ اس کی وجہ سے موت کا ہونا پانچ فیصد تک یقینی ہے اور جب گوشت خلط ملط ہو جائے گا تو اس کی وجہ سے امتیاز مشکل ہے کہ کون سا حلال گوشت ہے اور کون سا حرام گوشت۔

یہ اسٹننگ اور مشینی ذبیحے کے متعلق بنیادی باتیں تھیں، اس کے بعد جو گوشت آرہا ہے، اس کے حکم کا دار و مدار اسی کے اوپر ہوتا ہے۔

## باہر سے آنے والے گوشت کے احکامات:

أحکام اللحم المستوردة من البلاد الأخری/ الخارج

Commands related to imported meat

اب جو گوشت غیر مسلم ملکوں سے آرہا ہے اور وہاں پر اسٹن کیا ہوا گوشت ہے تو اس کے احکامات کیا ہوں گے؟ بنیادی احکامات یہ بھی سمجھ لیں:

❶ اسٹن کیا ہوا گوشت اگر غیر مسلم اکثریت والے علاقے سے درآمد شدہ ہو اور اس کے حلال ہونے کی تصدیق معتبر علمائے کرام سے موجود نہ ہو تو اس کا استعمال اور خرید وفروخت جائز نہیں۔

❷ اگر ایسا گوشت مسلم اکثریتی علاقوں سے درآمد شدہ ہو یا غیر مسلم ملکوں سے درآمد شدہ ہونے کی صورت میں اس کے حلال ہونے کی تصدیق معتبر علمائے کرام کی طرف سے موجود ہو تو اس میں تفصیل ہے:

① اگر وہ گوشت بڑے جانور کا ہے جو اسٹننگ کے دوران عام طور پر مرتے نہیں تو ایسا گوشت حلال ہوگا۔

② اگر وہ مرغی یا اس طرح کے چھوٹے جانور کا گوشت ہو جس میں سے بعض اسٹننگ کے دوران مر جاتے ہیں تو اس کے متعلق علمائے کرام کی تین آراء ہیں:

❶ بعض حضرات کے نزدیک یہ حلال نہیں وجہ یہ ہے کہ خدشہ ہے کہ خلط ملط ہو گیا ہو اور اسی کو ہی علمائے کرام نے راجح قرار دیا ہے۔

❷ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں شبہ آگیا، لہٰذا حرام نہیں کہہ سکتے لیکن احتیاط ضروری ہے۔

❸ بعض حضرات نے اس بات پر اعتماد کیا ہے کہ اگر علمائے کرام کا کوئی ادارہ جو مسلمان باڈی (Muslim body) ہو، وہ اس کے حلال کی تصدیق کردے اور خود وہاں جاکر چیک کر لے کہ احتیاط کی جاتی ہے اور امتیاز رکھا جاتا ہے، یعنی حلال گوشت اور حرام گوشت کو الگ کردیا جاتا ہے تو پھر یہ حلال ہوگا اور اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

# تمرین ۱۴

خالی جگہ پر کریں:

① جانور کو بے ہوش کرنے کو عربی میں ____ اور انگریزی میں ____ کہتے ہیں۔

② اسٹننگ کے عمل کے دوران اگر جانور کی موت واقع ہو جائے تو جانور ____ ہے۔

③ پاکستان کا حلال اسٹینڈرڈ ____ ہے۔

④ جانور کا سر ایک ہی وار سے تن سے جدا کردینا ____ ہے۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① شریعت میں اسٹننگ پسندیدہ عمل ہے۔

② مسلم ممالک میں Manual Slaughtering کو مشینی ذبیحہ پر ترجیح دی جاتی ہے۔

③ بکرے کو اسٹن کیا جائے تو کرنٹ کی شدت 2 سے 2.5 ایمپئر Ampere تک ہو۔

④ مشینی ذبیحہ میں بیک وقت ذبح ہونے والے جانوروں کے لئے ایک تسمیہ کافی ہے۔

سوالات کے جوابات تحریر کریں

① بولٹ گن اسٹننگ سے کیا مراد ہے؟

② مرغی کے پر جھاڑنے کے عمل میں کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

③ مشینی ذبیحہ کے حلال ہونے کی کیا شرائط ہیں؟

④ بیرون ممالک سے برآمد شدہ گوشت کے کیا احکامات ہیں؟

## جانور کے مختلف اعضاء کا بیان

## أحكام أعضاء الحيوان مختلفة

## Commands of different components of animal

### حلال جانور کے سات حرام اعضاء کا حکم

### الأعضاء السبعة المحرمة من الحيوان

### Commands of 7 Haram ingredients of Halal animals

### مردار اور حرام جانور سے انتفاع کا حکم

### حكم الإنتفاع بالحيوان الميت والمحرم

### Commands of utilization of dead and forbidden animals

### جانوروں کے فیڈ/خوراک میں ناجائز اور حرام چیز ملانے کا حکم

### حكم خلط الأشياء المحرمة في غذاء الحيوان

### Commands of mixing Haram things in animals feed

### غیر مسلم ملکوں سے درآمد شدہ گوشت کے متعلق شریعت کا ضابطہ کیا ہے؟

### ما هي القاعدة الشرعية للحم الذي يستورد من البلاد الكافرة

### What is the rule of Shari'ah about imported meet from non Muslim countries?

یہ بات واضح رہنا چاہیے کہ غیر مسلم ملکوں سے درآمد کیے جانے والے گوشت کو مسلمانوں کے لئے اس وقت حلال شمار کیا جائے گا جب اس بات کا مکمل یقین ہو کہ وہ ذبح کی شرعی شرائط کو پورا کرتے ہیں، جب تک ان شرائط کی رعایت کا تحقق نہ ہو جائے، یقین نہ ہو جائے اس وقت تک ذبیحہ حلال نہیں ہے، اگرچہ اس کے اوپر حلال کی مہر لگی ہوئی ہو، کیونکہ صرف مہر لگانا کافی نہیں ہے بلکہ قابل اعتماد مہر کا ہونا ضروری ہے، اور یہی حکم جہاں بڑے جانوروں میں ہے، وہی حکم مرغی سے جو چیز بن کر آ رہی ہے اور مرغی کے گوشت کا بھی ہے۔

اس ضمن کے اندر ایک سوال کیا جاتا ہے کہ جو بڑے جانور ہیں، اس کے اندر تو خیال رکھا جا سکتا ہے کہ ہم اسٹننگ بھی نہ کریں، اور ہم اس کے اندر مشینی ذبیحہ بھی نہ کریں، لیکن

مرغی چھوٹا جانور ہے اور اس کو پکڑنا، اس کی کھپت کو پورا کرنا، یہ بہر حال وقت طلب اور دیر طلب ہے، اور مارکیٹ میں بڑی ڈیمانڈ ہے، بلکہ بعض ایسے ادارے موجود ہیں جو مرغی کا گوشت دیتے ہیں اور یومیہ ان کے ہاں کوئی پچھتر ہزار کے قریب مرغیاں ذبح کی جاتی ہیں، تو اتنی بڑی تعداد میں کسی مذبح خانے (Slaughter house) سے مرغیوں کا نکالنا، یہ بہر حال ایک مشکل اور لمبا کام لگتا ہے، کہتے ہیں کہ ضرورت کی وجہ سے اور عموم بلوی کی وجہ سے (عموم بلوی یہ شریعت کی ایک اصطلاح ہے) چھوٹے جانور میں مشینی ذبیحہ کی اجازت دی جائے اور ہر ہر جانور کے اوپر بسم اللہ پڑھنا مشکل مرحلہ ہے تو اس کی رعایت دینی چاہیے، واضح رہے کہ اس طرح کی ضرورت اور عموم بلوی کی بات کرنا، یہ چند شرائط پر موقوف ہے اور اس ضرورت کا اعتبار اس وقت ہوگا جب شریعت کے احکام پر اتر رہی ہو۔

① جانور کے وجود میں کسی عضو کے ہلاک ہونے کا خدشہ ہو۔

② جانور کا عضو تلف ہو جانے کا خوف یقینی ہو، وہمی نہ ہو۔

③ دیگر جائز اور حلال طریقوں کے ذریعہ اس ضرر کا دفع کرنا ممکن نہ ہو۔

مشینی ذبیحہ کی ان تین شرائط کے اندر ہم یہ کہیں گے کہ شریعت کا ضابطہ الضرورۃ تبیح المحظورات کار فرما ہوگا اور اجازت دی جائے گی، جب کہ عموم بلوی کی وجہ سے یہ کہنا کہ اس طرح کا کام کرنا بہت مشکل ہے، تو ایسی بات نہیں ہے کیونکہ اور دوسرے آلات اور طریقہ کار اس وقت ایسے موجود ہیں جس کی وجہ سے یہ ساری ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں، سب سے بنیادی مرحلہ یہ ہے کہ جانور کو بسم اللہ پڑھتے ہوئے ہاتھ سے ذبح کرنا، اگر چار پانچ ذابحین کھڑے ہو جائیں اور باقی کام سارا مشین سے ہو، صرف بسم اللہ پڑھ کر چھری پھیرنے کا عمل ہو تو یہ کوئی اتنا مشکل نہیں ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا، لہٰذا اس کی بہر حال اجازت نہیں دی جاسکتی اور عموم بلوی کے قوانین کو سامنے رکھ کر یہ گنجائش نہ ہے اور نہ ہی دی جا سکتی ہے۔ اب اس حوالے سے جو عام مسلمان حضرات ہیں، کچھ ان کی ذمہ داریاں ہیں اور کچھ مسلم حکومت کی ذمہ داریاں ہیں۔

☆ عام مسلمانوں کی کیا ذمہ داری ہے؟

ما هي مسئولية عامة المسلمين؟

What is the responsibility of Muslims?

اگر کسی کمپنی کے متعلق یہ بات معلوم ہو جائے، اور وہ بات یقین اور غالب گمان کے درجہ میں ہو کہ وہ کسی غیر مسلم ملک سے گوشت درآمد کرتی ہے تو جب تک اس گوشت کا شریعت کے طے شدہ شرعی طریقہ کے مطابق ذبح ہونے کا یقین نہ ہو جائے اور کسی معتمد مسلم حلال

ادارہ کا اس کے ساتھ تصدیق نامہ موجود نہ ہو تو اس گوشت کو خریدنے سے بہر حال احتیاط کا مشورہ دیا جائے گا اور اس سے اجتناب کرنے کو کہا جائے گا، نیز اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ اس حوالے سے ان اداروں کو، ان کمپنیوں کو پابند کرے کہ وہ حلال طریقہ سے یہاں گوشت کو لانے کی کوشش کریں۔

☆ مسلم حکومت کی کیا ذمہ داری ہے؟

ما هي مسئولية الحكومة؟

What is the responsibility of Muslim government?

① وہ یہ کوشش کریں کہ لوگوں کی ضرورت ملک میں موجود گوشت سے پوری ہو جائے جس کے لئے وہ ملک میں زیادہ سے زیادہ جانور پالنے اور ان کی افزائش کا بندوبست کریں۔

② اگر اس طرح کرنے سے بھی ضرورت پوری نہ ہو تو پھر ان اداروں کو جو باہر سے گوشت منگواتے ہیں، اس بات کا پابند کیا جائے کہ غیر مسلم ملکوں کے بجائے مسلم ملکوں سے گوشت کو درآمد کریں۔

③ جب مسلم ملکوں سے بھی گوشت کی ضرورت پوری نہ ہوتی ہو تو پھر وہ غیر مسلم ملکوں کی ان کمپنیوں سے گوشت درآمد کرنے کی اجازت دیں جہاں پر جانور کو اسلامی طریقہ کے مطابق ذبح کیا جاتا ہے۔

④ حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود یا کچھ ایسے اداروں کو متعین کرے جو ان ملکوں میں جا کر اس کو چیک کریں کہ یہاں پر جو ذبح ہو رہا ہے وہ شرعی احکام کی روشنی میں ہو رہا ہے اور جو کمپنیاں ان امور کی پابندی نہ کریں تو ان کے لائسنس کو منسوخ کیا جائے اور ان پر پابندی لگائی جائے۔

الحمد للہ ہمارے ملک پاکستان میں مختلف حلال باڈیز (Halal bodies) اس پر کام کر رہی ہیں اور ان باڈیز کے اوپر جو ادارہ ان کو چیک کرتا ہے وہ پاکستان کا بڑا ادارہ ہے PNAC (Pakistan National Accreditation Council) ہے اور یہ ان اداروں کی کارکردگی کو دیکھتا ہے، اور ان کے ماتحت جو حلال باڈیز ہیں جن کو Halal Certification Bodies (HCB'S) بھی کہا جاتا ہے، وہ اس کی نگرانی کرتا ہے۔

جانور کے حرام اعضاء کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

ما هو حكم بيع و شراء الأعضاء المحرمة؟

What is the rule of baying and selling of Forbidden animal organs?

اسی طرح ان کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

ما حکم استعمالہا؟

What is order of it uses?

صرف یہ حرام جانور کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ مردار جانور میں بھی یہ مسئلہ آتا ہے، اور اسی طرح یہ مسئلہ حلال جانور کے حرام اجزاء میں بھی آتا ہے۔

☆ حلال جانور کے سات ممنوع اعضاء:

الأعضاء السبعة المحرمة بالحیوان

7 Haram organs of Halal animals

❶ خون Flowing blood جو قرآن کریم کی آیت کی روشنی میں حرام ہے۔

❷ غدود Glands (سخت گوشت) بعض حضرات نے غدود کا ترجمہ "حرام مغز" سے کیا ہے جو کہ غلط ہے، اس سے جمے ہوئے خون کی گٹھلی مراد ہے، جس کو عرف عام میں سخت گوشت کہہ دیتے ہیں۔

❸ مثانہ Urinary Bladder

❹ پتہ Gall-bladder

❺ کپورے Testicles

❻ نر کی شرم گاہ Penis

❼ مادہ کی شرم گاہ Vulva

خون کے علاوہ بقیہ چھ اعضاء حدیث کی روشنی میں حرام (یعنی مکروہ تحریمی) ہیں۔

اس کو بہت تفصیل کے ساتھ فقہاء نے لکھا ہے، بدائع الصنائع میں بھی اس کے اوپر اچھی بحث موجود ہے۔

ان اعضاء کی خرید و فروخت کا شریعت میں کیا ضابطہ ہے؟

ما حکم بیع هذه الاعضاء و شراءها في الشريعة؟

What is the rule of buying and selling these organs?

واضح رہے کہ شریعت مطہرہ میں کسی چیز کی خرید و فروخت کے جواز اور عدم جواز کا دار و مدار اس چیز کے "انتفاع" کے جائز اور ناجائز ہونے پر ہے، یہی وجہ ہے کہ شراب، خنزیر، مردار اور

خون ان کی خرید وفروخت ناجائز اور باطل ہے، کیونکہ ان سے انتفاع کو شریعت مطہرہ یعنی قرآن کریم اور حدیث میں صراحت سے ناجائز قرار دیا گیا ہے، تاہم ایسی اشیاء جن کو کھانے پینے کے استعمال میں لانے سے شریعت نے کسی علت کی بنا پر منع کیا ہے اور ناجائز قرار دیا ہے، اور کھانے پینے کے علاوہ دیگر امور میں انتفاع سے منع نہیں کیا، تو شرعاً ان چیزوں کے استعمال کی ان امور میں بہر حال گنجائش ہے اور اس کی خرید وفروخت کی بھی اجازت ہوگی، چنانچہ حلال جانور کے گوبر کو کھانا ناجائز ہے، لیکن دوسرے کاموں میں اس کا استعمال جائز ہے اور اس کی خرید وفروخت بھی جائز ہے۔

حلال جانور کے سات حرام اجزاء کے استعمال کا کیا حکم ہوگا؟

خون، اس کی خرید وفروخت بھی ممنوع ہے اور اس کا استعمال بھی ممنوع ہے اور اس خون کے ذریعہ کسی بھی قسم کی ایسی مصنوعات (Products) بنانا جس میں اس کا استعمال ہو منع ہے اور اسی طرح جانوروں کی جو خوراک (Feed) بنائی جاتی ہے، اس کے اندر بھی خون سے انتفاع کی اجازت نہیں ہے، چاہے وہ خون حلال مذبوحہ جانور کا ہو یا غیر مذبوحہ کا ہو، یا حرام جانور کا ہو، بہر حال ہر صورت میں اس سے انتفاع کی اجازت نہیں ہے، اور یہ حرام ہے۔

البتہ جو جانور کے باقی اجزاء ہیں، ان کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

توان چیزوں کا استعمال کرنا داخلی طور پر تو جائز نہیں، خارجی طور پر اگر اس سے کوئی چیز بنائی جاتی ہے تو شرعی ذبیحہ کے بعد یہ چیزیں پاک ہو جاتی ہیں، چونکہ شرعی ذبیحہ پایا گیا تو پاک ہو جاتی ہیں لیکن داخلی استعمال ممنوع ہے، لیکن خارجی استعمال تو جائز ہوگا اور داخلی استعمال ناجائز ہوگا۔

اب ایک سوال یہ آتا ہے کہ کیا ان چیزوں کو جانوروں کی فیڈ میں ڈال کر استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

هل يجوز إستعمال هذه الأشياء المحرمة في غذاء الحيوان؟

Is it permissible to use these things in animals feed?

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ان چیزوں کے استعمال سے کوئی جائز مقصد پورا ہو جاتا ہو تو پھر اس کی اجازت دی جائے گی، چنانچہ اگر جانوروں کی کوئی فیڈ بناتا ہے اور اس میں اس جانور کے حرام اجزاء جو حلال جانور ہے اور شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہے، شامل کرتا ہے، تو اس کے استعمال کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، لیکن انڈسٹری اور حلال کا پاکستان کا اسٹینڈر اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ ان چیزوں کے استعمال سے اجتناب کیا جائے۔

اگر کسی جانور کو ایسی چیز کھلادی جائے جو ناپاک چیز سے بنی ہو، تو اس جانور کا کیا حکم ہے؟

إذا أطعم الحيوان الشيء المحرم فما حكمه؟

If an animal to be feed something which is made from impure thing! So what is the Rule of this animals?

اس جانور کا حکم وہی ہوگا جو حکم جلالہ کا ہے۔

جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں، جس نے کوئی گندگی کھائی اور اس کی وجہ سے اس کے گوشت میں یا اس کے پسینہ میں بدبو آجائے۔

اشیاء کا اثر داخل میں ہو جاتا ہے، تو اس جانور کا استعمال کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ وہ بدبو ختم نہ ہو جائے جو اس کے خون اور پسینہ سے آرہی ہے اور اس کے حوالے سے فقہاء نے عام ضابطہ یہی لکھا ہے کہ جب تک اس کی بدبو زائل نہ ہو جائے، اس جانور کو جو جلالہ ہے، استعمال نہیں کر سکتے، البتہ بعض فقہاء کرام نے کچھ تحدید بھی کی ہے اور یہ تحدید ممکن ہے کہ مختلف علاقوں، مختلف موسم کے اعتبار سے مختلف ہو اور اس میں تحدید یہ کی ہے کہ:

مرغی چھوٹا جانور ہے، اس کو تین دن تک پاک خوراک کھلائی جائے تو اس کا گوشت پاک ہو جائے گا۔

بکری کو دس دن تک پاک اور حلال روزی کھلائی جائے۔

گائے کو بیس دن تک کھلایا جائے اور اونٹ کو تیس دن تک کھلایا جائے تو ان کے بدن سے بدبو ختم ہو جاتی ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم زکریا: 588/6)

مردار جانور کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

ما حكم بيع الحيوان الميت؟

What is the rule of buying and selling dead animals?

جیسا کہ ہم ابتداء میں بھی پڑھ چکے ہیں اور ہمارے سامنے اصولی طور پر بھی یہ بات آچکی ہے کہ مردار جانور، چاہے وہ گائے ہو، بکری ہو یا مرغی ہو، اس کی خرید و فروخت ناجائز اور حرام ہے، حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ کے تحت داخل ہو کر بیع باطل ہے اور مردار جانور کے ساتھ ساتھ بعض مذبح خانوں میں اگر ان کا خون بھی فروخت کرتے ہیں تو اس خون کی خرید و فروخت بھی حرام ہے اور اس کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔

مردار اور حرام جانور کے اجزاء کا کیا حکم ہے؟

ما حکم اعضاء الحیوان المحرمۃ المیتۃ؟

مردار جانور اور حرام جانور کے سارے اجزاء ناپاک اور حرام ہیں، البتہ وہ اجزاء جن میں زندگی سرایت نہیں کرتی، (ما لا تحله الحیاۃ) جیسا کہ ہڈی اور سینگ ہے تو یہ اجزاء بہر حال پاک ہیں اور اسی طرح اگر کھال ہے تو کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے تو ان کی خرید و فروخت کی پھر اجازت ہو گی ورنہ اس کی اجازت نہیں ہے۔

ایک فرق سمجھنا ضروری ہے:

حلال جانور کے کون سے اجزاء کی خرید و فروخت جائز ہے اور ان کا داخلی اور خارجی اعتبار سے کہاں کہاں پر استعمال جائز ہے؟ یہ ایک الگ مسئلہ ہے اور جو مردار جانور اور حرام جانور ہے، تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور مردار کے اندر حلال جانور بھی شامل ہیں، ان کا حکم ایک جیسا ہی ہوتا ہے، ان کے حکم کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔

عام طور پر مرغی کی جو خوراک تیار کی جاتی ہے اس میں حرام اور ناپاک اجزاء بھی شامل کیے جاتے ہیں جیسا کہ ذکر کیا، تو اس میں ان کو شامل کرنے کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

❶ پہلی صورت یہ ہے کہ خوراک کی تیاری میں حرام اور ناپاک اجزاء کو اس طور پر شامل کرنا کہ ان اجزاء کی حقیقت اور ماہیت (State) میں کسی قسم کی تبدیلی نہ آئے اور یہ اجزاء کے ساتھ خلط ملط ہو جائیں جیسا کہ آٹے کو شراب میں گوندھ دیا جائے، تو اس سے شراب کی حقیقت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی، بلکہ وہ آٹے کے ساتھ اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ خلط ملط ہو جاتی ہے تو اس قسم کی غذا کا حکم یہ ہے کہ اس قسم کی غذا کا بنانا ناجائز اور حرام ہے اور مرغیوں کو بھی حرام اور ناجائز خوراک کھلانا جائز نہیں اور جو مرغی اس کو کھائے گی تو اس کا حکم جلالہ کا ہو گا۔

❷ دوسری صورت یہ ہے کہ غذا کے بنانے کے دوران حرام اور ناپاک اجزاء کو اس طور پر شامل کیا جائے کہ مختلف کیمیائی مرحلوں (Chemical phases) سے گزر کر اس میں ایسی تبدیلی ہو جائے جو حقیقت میں تبدیل ماہیت کہلاتی ہے اور اس سے اس ناپاک چیز کے تمام ذاتی خصوصیات فنا ہو جائیں اور ان اجزاء کی حقیقت یکسر تبدیل ہو جائے، جیسے شراب کو سرکہ بنانے سے پہلے شراب کی حقیقت اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے اور سرکہ میں تبدیل ہو جاتی ہے، اگر اس طرح کی تبدیلی ہو جائے تو اس کا استعمال شرعاً جائز ہو گا۔

آخری بات

ہمارے سامنے گوشت سے متعلق جتنے بھی بنیادی مسائل تھے، جو اس وقت انڈسٹری میں پیش آرہے ہیں، وہ عرض کردیے گئے، ایک چیز بطور ہدایت کے لئے سمجھنا ضروری ہے کہ اگر کوئی مصنوع ہمارے سامنے آتی ہے تو ہمارا رویہ کیا ہونا چاہیے؟ تو ہم نے اس کے اندر چند بنیادی چیزیں دیکھنی ہیں:

❶ ہم یہ دیکھیں کہ وہ مصنوع product کس ملک سے بنی ہے؟

❷ اس کے اجزاء ترکیبی ingredients کیا ہیں؟

❸ اس کے اوپر حلال کے کسی معتمد ادارے کا لوگو (Logo) لگا ہوا ہے؟

❹ یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ اس کے اندر کسی جانور کا جزو ترکیبی ingredient تو نہیں ہے؟

اب اگر وہ مسلم ملک سے آرہا ہے تو اس کے احکامات الگ ہوں گے۔

اگر غیر مسلم ملک سے آرہا ہے تو اس کے احکامات الگ ہوں گے۔

اگر وہ مسلم ملک سے آرہا ہے اور وہاں پر ایسی چیزیں آتی ہیں جو وہاں پر بھی غیر مسلم ملکوں سے آرہی ہیں، تو پھر اس کو دیکھنے کے لئے ہمیں اور پیچھے جانا پڑے گا (یہ پیچھے جانے کو تحقیق و تفتیش کہا جاتا ہے، جس کو انگریزی میں (Traceability) کہتے ہیں، سمجھانے کے لیے اس کو "سند متصل" کہہ سکتے ہیں) کہ یہ جو گوشت اس ملک کے پاس آیا ہے یہ کس غیر مسلم ملک سے آیا ہے؟ اس کی تحقیق بھی کرنی ہوگی۔ البتہ جب تک ہمارے پاس صریح طور پر کوئی چیز واضح نہ ہو جائے تو ہم اس کے اوپر کوئی حکم نہیں لگائیں گے، کوئی فتوی نہیں دیں گے، تحقیق سے پہلے ہم نے کچھ نہیں کہنا، ہم اس کو مشبوہ کی (category) میں رکھیں گے۔ اور خاص طور پر اگر جانور کے اجزاء سے متعلق کوئی چیز اس کے اندر شامل ہے تو اس کے متعلق ہمارا رویہ احتیاط والا ہونا چاہیئے۔ اور اگر وہ مسلم ملک سے بن کر آرہی ہے اور وہ وہیں کی مصنوع ہے اور وہاں پر اس کا اہتمام ہوتا ہے جیسا کہ عام طور پر سارے مسلم ملکوں میں ہوتا ہے تو پھر اس میں وہ سختی نہیں ہوگی جو غیر مسلم ملکوں سے بن کر آنے والی مصنوعات میں ہوگی۔

خالی جگہیں مکمل کریں۔

① ناپاک اجزاء میں تبدیل ماہیت ہو جائے توان کا استعمال ____ ہے۔

② غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت کی حلت کے لئے صرف حلال کی مہر ہونا ____ ہے، بلکہ ____ ہونی چاہیے۔

③ ____ کی ذمہ داری ہے کہ وہ حلال فوڈ کے اعتبار سے کمپنیوں کو پابند کرے۔

④ پاکستان کا ادارہ ____ اداروں کی کارکردگی اور حلال باڈیز کی نگرانی کرتا ہے۔

⑤ شریعت مطہرہ میں کسی چیز کی خرید وفروخت کے جواز اور عدم جواز کا مدار اس چیز کے ____ کے جائز اور ناجائز ہونے پر ہے۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① اگر جانور کے کسی عضو سے خارجی انتفاع حاصل ہو سکتا ہے تو اس کی خرید وفروخت کی بھی اجازت ہو گی۔

② حلال جانور کے گوبر کو کھانا چونکہ ناجائز ہے لہذا اس کی خرید وفروخت بھی جائز نہیں۔

③ جانوروں کی خوراک میں بھی خون کا استعمال جائز نہیں۔

④ حلال جانوروں کے حرام اعضاء کا استعمال جانوروں کی فیڈ میں جائز ہے۔

⑤ جب تک کسی چیز کے متعلق کوئی صریح دلیل حلت کی نہ آجائے ہم اسے حرام شمار کریں گے خواہ وہ اسلامی مملکت ہی کیوں نہ ہو۔

سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① اسٹنگ سے کیا مراد ہے؟ اور کیا شریعت اسلامی میں اس کے جواز کی صورت ہے۔

② مسلم حکومت رعایا کو حلال گوشت پہنچانے میں کیا کردار ادا کر سکتی ہے۔

③ حلال جانور کے حرام اعضاء اور انکی خرید وفروخت کا حکم بیان کریں۔

④ وہ بنیادی باتیں جو کسی پروڈکٹ کی حلت وحرمت کے لئے دیکھی جاتی ہیں، بیان کریں۔

## قاعدہ القلیل کالمعدوم کا بیان

## الأصل للقاعدة "القليل كالمعدوم" ونوعه الفقهي

## The Original and Jurisprudential nature of Qaeda al-Qalil Kalmadum

### کیڑوں کے شرعی احکام

### الأحكام الشرعية للحشرات

### Shari'ah rules of insects

### کوچنیل کیڑے کا حکم

### حكم الدودة القرمزية

### Rule of cochineal Insect

### کارمائن سے بنی مصنوعات کا حکم

### حكم الأشياء المصنوعة من القرمز

### Rules of products which are made by Carmine

شریعت مطہرہ نے بعض موقعوں پر ناپاک اور حرام چیز کی بہت تھوڑی مقدار کو معافی کے درجہ میں رکھا ہے اور وہ مقدار اتنی کم ہوتی ہے کہ اس کی فیصدی حیثیت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے، اس کو القلیل معدوم. القلیل مغتفر اور القلیل معفو کہتے ہیں، یعنی کہ ایک ہزار لیٹر میں ایک پاؤ سے بھی کم ہوتا ہے یا کسی چیز کا ہزاراواں، دو ہزاراواں، تین ہزاراواں یا چار ہزاراواں حصہ ہوتا ہے اور اتنا قلیل ہوتا ہے کہ کالمعدوم کے درجہ میں ہوتا ہے، یہ چیزیں انڈسٹری میں پیش آتی ہیں تو شریعت کا اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ شریعت کا یہ اصول القلیل کالمعدوم یا القلیل معفو کہاں سے لیا گیا؟

ایک حدیث میں آپ علیہ السلام کا ارشاد گرامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھ کر بھیجا کہ آپ ﷺ نے ہمیں ریشم (Silk) پہننے سے منع فرمایا تھا مگر اتنی اتنی مقدار..... راوی فرماتے ہیں کہ درمیان والی انگلی اور شہادت والی انگلی کو ملا کر دکھایا یعنی اتنی مختصر مقدار یعنی دو انگل کے بقدر۔ چنانچہ جس ریشم کپڑے کا تانا ریشم ہو، بانا کسی اور دھاگے کا ہو تو یہ پہننا جائز ہے، یہ اصول یہیں سے مستنبط کیا گیا ہے، اسی کی روشنی میں ایک اصول یہ ہے کہ المشقة تجلب التيسير مشقت اور حرج کی وجہ سے حکم کے اندر آسانی آجاتی ہے، یعنی دفع حرج کے واسطے بعض صورتوں میں رعایت نکالنی پڑتی ہے۔

اس اصول کی روشنی میں کچھ جزئیات مذکور ہیں:

❶ اگر کنویں میں اونٹ یا بکری وغیرہ کی ایک دو مینگنیاں گر جائیں تو قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ کنواں ناپاک ہو جاتا کیونکہ کنویں کا پانی کم ہوتا ہے اور ماء قلیل ناپاکی گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے لیکن استحسان کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کو ناپاک قرار نہ دیا جائے کیونکہ عام طور پر کنویں کے اطراف میں یہ جانور آتے ہیں وہاں پر مینگنیاں گر جاتی ہیں لہذا مینگنیاں نکالنے کے بعد پانی استعمال کرو، یہاں دفع حرج کے لیے فقہاء نے استحسان (approbation) کے طور پر حکم دیا کہ ایسے پانی کو استعمال کر سکتے ہیں۔ فان وقعت فيها بعرة او بعرتان من بعر الابل او الغنم لم تفسد الماء استحسانا والقياس ان تفسده لوقوع النجاسة فى الماء القليل(فتح القدير)

❷ اسی طرح ایک اور جزئیہ لکھا ہے۔

دودھ دوہتے وقت اگر بکری کی ایک دو مینگنیاں گر جائیں اور اسی وقت نکال کر الگ کر دی جائیں تو اس سے دودھ ناپاک نہیں ہوگا اور اس کا استعمال کرنا جائز ہوگا، یہ اجازت ضرورت کی وجہ سے دی ہے کیونکہ عام طور پر جب دودھ نکالا جاتا ہے تو بکری کی مینگنیاں گرہی جاتی ہیں ، لہٰذا اگر یہاں رعایت نہ دی گئی تو اس کی وجہ سے انسان حرج میں پڑ جائے گا۔ وفى الشاة تبعر في المحلب بعرة أو بعرتين قالو ترمى البعرة وتشرب اللبن لمكان الضرورة۔ چنانچہ اس کی وجہ سے یہ اصول مختلف قسم کی چیزوں میں لاگو ہوتا ہے اور یہ صرف کھانے پینے میں نہیں ہے، کتب فقہ میں اس کی مثالیں ملتی ہیں کہ اگر کوئی ہلکی پھلکی چیز نہ ہونے کے برابر جائے تو اس کی گنجائش ہے، مثال کے طور پر پاکی ناپاکی کے مسائل میں کہ اگر سوئی کے سرے کے برابر پیشاب کے چھینٹے پر جائیں تو وہ نہ ہونے کے برابر ہیں اس لیے معاف ہیں، اسی طرح نماز کے لیے

استقبال قبلہ لازمی ہے لیکن اگر معمولی انحراف ہو جو 45ڈگری سے کم ہو تو اس کی بھی شریعت میں اجازت دی گئی ہے، اسی طرح جانور کو ذبح کرنے کے مسئلہ میں اس میں ذبح اور تسمیہ میں زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیے، اگر بہت معمولی فاصلہ ہے تو شریعت میں اس کی بھی اجازت دی گئی ہے۔

سوال: یہ حکم مطلق ہے یا صرف خشک ناپاکی کا ہے؟

Is this command absolute or just for dry impurity?

اس میں راجح یہ بات ہے کہ کسی بھی نوعیت کی ناپاکی ہو، خشک ہو یا تر ہو، کنواں شہر کا ہو یا گاؤں کا ہو، ہر قسم کے کنویں کا یہی حکم ہے۔ ولا فرق بين الرطب واليابس والصحيح والمنكسر والروث والخثى والبعر لأن الضرورة تشمل الكل۔

یہ اصول کہاں لاگو ہو گا؟

أين تنفذ هذه القاعدة؟

Where will this principle apply?

سات اہم امور جن میں اس کے متعلق کلام کیا جا سکتا ہے۔

7 Important issues in which we can talk about it

❶ حلال و حرام کے مسئلہ میں

In the matter of Halal and Haram

❷ اختیاری اور اضطراری امور میں

In Optional and Impulsive matters

❸ قصداً کسی چیز میں حرام کو ملانا ہو اور وہ بہت قلیل کالمعدوم ہو۔

Intentionally to be mixing Haram in something and it is very rare

❹ قلت کا معیار کیا ہے؟

What is the standard of scarcity?

❺ کیا اس معاملہ کے اندر سائنس کا عمل دخل ہے؟ اگر ہے تو کب ہے، کہاں ہے، کتنا ہے؟

Is science involved in this matter? If so, when, where, how much?

❻ کیا یہ اصول صرف دواؤں کی حد تک ہے یا غذاؤں میں بھی اس کی اجازت ہو گی؟

Is this rule only for medicines or will it be allowed in foods as well?

۵ یہ اصول صرف خارجی استعمال میں دیکھا جائے گا یا داخلی استعمال میں بھی جاری ہوگا؟

Will this rule be seen in external use or also in internal use?

## کوچنیل کیڑا

الدودة القرمزية

Cochineal insect

کوچنیل کیڑے کا ای نمبر E120 ہے۔ اسے کارمائن (Carmine) بھی کہتے ہیں اور کارمینک ایسڈ (Carminic acid) بھی کہتے ہیں اور آجکل مختلف لال رنگ کی چیزوں (مثلاً جوس (juice)، ٹافی (candy)، لپ اسٹک (lipstick)) میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

کارمائن کیا چیز ہے؟ اور یہ رنگ کیسے بنتا ہے؟

What is Carmine? And how is this color formed?

ستر ہزار کیڑوں کو ان کے انڈوں سمیت مار کر تقریباً ایک پاؤ کے قریب حاصل کیا جاتا ہے اور چار سے پانچ مراحل سے گزرنے کے بعد یہ رنگ حاصل ہوتا ہے۔

پہلا مرحلہ: دھوپ میں رکھ کر خشک کیا جاتا ہے۔

دوسرا مرحلہ: اس کیڑے کو جو مادہ ہوتی ہے، اس کو اور اس کے انڈوں کو دوسری چیزوں سے الگ کر کے انڈوں کو لے لیا جاتا ہے اور کیڑا بھی بعض اوقات ساتھ میں آجاتا ہے۔

تیسرا مرحلہ: اس کیڑے کے انڈوں سے پاوڈر (powder) بنالیا جاتا ہے۔

چوتھا مرحلہ: اس پاوڈر میں امونیا (Ammonia) اور سوڈیم کاربونیٹ (Sodium Carbonate) کا محلول (solution) ڈال کر ابالا جاتا ہے۔

پانچواں مرحلہ: کوئی پھٹکری (Alum) ڈال کر اس کو خاص پراسس (process) سے گزارا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کارمائن کے اجزاء محلول سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور پانی کو باہر نکال لیا جاتا ہے اور اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ کارمائن لال رنگ کا ہوتا ہے اور لال رنگ کی چیزوں میں اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔

یہاں یہ مسئلہ آتا ہے کہ کیڑوں کا استعمال داخلی اور خارجی طور پر جائز ہے یا نہیں؟

هل يجوز الإستعمال الخارجي للحشرات ؟

Here is a problem, Whether the use of insects is allowed internally and externally?

یہاں فقہاء کے دو بڑے معروف مسلک ہیں:

جمہور علماء (احناف، شوافع اور حنابلہ) فرماتے ہیں کہ سارے کیڑے خبائث میں داخل ہیں اس لیے ان کا کھانا پینا اور ان کا داخلی استعمال ممنوع ہے۔ مالکیہ فرماتے ہیں کہ یہ کیڑے حشرات الارض ہیں، ان کا داخلی استعمال جائز ہے، موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں اس سے متعلق تفصیل لکھی ہے کہ: للفقهاء فى اكل الحشرات اتجاهان:

☆الاتجاه الاول هو حرمة اكل جميع الحشرات لاستخباثها ونفور الطبائع السليمة منها وفى التنزيل من صفة النبى صلى الله عليه وسلم ويحرم عليهم الخبائث۔ حشرات خبیث ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام قرار دیا ہے، یہ مذہب احناف، شوافع اور حنابلہ کا ہے۔

☆والاتجاه الثانى حل جميع اصناف الحشرات وهو مذهب المالكية۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک یہ اصول ہے: والمالكية يحلون كل ما لا نص على تحريمه فالمالكيه لا يعتبرون استطاب العرب من الحجاز ولا استخباثهم ولا المشابهة أساسا في تفسير الطيبات۔ مالکیہ فرماتے ہیں کہ جو چیزیں انسان کے لیے مضر نہیں ہیں اور ان کے اوپر صریح نص موجود نہ ہو تو اس کو حرام نہیں کہیں گے، جمہور کے نزدیک حرام ہے اور مالکیہ کے نزدیک حلال ہے، فقہاء احناف نے جانوروں سے متعلق تین قسمیں ذکر کی ہیں۔

☆جانور کی تین قسمیں ہیں:

للحيوانات ثلاثة أقسام

There are 3 types of animals

❶ ما ليس له دم (جس میں خون نہ ہو)

In which there is no blood

❷ ما له دم غير سائل (جس میں بہنے والا خون نہ ہو)

In which there is no flowing blood

❸ ما له دم سائل (جس میں بہنے والا خون ہو)

In which there is flowing blood

تیسری قسم ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں ۔

پہلی دو قسمیں حشرات کے اندر آتی ہیں، اس کے متعلق فقہاء نے لکھا ہے کہ یہ وہ حیوانات ہیں جن کا خارجی استعمال جائز ہے لیکن داخلی استعمال جائز نہیں ہے، چنانچہ فقہاء کی عبارات سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ کوچنیل کیڑا داخلی طور پر حرام ہے لیکن خارجی طور پر اس کا استعمال جائز ہے، فقہاء احناف اور جمہور (شوافع اور حنابلہ) کے نزدیک سارے کیڑے استخباث کی وجہ سے حرام ہیں، کوچنیل کے حوالے سے مختلف مسائل ہیں اگرچہ بعض علماء نے اس کے جواز کا فتوی بھی دیا ہے اور اس میں تین علتیں ( causes ) ذکر کی ہیں :

① یہ کیڑے کے انڈے سے حاصل کیا جاتا ہے اور انڈوں میں رعایت ہے۔

② علت استخباث یہاں موجود نہیں ہیں، کیوں کہ جب پراڈکٹ ( product) بن جاتا ہے تو اس کا استخباث باقی نہیں رہتا تو یہ خبیث نہیں ہے۔

③ یہاں پر عموم بلویٰ ہے۔

④ پراسس کی وجہ سے یہاں تبدیل ماہیت ہو جاتی ہے۔

لیکن ہندوستان و پاکستان کے علماء نے فی الوقت اس کی اجازت نہیں دی اور ہمارے فتاوی اس کے عدم جواز پر ہیں کیونکہ انڈسٹری میں جب اس کو چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ کیڑا بعینہ موجود ہوتا ہے اور تبدیل ماہیت کے پراسس کو سائنس نے اب تک ثابت (proof) نہیں کیا، اس لیے ہمارے ہاں جواز کی اجازت نہیں۔ جنہوں نے جواز کا فتوی دیا ہے ان کو یہ جواب دیا گیا ہے کہ

❶ انڈے پر قیاس کرنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اصل بنیاد استخباث پر ہے اور استخباث کیڑوں کے ساتھ ساتھ اس کے انڈوں میں بھی پایا جاتا ہے لہذا یہ کہنا کہ انڈے کی وجہ سے استخباث نہیں رہتا، یہ بات درست نہیں ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ جلالہ یعنی جو بکری گندگی کھاتی ہے، اس کا دودھ استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ دودھ میں گندگی کی آمیزش آجاتی ہے اور حدیث میں اس کی ممانعت ہے، جو کچھ جانور سے متولد ہو رہا ہے وہ بھی اسی گوشت کے تابع ہو کر حرام اور ناجائز ہو گا۔

❷ اس کے متعلق ماہرین بتاتے ہیں کہ تبدیل ماہیت نہیں ہوتی کیونکہ کل رنگ کا دو تہائی صرف اس کیڑے پر مشتمل ہوتا ہے، اس صورت میں القلیل کالمعدوم سمجھتے ہوئے کسی چیز میں استعمال کی اجازت نہیں دے سکتے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض چیزوں میں رنگ اتنا کم ڈالا جاتا ہے

کہ وہ محسوس بھی نہیں ہوتا، باقی کیمیکلز( hemicals )ہوتے ہیں،یہ بات بہت مضبوط نہیں ہے۔

اس کیڑے کو کھانے پینےاور دیگر مصنوعات میں ملایا جاتا ہےاور اس میں الکوحل بھی ملایا جاتا ہے(الکوحل بطور محلل کے استعمال ہوتا ہے) تو اس صورت میں یہاں پر کوچنیل کیڑے کی حقیقت کسی حد تک کم ہو جاتی ہے اور الکوحل کا مسئلہ زیادہ کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کو بھی دیکھنا ضروری ہوتا ہے، اگر الکوحل اشربہ اربعہ محرمہ سے لیا گیا ہو گا تو وہ حرام ہو جائے گا،اگرچہ اس کیڑے میں تبدیل ماہیت ہو بھی جائے لیکن حرام الکوحل شامل ہونے کی وجہ سے یہ بھی حرام ہو جائے گااور اگر اشربہ اربعہ محرمہ کے علاوہ الکوحل ہے تو اس میں دیکھا جائے گا کہ مسکر تو نہیں ہے؟!اگر مسکر نہیں ہے تو اس کا خارجی استعمال جائز ہےاور داخلی استعمال اس وقت جائز ہو گا جب سکر( Intoxication )نہ ہو۔

یہ بات اب تک زیر غور ہے کیونکہ یہ کیڑا موجود ہوتا ہے تو اس کے جواز کی اجازت نہیں ہے اور ہمارا پاکستان کا اسٹینڈرڈ (PS:3733) بھی اس کو (allow) نہیں کرتا،اگر کسی داخلی پروڈکٹ میں E120 موجود ہے تو اس کی اجازت نہیں ہو گی اور اگر خارجی استعمال ہے تو اجازت ہے جیسا کہ پاکستان میں کاسمیٹکس کا اسٹینڈرڈ ہے،اس میں اس کہ اجازت دی گئی ہے بشرطیکہ وہ لپ اسٹک میں نہ ہو، کیونکہ لپ اسٹک میں اگر یہ موجود ہے تو وہ ہونٹ پر لگے گی اگرچہ وہ خارج بدن ہے لیکن اس بات کا خدشہ کہ زبان ہونٹوں پر لگ جائے اور وہ پیٹ میں اتر جائے۔علماء نے یہ بات لکھی ہے کہ اس کیڑے کے رنگ کو حاصل کرنے کے لیے اس کو پانی میں ابالا جاتا ہے اور اس طرح زندہ کیڑوں کو گرم پانی میں ابالنے کی شریعت نے اجازت نہیں دی، اور اگر اس سے خارجی رنگ حاصل کرنا ہے تو اس کے متبادل موجود ہیں۔

یہ تمام چیزیں جو ہم نے پڑھی ہیں وہ سب اصول و ضوابط ہیں، ان اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے روزمرہ کے مسائل کو حل کرنا ہے

# تمرین ⑯

خالی جگہیں مکمل کریں۔

① ریشم کپڑے کا پہننا ____ جبکہ تانا ریشم ہو اور بانا کسی اور دھاگے کا۔

② کنویں میں اگر بکری یا اونٹ کی ایک دو مینگنیاں گر جائیں تو ____ کا تقاضہ ہے کہ اس کو ناپاک قرار نہ دیا جائے۔

③ جو چیزیں انسان کے لئے مضر نہ ہوں اور ان کی حرمت پر صریح نص موجود نہ ہو تو وہ ____ کے نزدیک حلال شمار ہوں گی۔

④ فقہ کے اصول ____ کے تحت بعض احکامات میں رعایت نکل آتی ہے۔

⑤ امت میں جتنا حلال عام ہو گا اتنی ہی ____ اور ____ ہو گا۔

صحیح غلط کی نشاندہی کریں۔

① شریعت نے ناپاک اور حرام چیز کی قلیل مقدار پر مواخذہ نہیں کیا۔

② استقبال قبلہ نماز کے فرائض میں سے ہے لہذا معمولی انحراف پر بھی نماز نہ ہو گی۔

③ پاکستانی اسٹینڈرڈ میں E120 کے خارجی استعمال کی اجازت نہیں۔

④ پاکستان کے علماء کوچنیل کے حوالے سے جواز کے قائل ہیں۔

⑤ لال رنگ بنانے کے دوران کوچنیل کیڑے کا استخباث ختم ہو جاتا ہے۔

سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

① القلیل کالمعدوم کی اصل اور فقہی نوعیت بیان کریں۔

② کوچنیل کے جواز کے قائل علماء کی بیان کردہ علتیں اور ان کے جواب تحریر کریں!

③ کوچنیل کیڑا کیا ہے؟

④ کارمائن کیسے بنتا ہے؟

⑤ پاکستان کے علماء کا مسلک کارمائن کے متعلق بیان کریں!

# آخری بات
## صفوة القول

جو کچھ ہم نے پڑھا ہے، ہم یہ نہ سوچیں کہ بہت کچھ سیکھ لیا بلکہ ہمیں ایک رُخ اور ایک جہت مل گئی کہ کہاں کہاں پر کیا اور کیسے سوچنا ہے؟ کس کس فیلڈ کو پکڑنا ہے؟ کس کس مسئلہ کو کس کس رخ سے دیکھنا ہے؟ اس جہت کو دیکھ کر چلیں گے تو اللہ تعالی ہمارے لیے راستوں کو آسان فرمائیں گے، جتنا امت میں حلال عام کرنے کی کوشش کریں گے اتنا امت میں امن عام ہو گا، خیریں عام ہوں گی، اللہ کی طرف سے برکات کا نزول ہو گا اور سارا معاشرہ ہر قسم کے شر سے محفوظ ہو جائے گا۔

# حل شدہ تمارین

## تمرین نمبر ①

خالی جگہ:

① قرآن پاک ② پُر امن ③ حرام غذا ④ اباحت، حرمت ⑤ مسکر نہ ہو (نشہ آور نہ ہو) مضر نہ ہو (نقصان دہ نہ ہو)

صحیح غلط:

① غلط ② صحیح ③ صحیح ④ غلط ⑤ صحیح۔

## تمرین نمبر ②

خالی جگہ:

① اللہ تعالیٰ، شارع ② حلال، حرام ③ علامہ ابن تیمیہ ④ حرمت ⑤ حلت ⑥ حرام لغیرہ

صحیح غلط:

① صحیح ② غلط ③ غلط ④ غلط ⑤ صحیح ⑥ غلط۔

## تمرین نمبر ③

خالی جگہ:

① فطری ② نفس کی خواہشات ③ فرض ④ تداوی بالمحرمات ⑤ کتاب اللہ۔

صحیح غلط:

① صحیح ② غلط ③ غلط ④ غلط ⑤ صحیح۔

## تمرین نمبر ④

خالی جگہ:

① حرام ② صدقہ ③ بعض حلال ④ حرمت ⑤ مشتبہ۔

صحیح غلط:

① صحیح ② صحیح ③ غلط ④ صحیح ⑤ صحیح۔

## تمرین نمبر ⑤

**خالی جگہ:**

① مستنبط ② مزیل عقل، مزیل صحت ③ اکرام، نجس ④ نص ⑤ حلال۔

**صحیح غلط:**

① غلط ② صحیح ③ غلط ④ صحیح ⑤ صحیح۔

## تمرین نمبر ⑥

**خالی جگہ:**

① مسکر ② خمر ③ کھجوری اور انگوری شراب ④ طلاء ⑤ حرام۔

**صحیح غلط:**

① صحیح ② غلط ③ صحیح ④ غلط ⑤ صحیح۔

## تمرین نمبر ⑦

**خالی جگہ:**

① پانچ ② نشہ آور ③ زہریلی اشیاء ④ حرام ⑤ مفترات، مکروہ تحریمی۔

**صحیح غلط:**

① غلط ② صحیح ③ صحیح ④ غلط ⑤ غلط۔

## تمرین نمبر ⑧

**خالی جگہ:**

① خبیث، نص ② ذاتی اوصاف ③ حلت ④ خباثت ⑤ نصوص، تعریفات۔

**صحیح غلط:**

① صحیح ② صحیح ③ صحیح ④ صحیح ⑤ غلط۔

## تمرین نمبر ⑨

**خالی جگہ:**

① اکل اور کسب، کسب ② اُمورِ ذاتیہ ③ حقیقی، حکمی ④ عام ⑤ تمین۔

صحیح غلط:

① صحیح ② صحیح ③ صحیح ④ صحیح ⑤ غلط۔

## تمرین نمبر ⑩

خالی جگہ:

① قابل احترام ② انسان ③ نجاست، کافر ④ منفعت، زینت ⑤ خرید و فروخت۔

صحیح غلط:

① صحیح ② غلط ③ غلط ④ صحیح ⑤ صحیح۔

## تمرین نمبر ⑪

خالی جگہ:

① حدیث ② جائز نہیں ③ خنزیر ④ جن میں خون نہیں ⑤ حلال۔

صحیح غلط:

① صحیح ② غلط ③ غلط ④ صحیح ⑤ صحیح۔

## تمرین نمبر ⑫

خالی جگہ:

① ناپاک ② جامد نشہ آور ③ دباغت کے بعد ④ عاقل، بالغ اور مسلمان ⑤ اصل۔

صحیح غلط:

① صحیح ② صحیح ③ غلط ④ صحیح ⑤ غلط۔

## تمرین نمبر ⑬

خالی جگہ:

① شعائر اسلامیہ ② خارجی استعمال ③ ذبح اضطراری، عقر ④ تسمیہ ⑤ مکروہ۔

صحیح غلط:

① صحیح ② غلط ③ صحیح ④ صحیح ⑤ صحیح۔

## تمرین نمبر ⑭

خالی جگہ:

① تدویخ، Stunning ② حرام ③ PS3733 ④ ناجائز۔

صحیح غلط:

① غلط ② صحیح ③ غلط ④ صحیح۔

## تمرین نمبر ⑮

خالی جگہ:

① درست ② کافی نہیں، قابل اعتماد مہر ③ اسلامی حکومت ④ PNAC ⑤ استعمال۔

صحیح غلط:

① صحیح ② غلط ③ صحیح ④ غلط ⑤ غلط۔

## تمرین نمبر ⑯

خالی جگہ:

① جائز ② استحسان ③ مالکیہ ④ المشقۃ تجلب التیسیر ⑤ برکتیں اور امن۔

صحیح غلط:

① صحیح ② غلط ③ غلط ④ غلط ⑤ غلط۔

# موسوعة صناعة الحلال

فقہائے اربعہ اور مسالک اربعہ کے اصول وضوابط بابت مسائل حلال وحرام، ماخوذ از موسوعہ صناعۃ الحلال جس میں بعض اہم اصول یہاں لیے گئے ہیں۔

①اذا اجتمع الحلال والحرام غلّب الحرام

②اذا اجتمع مبيح وحاظر قدم الحاظر

③اذا اشتبه مباح بمحرّم حرم أحدهما بالأصالة والأخر بالاشتباه

④اذا تعارض المفسدة المرجوحة والمصلحة الراجحة اغتفرت

⑤اذا ضاق الأمر اتّسع

⑥ الأحكام من أوصاف الأفعال

⑦الاستثناء من التحريم إباحة

⑧الأصل أن الحاظروالمبيح اذا تعارضا يرجح الحاظر

⑨الأصل في الأشياء الحل والطهارة والاباحة

⑩الأصل في الأشياء الطهارة

⑪الأصل في الأطعمة والأشربة والحل الإباحة

⑫الأصل في أطعمة أهل الكتاب هو الحل والإباحة

⑬اليقين لا يزول بالشك

⑭الأصل في الإطلاق الحقيقة

⑮الأصل في الأعيان الطهارة

⑯الاصل في جميع الأشياء النافعة الحل

⑰الأصل في جميع الحيوانات الحلّ حتى يقوم دليل التحريم(وعند الأحناف الحرمة)

⑰الأصل في جميع المطعومات وفي جميع المشروبات وفي جميع الملبوسات الحل

⑱الأصل في حيوان البحر الذي لا يعيش عادة إلا فيه الحلّ(وعند الأحناف غير ذلك)

⑲يجب حمل المجمل على المبيّن

⑳والأصل في اللحوم التحريم

㉑الأصل في الحيوان الطهارة ما عدا الكلب والخنزير(عند بعض الفقهاء)

㉒الأصل في الذبح الحظر حتى نتيقن سبب الحل

㉓الاصل فى طعام البحر هو الحل

㉔الوسائل لها احكام الغايات

㉕إن كلّ ما نهي عن قتله فلا يجوز أكله

㉖إن كلّ مسكر حرام/ كل ما أسكر فهو حرام

㉗التصرفات والأفعال تُحمَل على حال الصحة والسلامة إلى أن يقوم دليل الفساد.

㉘الحاجة تُنَزّل منزلة الضرورة

㉙الحكم يدور مع علّته وجوداً وعدماً

㉚حمل المطلق على المقيد

㉛الخاص مقدم سواء تقدم أو تأخر

㉜الخاص مقدم على العام عند التعارض

㉝الخاص يُقدّم على العام عند جهل التاريخ

㉞درء المفاسد مقدم على جلب المصالح

㉟الضرر يزال

㊱الضرورات تبيح المحظورات

㊲الضرورات تُقدَّر بقدرها

㊳العامي لا مذهب له

㊴العلة تدور مع المعلول

㊵الغاية لا تبرّر الوسيلة

㊶غلبة الظن تُنَزَّل منزلة اليقين

㊷الفعل المجرد لا يدل على الوجوب

㊸كل ما يخرج من حيوان مأكول اللحم فانه طاهر الا الدم المسفوح (والأعضاء ستة)

㊸كل نجس محرّم وليس كل محرم نجسا

㊺لا ينكر ارتكاب اخف الضررين

㊻ليس كل محرم يكون نجسا

㊼ما اسكر كثيره فقليله حرام

㊽ما أفسد العقل يحرم تناوله

㊾ما أمر الشارع بقتله فلا يؤكل

㊿ما انفصل من أجزاء الحيوان الحي فحكمه حكم ميتته

(٥١)ما تشتهيه النفوس من المحرمات كالخمر والزنا ففيه الحد وما لا تشهية كالميتة ففيه التعزير

(٥٢)ما تمكن الشخص من فعله جاز أن يوكّل فيه من يتمكن من مباشرته لنفسه

(٥٣)ما حرم استعماله حرم اتّخاذه

(٥٤)ما غاب عنّا لا نسال عنه

(٥٥)ما كان صريحًا فهو مقدم على ما كان بطريق اللزوم

(٥٦)ما كان ضارا فانه محرم

(٥٧)ماكان وسيلة إلى إزالة المحرم يكون واجباً

(٥٨)المثبت مقدم على التالي

(٥٩)المشقة تجلب التيسير

(٦٠)المصلحة العامة مقدم على المصلحة الخاصة

(٦١)المطلق يجرى على إطلاقه حتى يرد مايقيده

(٦٢)المقاصد المشروعة لا تسوّغ الوسائل الممنوعة

(٦٣)النكرة في سياق النفى تكون عامة

(٦٤)النهى في الأصل يقتضى التحريم

(٦٥)النهي يقتضى التحريم

(٦٦)النهى يقتضى في الأصل التحريم

(٦٧)يُمنع الخاص من بعض منافعه اذا ترتّب عليه ضرر عام۔

فتاوی دار العلوم زکریا میں حلال وحرام جانوروں اور مچھلیوں کی اقسام کی فقہ اربعہ کی روشنی میں عمدہ فہرست موجود ہے، افادہ عام کے لیے یہاں پر یہ فہرست منسلک ہے۔

(بری اور بحری چوپائے اور پرندے، جن کا کھانا جائز اور درست ہے)

| اردو نام | عربی نام | انگریزی نام | احناف | شافعیہ | مالکیہ | حنابلہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ابابیل | الخطاف | Swallow | حلال | حرام | حلال | خلاف |
| اونٹ | الابل | Camel | حلال | حلال | حلال | حلال |
| بکری، بکرا | المعز | Goat | حلال | حلال | حلال | حلال |
| بھیڑ، مینڈھا | الضان | Sheep | حلال | حلال | حلال | حلال |
| بھینس، بھینسا | الجاموس | Buffalo | حلال | حلال | حلال | حلال |
| بارہ سنگھا | الایل، مثل الوعل | Deer | حلال | حلال | حلال | حلال |
| بٹیر | السمانی | Quail | حلال | حلال | حلال | حلال |
| بلبل | بلبل العندلیب | Nightingale | حلال | حلال | حلال | حلال |
| بگلا | طیر الماء البلشون | Heron | حلال | حلال | حلال | حلال |
| بطخ | بط، الاوزة | duck,Goose | حلال | حلال | حلال | حلال |
| پانی مرغ | دیک الماء | | حلال | حلال | حلال | حلال |
| پانی مرغی | دجاج الماء | | حلال | حلال | حلال | حلال |
| تیتر | الدراج | Francolin, Black Partridge | حلال | حلال | حلال | حلال |

| تلیر | التلیر | | حلال | حلال | حلال | حلال |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ٹڈی | الجراد | Locust | حلال | حلال | حلال | حلال |
| چڑیا | العصفور | Sparrow | حلال | حلال | حلال | حلال |
| چکاوک | القبرة | Lark | حلال | حلال | حلال | حلال |
| چکور | الحجل | Partridge, Bobwhite | حلال | حلال | حلال | حلال |
| خرگوش | الارنب | Rabbit | حلال | حلال | حلال | حلال |
| دنبہ | الکبش | Sheep | حلال | حلال | حلال | حلال |
| دھنیر | دھنیر | | حلال | حلال | حلال | حلال |
| زرافہ | الزرافة | Giraffe | حلال | حلال | حلال | حلال |
| سراگائے | البقر الجبلی | | حلال | حلال | حلال | حلال |
| سرخاب | الحباری | Bustard | حلال | حلال | حلال | حلال |
| شترمرغ | النعامة | Ostrich | حلال | حلال | حلال | حلال |
| طوطا | الدرة،الببغاء | Parrot | حلال | حرام | حلال | حلال |
| فاختہ | الفاختة الیمامة | Dove | حلال | حلال | حلال | حلال |
| قمری | القمری | Turtle dove | حلال | حلال | حلال | حلال |
| کبوتر | الحمامة | Pigeon | حلال | حلال | حلال | حلال |
| کبوتر کے مشابہ | الحربل | | حلال | حلال | حلال | حلال |
| کھیت کا کوا | الزاغ | Crow | حلال | حلال | حلال | حلال |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| کٹھ پھوڑ | الهدهد | Hoopoe | حلال | حرام | حلال | خلاف |
| کلنگ | الكركی الغرنوق | Crane | حلال | حلال | حلال | حلال |
| گورخر | الحمار الوحشی | zebra, Wildass | حلال | حلال | حلال | حلال |
| گائے، بیل | البقر | Cow,Ox | حلال | حلال | حلال | حلال |
| گھوڑا | الخیل | Horse | خلاف | حلال | مکروہ | حلال |
| لکلک | اللقلق | Stork | حلال | حرام | حلال | حرام |
| مرغ | الدیک | Rooster | حلال | حلال | حلال | حلال |
| مرغی | الدجاجة | Chicken | حلال | حلال | حلال | حلال |
| مرغابی | الطائر السابح | Waterfowl | حلال | حلال | حلال | حلال |
| مینا | الزرزور | Starling | حلال | حلال | حلال | حلال |
| مور | الطاووس | Peacock | حلال | حرام | حلال | خلاف |
| ممولا | الصعو | Wren | حلال | حلال | حلال | حلال |
| مچھلی | السمک | Fish | حلال | حلال | حلال | حلال |
| نیل گائے | بقرة الوحش عین | Antelope, wild cow | حلال | حلال | حلال | حلال |
| ہرن | الظبی، غزال | Deer, Gazelle, buck, Antelope | حلال | حلال | حلال | حلال |
| ہنس | من اقسام البط | Goose | حلال | حلال | حلال | حلال |

## ''حرام جانوروں کی فہرست''

(بری اور بحری چوپائے اور پرندے، جن کا کھانا ناجائز اور حرام ہے)

| اردو نام | عربی نام | انگریزی نام | احناف | شافعیہ | مالکیہ | حنابلہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اود بلاؤ (بلی کے مشابہ جانور) | كلب الماء<br>ثعلب الماء | Otter | حرام | حلال | حلال | حلال |
| بن مانس | النسناس | Guenon | حرام | حرام | مکروہ | حرام |
| بھیڑیا | ذئب | Wolf | حرام | حرام | مکروہ | حرام |
| بھڑ | الزنبور | Hornet/Wasp | حرام | حرام | مکروہ | حرام |
| بجو | الضبع | Hyena | حرام | حلال | حلال ومکروہ | حلال |
| بلی | السنور، الهرة | Cat/wild cat | حرام | حرام | مکروہ | حرام |
| بندر | القرد | Monkey | حرام | حرام | مکروہ | حرام |
| باز | البازی | Falcon | حرام | حرام | مکروہ | حرام |
| باشہ | الباشق | Sparrow hawk | حرام | حرام | مکروہ | حرام |
| بچھو | العقرب | Scorpion | حرام | حرام | حرام | حرام |
| تیندوا | الفهد | Cheetah | حرام | حرام | مکروہ | حرام |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Louse | القمل | جوں |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Falcon | الصقر | جرہ |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Leopard/ Panther/ Tiger | النمر | چیتا |
| حرام | حرام | حرام | حرام | Bat | الخفاش | چمگادڑ |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Mouse/rat | الفار | چوہا |
| خلاف | حلال | حلال | حرام | Jerboa | اليربوع | چوہا جنگلی |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Kite | الحدأة | چیل |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Mule | البغل | خچر |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Termite | الارضة | دیمک |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Bear | الدب | ریچھ |
| حرام | حرام | حرام | حرام | pig/swine/hog | الخنزير | سور |
| حرام | حلال | حرام | حرام | Snake | الحية | سانپ |
| حرام | حلال | حلال | حرام | Hedgehog | القنفذ | سیہ |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Peregrine Falcon | الشاهين | شاہین |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Bee | النحل | شہد کی مکھی |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Lion | الاسد | شیر |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Falcon | الصقر | شکرا |
| حرام | حلال | حرام | حرام | Turtle | السلحفاة | کچھوا |
| حلال | حلال | حلال | حرام | Crab/Lobster | السرطان | کیکڑا |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| حرام | حلال | حرام | حرام | Dog | الکلب | کتا |
| حرام | حلال | حرام | حرام | Spotted crow | الابقع | کوا |
| خلاف | خلاف | حلال | حرام | Squirrel | السنجاب | گلہری |
| حرام | حلال | حرام | حرام | Jackal | ابن آوی | گیدڑ |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Vulture | النسر | گدھ |
| حرام | حرام | حرام | حرام | Donkey | الحمار | گدھا |
| حلال | حلال | حلال | حرام | Spiny-tailed lizzard | الضب | گوہ |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Chameleon | الحرباء | گرگٹ |
| حلال | مکروہ | حلال | حرام | Rhino | الکرکدن | گینڈا |
| خلاف | حلال | حلال | حرام | Fox | الثعلب | لومڑی |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Crocodile | التمساح | مگرمچھ |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Mosquito | البعوض | مچھر |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Fly | الذباب | مکھی |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Frog/Toad | الضفدع | مینڈک |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Spider | العنکبوت | مکڑی |
| حرام | حلال | حلال | حرام | Weasel | ابن عرس | نیولا |
| حرام | مکروہ | حرام | حرام | Elephant | الفیل | ہاتھی |

| حلال | حلال | حلال | حلال | Saw fish | منشار | آرے والی مچھلی |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Whale | نون | حوت یونس |
| حلال | حلال | حلال | حلال | | ابومزینة | انسان کے مشابہ مچھلی |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Shark | القرش | شارک فیش |
| حلال | حلال | حلال | حلال | cat fish | جری | کٹ فیش |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Mackerel | الاسقمری | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Sculpin | الاسقلبین | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Salmon | السلمون | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Minnow | المنوة | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Plaice | البلایس | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Halibut | الهلبوت | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Grayling | التیمالوس | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Herring | الرنکة | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Barracuda | البرکودة | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Sturgeon | الحفش | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Calico bass | القلقباس | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Striped bass | الفرخ المخطط | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Grampus | الغرمبس | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Rudd | الرض | |

| حلال | حلال | حلال | حلال | Remora | اللشک | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| حلال | حلال | حلال | حلال | Bonito | البیتیت | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Tuna | تن | چھوٹی مچھلی |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Pike | کراکی | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | | زجر | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Mullet | بوری | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Cutlass fish | سیف | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | sardine | سردین | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Loach | اللتش | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Angler fish | ابوالشص | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Gar /Halfbeak | ابومنقار | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Moon fish | القیصان | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Anchovy | سنمورة | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | | | گونج مچھلی |
| | | | | Gudgeon | القوبیون | |
| | | | | Gold fish | السمک الذهبی | |
| حلال | حلال | حلال | حلال | Rainbow trout | التروتة | |

(۱) یہ مچھلی بڑی بڑی کشتیوں کو سمندر میں چلنے سے روک دیتی ہے، اس وجہ سے کشتی والے حیض کے خون میں آلودہ کپڑے اس کی طرف پھینکتے ہیں تو یہ مچھلی بھاگ جاتی ہے اور کشتی کے قریب نہیں آتی، گویا حیض اس سے بچنے کا سامان ہے، اسی وجہ سے اس کو حوت الحیض کہتے ہیں)۔

اقسام سمک کے نقشہ میں درج ذیل کتب لغات سے استفادہ کیا گیا ہے:۔

(۱) المورد قاموس انگریزی وعربی۔

(۲) المورد قاموس عربی وانگریزی۔

(۳) فیروز اللغات۔

(۴) المنجد فی اللغۃ۔

(۵) القاموس الجدید اردو عربی۔

(۶) انسائیکلوپیڈیا برطانیکا۔

(۷) ورلڈ بک انسائیکلوپیڈیا۔

واللہ ﷻ اعلم۔

## دارالریان اکادمی آن لائن

(سوشل میڈیا کی دنیا میں تعلیم، تربیت اور تحقیق کا آن لائن ادارہ)

یہ میری امیدوں کا ترجمان ہے، لطیف احساسات کا قدردان ہے، طالبین کا سائبان ہے، عقیدت ومحبت کا نشان ہے، میرے اکابر ومشائخ کی عظمت کا نشان ہے، سماجی رابطہ کاری کے بڑے جہاں میں ایک چھوٹا جہان ہے، ایک معطر گلستان ہے جس کا یہ ادنیٰ سا احمق بندہ باغبان ہے۔

اس گلشن کے دینی وقار، علمی قدر ومنزلت اور معاشرتی مقام کے لئے میرے جذبات واحساسات ایسے ہی ہیں جیسے ایک باپ کے اپنی اولاد کے لئے، ایک مرشد کے اپنے مسترشد کے لئے، ایک استاذ کے اپنے شاگرد کے لئے ہوتے ہیں۔

یہی جذبات واحساسات صرف اسی تک محدود نہیں ہیں، بلکہ جو بھی اس سے جڑا ہے، وہ میرا ہے، مجھے عزیز ہے، مجھے اس کا بھی ایسے ہی احساس ہے جیسے ایک مالی کو اپنی نئی کونپل کا احساس رہتا ہے، اس دینی شجر سایہ دار میں ایک ایسا باغیچہ بنانے کا خواب ہے جہاں صرف رحمت ہو، عزت ہو، وقار ہو، اخلاص ہو، علم کی بہاریں ہوں، عمل کی بنیادیں ہوں، خلوص کی چاشنی ہو، امانت کا احساس ہو، تحمل کے جذبات ہوں، حزم واحتیاط کے عواطف ہوں، تقویٰ وللہیت کی چادر ہو، عزم وتوکل کی روشنی ہو، عقیدت واحترام کے دیپ ہوں، جہد مسلسل کا بحر بیکراں ہو، ہر فرد کی حوصلہ افزائی ہو، بلا تفریق سب کی خدمت ہو اور اپنی آخرت بھی مستحضر ہو۔

میرے مولا! مجھے، میرے ادارے اور اس کے اراکین واعضاء کو ایسا مقام دے کہ ان کی دنیا وآخرت کی ترقی اسی دینی خدمت کے ساتھ ہو، اور جب ہم تیری بارگاہ ایزدی میں پہنچیں تو سرخرو ہوں کہ گویا تھوڑے وقت میں صدیوں کے نامہ خیر لیکر حاضر ہوئے ہیں۔

میرے مولا! اس کی حفاظت فرما، ہر حاسد کے حسد سے، ہر ساحر کے سحر سے، ہر شریر کی شرارت سے، ہر فتین کے فتنے سے، ہر نقصان پہنچانے والے کے نقصان سے، اوپر سے اور نیچے سے، دائیں سے اور بائیں، آگے سے اور پیچھے سے۔

آمین یارب العالمین

**مفتی سفیان بلند**

شرعی مشیر برائے تجارتی امور وحلال فوڈ
رئیس دارالریان اکادمی